بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جس میں قرآنی حقائق وتفسیری دقائق، تاریخی معلومات اور ادبی پہیلیاں بڑی عرق ریزی وخوش اسلوبی کے ساتھ کتبِ معتبرہ کے حوالوں سے پیش کی گئی ہیں!

تالیف:
مولانا محمد غفران رشیدی کیرانوی مدرس جامعہ اشرف العلوم انڈیا

مقدمہ • اضافہ • نظر ثانی
مولانا محمد ذاکر عزیز: فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر

فہرست مضامین (حصہ اول)

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد

○ جب سے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا آسماں و زمین کو ٹہرایا شمس و قمر کو چلایا اور نظام عالم کو پھلایا اسی وقت سے دنیا کا یہ طلسمی کارخانہ رنگارنگ عجائبات سے پر ہے۔

○ قسم قسم کی مخلوقات ہیں ہر مخلوق کی علیحدہ علیحدہ صفات و خاصیات ہیں جمادات سے چل کر انسان تک آجائیں ہر ہر قسم میں احساس ادراک ارادہ اور فرائض کی ذمہ داری جدا جدا نظر آئے گی۔

○ بعض فرائض کی ذمہ داری سے محروم نظر آئیں گے تو بعض فرائض کی ذمہ داری سے آزاد معلوم ہونگے حیوانات میں زندگی و موت کے کچھ فرائض نظر آئیں گے تو انسان کو فرائض کی ادائیگی کی ذمہ داری سے جکڑا ہوا پائیں گے کیونکہ انی جاعل فی الارض خلیفہ (سورۃ البقرہ آیت نمبر) کا اعلان کرکے انسان کو باقی تمام مخلوقات سے ممتاز کر دیا گیا ہے اور اسی بنی نوع انسان کے سر پر اشرف المخلوقات ہونے کا تاج سجادیا گیا۔ لیکن ذرا غور تو کیا جائے کیا وجہ ہے کہ (۷۹۱۲) میل کا قطر رکھنے والی زمین (سائنس اور اسلام ص ۲۶۳) اور سورج جس کا قطر (۸۹۲۵۸۰) ہے (سائنس اور اسلام ص ۲۶۴) اور ۱۴۴۷۱۲۰۰) مربع میل کی مسافت والا سمندر (حوالہ بالا) اور اسی طرح زمین سے آسمان تک قد رکھنے والا جبرائیل (اثمار التکمیل ج ۲، ص ۲۲۱) اس قسم کی دیگر بے شمار مخلوقات کی موجودگی میں اس ناتواں اور کمزور انسان ہی کو اشرف المخلوقات کیوں بنایا گیا، اور اسی انسان کو خلافت فی الارض کا حقدار کیوں قرار دیا گیا۔ اس کی وجہ صرف اور صرف علم ہے اسی کو قرآن کریم نے انا عرضنا الامانہ علی السمٰوات والارض (سورۃ آیت نمبر) کہہ کر بیان کردیا کہ تمام مخلوقات میں سے صرف انسان نے امانت یعنی عمل صالح اور ایمان کا بوجھ اٹھایا ہے (خطبات مدراس ص ۱۷) اور انا عرضنا الخ کی تفسیر میں بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ اھل ایمان نے قرآن سے علم اور سنت سے عمل حاصل کیا (معارف القرآن ج ۷ ص ۲۴۵)

اگر اسی کو ایک محقق زمانہ اور مفکر اسلام شخصیت کے الفاظ میں ادا کروں تو زیادہ مناسب ہوگا مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ لکھتے ہیں

انبیاء کی بصیرت پر اللہ تعالیٰ نے یہ نکتہ فاش کیاکہ اس دنیا کی قسمت اور اسکی آبادی و ویرانی کا فیصلہ انسان پر معلق ہے اگر حقیقی انسان بجود ہے تو یہ دنیا اپنی سب ویرانیوں اور بے سرو سامانیوں کے ساتھ آباد ہے۔ اور اگر حقیقی انسان موجود نہیں تو یہ دنیا اپنی ساری رونقوں اور اپنے سارے سازو سامان کے ساتھ ایک ویرانہ اور خرابہ سے بہتر نہیں (کاروان مدینہ ص ۵۵)

یہ بات ہمیں تسلیم ہے کہ انسانوں کو عمدہ معاشرت صحیح تمدن اور اعلیٰ مسرت کی تکمیل اور کائنات کے اندر اسکو اشرف المخلوقات کا مرتبہ حاصل کرانے میں یقیناً تمام کارکن طبقات انسانی کا حصہ ہے ہیت دانوں نے ستاروں کی چالیں بتائیں حکماء نے چیزوں کے خواص ذکر کیے طبیبوں نے بیماریوں کے نسخے ترتیب دیئے۔ مہندسوں نے عمارت کا فن نکالا۔ صناعوں نے ہنر اور فن پیدا کیے۔ لیکن سب سے زیادہ ممنون ہم ان بزرگوں کے ہیں جنھوں نے ہماری اندرونی دنیا کو آباد کیا۔ ہماری روحانی بیماریوں کے نسخے ترتیب دیئے۔ جس سے اللہ اور بندے کا رشتہ باہم مظبوط ہوا۔

جب ہم تاریخ کے اوراق کو پلٹتے ہیں اور مختلف اقوام کے حالات کو پرکھتے ہیں۔ قوم ثمود و عاد اور قوم فرعون و ہامان کو چھوڑیے اسلام سے زیادہ قریب تر قوم عسائیت و مسیحیت کو لیجئے تو وہ بھی چند سو سال پہلے تک کس طرح تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی چنانچہ جزیرہ العرب کے افق پر انسانیت کی ہدایت و نجات کیلئے طلوع ہونے والے آفتاب کی روشنی ظاہر ہونے سے ایک صدی قبل سے چند صدیاں قبل تک کا نقشہ ایک انگریز مصنف کے الفاظ میں سنیے۔

رابرٹ بریفالٹ لکھتا ہے کہ : پانچویں صدی سے لیکر دسویں صدی تک یورپ پر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور یہ تاریکی تدریجاً زیادہ گہری اور بھیانک ہوتی جارہی تھی اس دور کی وحشت و بربریت زمانہ قدیم کے وحشت وبربریت سے کئی درجہ زیادہ بڑھی چڑھی تھی۔ کیونکہ اسکی مثال ایک بڑے تمدن کی لاش کی تھی جو سڑ گئی ہو۔

اس تمدن کے نشانات مٹ رہے تھے اور اس پر زوال کی مہر لگ چکی تھی۔ وہ ممالک جہاں یہ تمدن برگ وبار لایا اور گزشتہ زمانہ میں اپنی انتہائی ترقی کو پہنچ گیا تھا۔ وہاں جیسے اٹلی فرانس (وغیرہ ممالک) میں تباہی' طواف الملوکی' اور ویرانی کا دور دورہ تھا۔ (نبیؐ رحمت ص ۵۶؛انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ص ۳۸)

موجودہ طور کی اسی نام نہاد ترقی یافتہ قوم جو ماضی میں تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس کی علم دشمنی کے اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اسکندریہ میں مسیحیوں کے ہاتھوں علم کا خاتمہ کس طرح ہوا اس کی داستان دردناک بھی ہے اور شرمناک بھی۔ مصر قدیم تہذیب اور قدیم علوم کا بڑا مرکز تھا۔ اس لیے مسیحیت اس ملک کو علم کی روشنی سے دھکیل کر جہل کی دلدل میں گھسیٹ کر لانے پر تلی ہوئی تھی۔ (العلم والعلماء ص ۱۴)

کلیسا کے وحشیانہ مظالم جاری رہے مگر علم کی روشنی گل نہ ہو سکی۔ وہ پھیلتی ہی رہی۔ یہ دیکھ کر پوپ نے سوچا کہ کفر اسطرح پھیل رہا ہے کہ کتابیں لکھیں اور شائع کی جاتی ہیں۔ لہٰذا ۱۵۱۵ء میں یہ حکم دیا گیا کہ کلیسا کی منظوری کے بغیر کوئی کتاب نہیں چھاپی جا سکتی۔ جو چھاپے گا بیچے گا' پڑھے گا۔ اس کی سزا موت ہے۔ (العلم والعلماء ص ۱۵)

آپ نے عیسائیت کا ماضی تو دیکھ لیا لیکن اب اسلام کا مطالعہ کیجئے اور اسلام کا پہلا اعلان سنیے۔

اسلام نے دنیا میں قدم رکھتے ہی جو پہلا اعلان کیا وہ کیا تھا۔ ایک سے زیادہ اعلان ہو سکتے تھے۔ توحید کا اعلان' رسالت کا اعلان' عبادت الٰہی کا اعلان' مکارم اخلاق کا اعلان' انسانی حقوق کا اعلان' مگر اسلام کا پہلا اعلان محض علم کی برتری' ضرورت کا اعلان تھا۔ اور اس کا پہلا لفظ ہی اقراء تھا۔ ٭العلم والعلماء ص ۳۳ ص ۳۴)

لہٰذا یہ کہنا بجا ہوا کہ اسلام کا روز اول سے ہی یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ اسلام نے علم کو وہ مرتبہ دیا ہے جو کسی مذہب نے بھی نہ دیا۔ چنانچہ قرآن کریم اور حدیث شریف کا سرسری مطالعہ کرنے والا بھی اس بات کا بخوبی اندازہ لگا لیتا ہے کہ اسلام میں

علم اور اہل علم کو جو مرتبہ دیا گیا ہے وہ کسی مذہب و ملت میں نہیں دیا گیا۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات اور حدیث پاک کی بہت سی روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں امام غزالیؒ نے اکیس آیات اور سنتالیس احادیث مبارکہ ذکر فرمائی ہیں۔ (احیاء العلوم ج ا ص ۱۵ تا ص ۲۵)

اس علمی مرتبے کو باقی رکھنے کے لیے مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے نے قرآنو حدیث میں غور و فکر کرکے بہت سے نئے علوم ایجاد کئے۔ اور یہ سلسلہ مزید آگے چلانے کے لیے اصول و ضوابط بنا دیئے تاکہ سلسلہ چلتا رہے۔ پھر ہر بعد میں آنے والے مسلمانوں کے ایک طبقے نے ہمیشہ اپنی اس علمی وراثت کی حفاظت کی اور اس کے سامنے باندھے جانے والے ہر بند کو توڑا۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی دے کر ماضی کا رشتہ مستقبل سے ملاتے رہے اور آج تک اپنی اس کوشش میں کامیاب ہیں۔

اس کے بالمقابل آج کا یورپ جو اس علم دشمن قوم مسیحیت کی نسل ہے۔ وہ علم کا دعوے دار بن گیا اور سائنس کا تو بلا شرکت غیر مالک بن گیے۔ لیکن اس کے دعوے کی حقیقت سمجھنے کے لیے مولانا عبدالباری ندویؒ کی کتاب کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

تعلیم کے صحیح معنی تعلیم کو اس کے مقصد وجود کی تحصیل و تکمیل کا علم عطا کرنا ہے لیکن تعلیم جدید نے انسان کو اپنے اور کائنات کے وجود کا جو علم و تصور عطا کیا ہے وہ یہ ہے کہ ـــــ سارا کارخانہ عالم بس ایک خود رو جنگل ہے جس کا کوئی باغبان نہیں۔ اس جنگل میں طرح طرح کے خورد و جانور ہیں۔ چرند و پرند بھی بھرے ہیں جن میں سے ایک انسان بھی ہے۔ البتہ وہ سب سے اعلیٰ درجے کا حیوان ہے یا سب سے بڑھیا جانور ہے۔ (تجدید و تبلیغ ص ۱۰)

اسی کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

لازماً ایسی بے سروپا تعلیم جس کے تصور میں نہ زندگی کا کوئی سر ہے نہ پیر نہ ماضی نہ مستقبل نہ مبداء و معاد۔ وہ فرد فرد، قوم قوم اور ملک ملک کو ایک دوسرے کے مقابلے میں نبرد آزما کر دیتی ہے۔ جنگل کے جانور تو سینگ اور پنجے مارتے اور دانت سے نوچتے ہیں اور پھاڑتے ہیں۔ وہ بھی ایک نے بہت سے بہت دو چار کو کھا چبا ڈالا۔

لیکن یہ اعلیٰ درجے کا تعلیم یافتہ جانور اپنی عقل و تعلیم کے زور سے ایٹم بم کے ایک ہی وار میں شہر کے شہر بوڑھوں، بچوں، عورتوں، بیماروں کی تمیز کیے بغیر نیست و نابود کر ڈالتا ہے۔ (تجوید تعلیم و تبلیغ ص ۱۴)

بہرکیف بات بہت دور چلی گئی اور ہم اپنے مقصد سے دور نکل گئے لیکن یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ علم ہی کی وجہ سے انسان کو اشرف المخلوقات کا مرتبہ حاصل ہوا۔

اب موجودہ سائنسی دور میں جبکہ ہر طبیعت میں جدت پسندی سرایت کر چکی اور ہر طبیعت آسانی کی بھی متلاشی ہے۔ نئی نسل تک اس علمی وراثت پہنچانے کے لیے کل جدید لذیذ کو ملحوظ رکھتے ہوئے بالکل نت نئے انداز سے کسی ایسی جامع کتاب کی ضرورت تھی جس میں قرآنی حقائق بھی ہوں۔ تفسیری سچائی بھی، تاریخی معلومات بھی ہوں، ادبی پہیلیاں بھی اور ساتھ ہی سائنسی معلومات بھی ہوں۔ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے گنگوہ کے مشہور مدرسہ جامعہ اشرف العلوم رشیدی کے ایک استاذ حضرت مولانا محمد غفران رشیدی کیرانوی نے سوال و جواب کے انداز میں بالکل آسان مگر باحوالہ ایک کتاب ذخیرہ معلومات کے نام سے ترتیب دی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے والے خود محسوس کریں گے کہ مصنف نے اپنی اس کوشش میں کتنے بہتر طریقے پر کامیابی حاصل کی ہے۔

ہماری معلومات کی حد تک اردو زبان میں اس کتاب یعنی ذخیرہ معلومات سے پیشتر دینی معلومات پر بہت سی کتابیں ہیں۔

جن میں کشکول (مفتی محمد شفیع صاحبؒ) تراشے (مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ) انتخاب لاجواب (مولانا محمد اجمل خان صاحب مدظلہ) خزینہ (مولانا محمد اسلم شیخوپوری مدظلہ) تھوڑی دیر اہل حق کے ساتھ (مولانا محمد اویس ندویؒ) اسلاف کے حیرت انگیز واقعات (مولانا حکیم محمد یوسف ہاشمی صاحب)جواھرپارے (مولانا نعیم الدین) مطبوعہ اور زیادہ معروف ہیں اور اسلامی باتیں (حفیظ گوہر) اسلامی معلومات (امتیاز احمد) یہ بھی مطبوعہ ہیں لیکن غیرعالم مصنفین کی کتابیں ہیں لیکن بالترتیب کتابوں میں یہ کتاب ذخیرہ

معلومات مخزن اخلاق (مولانا رحمت اللہ سبحانیؒ) کے بعد پہلی مکمل اور کامیاب ترین کوشش ہے۔ ذخیرہ معلومات کتاب جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ مخزن اخلاق کے مقابلہ میں زیادہ بہتر اور قابل اعتبار اور پسندیدہ دلچسپی سبق آموز اور زندہ جاوید ہے۔

اولاً اس لیے کہ اس میں اکثر جوابات بلکہ تقریباً تمام جوابات باحوالہ ہیں۔ ثانیاً اس لیے کہ صاحب ذخیرہ معلومات نے جالینوس و بطلیموس اور سقراط و بقراط کے بجائے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے اقوال اور ان کے بارے میں معلومات کو زیادہ ترجیح دی ہے۔

ثالثاً اس لیے بھی ذخیرہ معلومات زیادہ بہتر ہے کہ یہ کتاب انسانی ذہن کو صرف معلومات کے بجائے متوجہ الی الاخرۃ کا فائدہ بھی دے گی۔ رابعاً اس لیے کہ ذخیرہ معلومات موجودہ زمانہ کی ضروریات کے عین مطابق ہے اور مخزن اخلاق میں یہ بات نہیں۔

اللہ جزا و خیر عطا فرمائے۔ مصنف کتاب ذخیرہ معلومات کو انہوں نے وقت کی ضرورت کے عین مطابق کتاب تالیف فرما کر ہر طبقہ انسانی پر احسان عظیم فرمایا۔

اور خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اس کتاب کے ناشر مکتبہ مکیہ مکی مسجد ۲۲ علامہ اقبال روڈ لاہور کو کہ اس عظیم کتاب کی اشاعت کو اس کے شایان شان کمپیوٹر پر کتابت کرا کر، عمدہ کاغذ پر بہترین چھپائی سے مزین کیا۔

آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر مصنف کتاب اور؟؟ و صاحب مقدمہ کے لیے ذریعہ نجات بنا دیں۔

محمد ذاکر عزیز
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

ہر مصنف و مولف اپنی تصنیف و تالیف کا کسی نہ کسی
کی طرف انتساب کیا کرتا ہے۔ بندہ بھی اس حقیر تالیف
کا اپنے مادر علمی

اشرف العلوم گنگوہ

کی طرف انتساب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے جس کے
طفیل اس کاوش کے قابل ہوا۔

محمد غفران کیرانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مولف

الحمد للّٰہ الذی شرف نوع الانسان- وفضلہ علی جمیع الحیوانات بنعمتی النطق والبیان- واحمدہ حمدا" دائما" ابدا" بحق الاحسان- والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ المخصوص بالایات البینات کل البیان- وعلی الہ وصحبہ صلوۃ وسلا ما" ید وما ن ما دام المسوان ویبقیان فی کل زمان وا وان

اما بعد!

حق جل مجدہ کا بے پایاں کرم و احسان ہے کہ اس نے بندہ کو قیمتی اور نادر معلومات کا ایک مجموعہ خواص و عوام کے سامنے پیش کرنے کی توفیق عنایت فرمائی ہے-

بہت سے اہل علم و اہل تحقیق حضرات عجیب و غریب اور نادر معلومات و تحقیقات حاصل کرنے کا ذوق رکھتے ہیں اور اس بات کے خواہاں ہوتے ہیں کہ ایسا کوئی رسالہ سامنے آئے جو مختلف قسم کے سوالات کے جوابات اور نئی و عمدہ معلومات پر مشتمل ہو' بندہ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے اس رسالہ میں کتب معتبرہ کے حوالوں سے سوال و جواب کے انداز پر معلومات نادرہ اور تحقیقات عجیبہ پیش کی ہیں-

بہت سے وہ حضرات جو اردو بورڈ سے ادیب ماہر' عالم' فاضل' کامل وغیرہ کے امتحانات دیتے ہیں وہ اپنے پرچوں میں آئے ہوئے سوالات کے جوابات اور ان کا حل تلاش کرنے میں سرگرداں رہتے ہیں- رسالہ ہذا ان حضرات کے لیے بھی انشاء اللہ کافی حد تک مفید و معین ثابت ہو گا' خداوند کریم اس کو قبول فرما کر عوام و خواص کے لیے نافع بنائے- آمین-

بندہ کا میدان تالیف میں یہ پہلا قدم ہے اس لیے ناظرین کرام سے درخواست ہے کہ بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور اس رسالہ میں جو کوتاہی و غلطی نظر آئے اس

کو ہدف تنقید نہ بناتے ہوئے بندہ کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اصلاح کے ساتھ پیش کیا جاسکے۔

یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں مولائے کریم کا فضل و احسان اور میرے مشفق اساتذہ کرام کی نظر کرم اور توجہات کا ثمرہ ہے۔ اللہ ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے اور بندہ کی اس کاوش کو قبول فرما کر توشہ آخرت بنائے۔ آمین۔

طالب دعا

محمد غفران کیرانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ سے متعلق چیزیں

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل فرشتہ کو ان کی اصلی صورت میں کتنی مرتبہ دیکھا اور کس کس وقت دیکھا؟

ج : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ کو بصورت اصلی پوری زندگی میں صرف چار مرتبہ دیکھا۔ ایک[1] اس وقت جب کہ آپؐ غار حرا میں موجود تھے اور حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل مجھ کو اپنی اصل شکل دکھلاؤ تو حضرت جبریلؑ نے اصل شکل دکھلا دی' دوسرے معراج میں یعنی سدرۃ المنتہی پر' تیسرے مکہ کے مقام جیاد پر اور یہ واقعہ زمانہ نبوت کے قریب پیش آیا۔ (فتح الباری ص ۱۸ /۱' ص ۱/۱۹' معارف القرآن ص ۱/۴۴' تفسیر خازن ص ۴/۱۹۱) چوتھے اس وقت جب کہ آپ کے چچا حضرت حمزہؓ نے آپؐ سے عرض کیا تھا کہ میں حضرت جبریلؑ کو ان کی اصل صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اول تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ تم دیکھ نہ سکو گے۔ انہوں نے عرض کیا آپ دکھا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے اور حضرت جبریل علیہ السلام کعبہ پر اترے۔ آپؐ نے فرمایا نگاہ اٹھاؤ انہوں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ حضرت جبریلؑ کا جسم مانند زبرجد احضر یعنی زمرد سبز چمکتے ہوئے کے تھا۔ حضرت حمزہ تاب نہ لا کر غش کھا کر گر گئے۔ (نشر الطیب ص ۱۷۳)

س ☆ : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو ابراہیم کس نے رکھی؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری زمانہ تھا حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ کہہ کر آواز دی یا ابا ابراھیم جس سے آپ کی کنیت

[1] پہلے دونوں واقع سند صحیح سے ثابت ہیں البتہ یہ تیسرا واقعہ سنداً کمزور ہونے کی وجہ سے مشکوک ہے' معارف القرآن ج ۱ صفہ ۴۴

ابوابراہیم ہو گئی (مستدرک حاکم) از افادات الشیخ استاذ المحترم حضرت مولانا وسیم احمد صاحب دامت برکاتہم)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت لگانے والے کون ہیں اور مہر نبوت پر کیا لکھا ہوا تھا؟

ج : جنت کے دربان رضوان نے آپ کے مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت لگائی تھی اور آپؐ کی مہر نبوت پر لکھا ہوا تھا۔ سر فانت منصور اور بعض نے کہا ہے کہ اس پر لکھا ہوا تھا محمد رسول اللّٰہ (خصائل نبوی ص ۱۶، شرف الکالمہ ص ۲۰)

س ☆ : جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی دنیا کی کن کن عورتوں سے ہو گی؟

ج : جنت میں آپ کی شادی دنیا کی تین عورتوں سے ہو گی۔ (۱) مریم بنت عمران (۲) آسیہ فرعون کی بیوی (۳) کلثوم (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ بہن جس نے فرعون کو موسیٰؑ کے لیے دودھ پلانے والیوں کی طرف رہنمائی کی تھی۔ (حاشیہ، جلالین ۲ ص ۳۲۷ پارہ ۲۰)

س ☆ : آپؐ کے وصال کے بعد مہر نبوت باقی رہی تھی یا نہیں؟

ج : حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ آپ کے وصال کے بعد مہر نبوت ختم ہو گئی تھی اسی وجہ سے مجھ کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ وصال فرما گئے۔ (خصائل نبوی ص ۱۶)

س ☆ : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کتنی مرتبہ چاک کیا گیا کس وجہ سے کیا گیا اور کس نے چاک کیا؟

ج : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چار مرتبہ چاک کیا گیا۔ (۱) بچپن میں جب کہ آپ کی عمر تین سال تھی تاکہ کھیل کود اور طفولیت کا شوق و رغبت نکل جائے۔ (۲) جنگل میں بعمر ۱۰ سال تاکہ زمانہ شباب کی قوت شہوانیہ و غضبیہ ختم ہو جائے۔ (۳) غار حرا میں جب کہ نبوت ملنے کا وقت

قریب آیا تاکہ آپؐ کے اندر وحی خداوندی کے انوار و برکات برداشت کرنے کی قوت پیدا ہو جائے اور یہ واقعہ ماہ رمضان یا ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔ (۴) معراج کی رات میں تاکہ آپ کے قلب مبارک میں عالم ملکوت کی سیر، عالم ارواح اور ان تجلیات اور چمکتے ہوئے انوار کا مشاہدہ کرنے کی قوت پیدا ہو جائے جن کے دیکھنے سے دل میں وحشت آ جاتی ہے۔ (شرف المکالمہ مصنفہ حضرت مولانا مسیح اللہ خاں مدظلہ)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام کیا تھا اور آپ نے وہ تلوار کس کو عنایت فرما دی تھی؟

ج : آپ کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا اور آپ نے یہ حضرت علیؓ کو دے دی تھی۔ (لامع الداری)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتنی مقدار پانی سے وضو اور غسل فرماتے تھے؟

ج : وضو تو ایک مد پانی سے کرتے تھے اور غسل ایک صاع سے (بخاری ص ۳۳' ترمذی ص ۱۸' ابوداؤد ص ۱۳)

س ☆ : مد اور صاع کی مقدار کیا ہے؟

ج : مد ۷۹۵ گرام ۹۵۸ ملی گرام کا ہوتا ہے اور صاع تین کلو ۱۵۰ گرام کا (امداد الاوزان ص ۲)

س ☆ : ابن الذبیحین کس کا لقب ہے اور ذبیحین کے مصداق کون کون ہیں؟

ج : یہ ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے اور دو ذبیحوں سے مراد ایک تو حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لڑکے ہیں جن کی اولاد میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے ذبیح آپؐ کے والد محترم حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جن کے ذبیح نام کے ساتھ موسوم ہونے کا ایک خاص واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت

عبدالمطلب نے خواب میں چاہ زمزم کا نشان دیکھا اور کھودنا شروع کیا یہ وہ مقام تھا جہاں اساف اور نائلہ دو بت رکھے ہوئے تھے۔ قریش نے منع کیا اور لڑنے کو تیار ہو گئے۔ یہ صرف دو ہی شخص تھے باپ اور بیٹے ان کا کوئی مددگار و معاون نہ تھا مگر پھر بھی عبدالمطلب ہی غالب رہے اور کنواں کھودنے کے کام میں مصروف رہے اس وقت عبدالمطلب نے اپنی تنہائی کو محسوس کیا اور منت مانی کہ اگر خدائے تعالیٰ نے مجھ کو دس بیٹے عطا فرما دیئے اور پانی کا چشمہ بھی نکل آیا تو میں اپنے بیٹوں میں سے ایک کو خدا کے نام پر قربان کروں گا۔ چند روز کی محنت کے بعد چشمہ بھی نکل آیا اور عبدالمطلب کو اللہ نے دس بیٹے بھی عطا فرما دیئے۔ چاہ زمزم کے نکل آنے سے قریش میں عبدالمطلب کا سکہ بیٹھ گیا تھا اور ان کو لوگ بڑا ماننے لگے تھے جب عبدالمطلب کے بیٹے جوان ہو گئے تو انہوں نے اپنی مانی ہوئی منت پوری کرنی چاہی' سب بیٹوں کو لے کر کعبہ میں گئے اور ہبل نامی بت کے سامنے قرعہ اندازی کی' اتفاق کی بات کہ قرعہ کا تیر سب سے چھوٹے بیٹے حضرت عبداللہ کے نام نکلا جو عبدالمطلب کو سب سے زیادہ عزیز تھا۔ عبدالمطلب چونکہ اپنی نذر کو پورا کرنا چاہتے تھے۔ مجبوراً عبداللہ کو ہمراہ لے کر قربان گاہ کی طرف چلے۔ عبداللہ کے تمام بھائیوں اور بہنوں اور قریش کے سرداروں نے عبدالمطلب کو اس کام (ذبح عبداللہ) سے باز رکھنا چاہا مگر عبدالمطلب نہ مانے بالآخر بڑی رد و قدح کے بعد یہ معاملہ سجاع نامی کاہنہ کے حوالے کیا گیا اس نے کہا کہ تمہارے یہاں ایک آدمی کا خون بہہ جانا دس اونٹوں کے برابر ہے پس تم ایک طرف دس اونٹ اور ایک طرف عبداللہ کو رکھو اور قرعہ ڈالو قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے تو ان دس اونٹوں کو ذبح کر دو اور اگر قرعہ عبداللہ کے نام پر آئے تو دس اور بڑھا کر بیس اونٹ عبداللہ کے بالمقابل رکھو اور پھر قرعہ ڈالو اسی طرح ہر مرتبہ دس دس بڑھاتے جاؤ یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر آ جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قرعہ عبداللہ ہی کے نام پر نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ جب اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی

تب اونٹوں کے نام قرعہ آیا عبدالمطلب نے اپنی تسکین خاطر کے لیے دو مرتبہ پھر قرعہ ڈالا اور اب ہر مرتبہ اونٹوں ہی کے نام قرعہ نکلا وہ سو اونٹ ذبح کئے گئے اور عبداللہ کی جان بچ گئی اس وقت سے ایک آدمی کا خون بہا قریش میں سو اونٹ مقرر ہوئے۔ اسی وجہ سے حضرت عبداللہ ذبیح ثانی کے مصداق ہیں۔
(تاریخ اسلام ج ا ص ۸۶ و ص ۸۷)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بیوی کا نکاح آسمان پر ہوا؟
ج : وہ بیوی حضرت زینب بنت جحشؓ ہیں (حاشیہ جلالین ص ۳۵۵)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدمؑ کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے؟
ج : آپؐ حضرت آدمؑ کے چھ ہزار ایک سو پچپن سال بعد پیدا ہوئے۔ (شرف الکالمہ ص ۱۸)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ کس کس عورت نے پلایا اور کتنے کتنے دن پلایا؟
ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کے متعلق دو قول ہیں۔ (۱) ابتدائے ولادت سے سات ایام تک ثوبیہ نے پلایا جو کہ ابولہب بن عبدالمطلب کی آزاد کردہ باندی تھی۔ (الکامل ص ۲۳۹) اور آٹھویں دن حضرت حلیمہ سعدیہ کا قافلہ آگیا آپ نے دو سال دائی حلیمہ کا دودھ پیا (تاریخ اسلام)
(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء میں سات دن تک آمنہ نے دودھ پلایا پھر ثوبیہ نے اور پھر سعدیہ نے (رحمتہ للعالمین)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا کھانے کے کتنے طریقے تھے اور کس طرح بیٹھ کر کھاتے تھے؟
ج : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو طریقہ[1] پر بیٹھ کر کر کھانا کھاتے تھے۔ (۱) اکڑو بیٹھ کر (۲) دوزانو بیٹھ کر اور طریقہ یہ تھا کہ بائیں قدم کا تلوا داہنے

[1] اور یہ دونوں طریقے جو بیان کئے گئے ہیں اکثر اوقات پر محمول ہیں ورنہ بعض روایات سے چار زانو بیٹھ کر کھانا کھانے کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

قدم کی پشت سے لگا ہوتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں (وسطیٰ' سبابہ' ابہام) سے کھانا تناول فرماتے۔ (نشر الطیب ۱۹۱)

س ☆: کھانے کے شروع اور اخیر میں کیسی چیز کھانا مسنون ہے میٹھی یا نمکین؟

ج: کھانے کو نمکین چیز سے شروع کرنا اور نمکین چیز ہی پر ختم کرنا مسنون ہے۔

اور اس میں ستر بیماریوں سے شفاء ہے۔ (شامی ص ج ۲۶۹/۵ و حاشیہ مالا بدمنہ ص ۱۱۸)

س ☆: وہ کونسی سبزی ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سالن کے برتن میں تلاش کرکے کھایا کرتے تھے؟

ج: وہ سبزی یقطین یعنی کدو ہے (ترمذی شریف ص ۲/۶' نشر الطیب)

س ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی پینے کے پیالے کتنے تھے اور کس کس چیز کے تھے؟

ج: دو پیالے تھے ایک گچ اور دوسرا لکڑی کا (نشر الطیب)

س ☆: غار حراء میں قیام کے وقت آپؐ کیا کھانا کھاتے تھے اور یہ کھانا کہاں سے آتا تھا؟

ج: قیام غار حراء میں آپ ستو اور پانی تناول فرماتے تھے۔ یہ کھانا کبھی تو حضرت خدیجہؓ لے کر آتیں اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود گھر تشریف لے جاتے اور دو تین روز کا کھانا ساتھ لاتے (نشر الطیب)

س ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہننے کے کپڑوں کی تعداد کتنی تھی اور وہ کس کس چیز کے تھے؟

ج: آپ کے لباس میں کرتہ' لنگی' عمامہ' چادر ہوتے تھے جس میں کرتہ سوتی ہوتا تھا جس کی آستین چھوٹی تھی' ویسے آپؐ نے اون اور کتان بھی پہنا ہے مگر زیادہ تر سوتی استعمال کرتے تھے اور آپ کے پاس دو سبز چادریں تھیں اور دو کھیس ا۔ سرخ ۲۔ سیاہ' دھاری والی' ایک کمبل اور ایک تکیہ جس میں

پوست خرما بھری ہوئی تھی۔ (نشر الطیب)

س ☆ : آپ کی تہبند کی لمبائی اور چوڑائی کتنی تھی؟

ج : آپؐ کے تہبند کی لمبائی چار ہاتھ ایک بالشت اور چوڑائی دو ہاتھ ایک بالشت تھی۔

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ باندھنے کا کیا طریقہ تھا؟

ج : آپ کے عمامہ باندھنے کا طریقہ یہ تھا کہ کبھی اس کے شملہ کو دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑ دیتے تھے اور کبھی بغیر شملہ کے عمامہ باندھتے تھے اور عمامہ کے نیچے کبھی ٹوپی اوڑھتے اور کبھی نہ اوڑھتے تھے۔ (نشر الطیب ص ۱۹۲)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے گھوڑے تھے ان کے نام کیا کیا تھے؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات گھوڑے تھے جن کے نام یہ ہیں۔ ا۔ سکب ۲۔ مرتجز ۳۔ لحیف ۴۔ لزار ۵۔ ظرب ۶۔ سبحہ ۷۔ دار (نشر الطیب و زاد المعاد)

س ☆ : آپ کے پاس خچر کتنے تھے اور کہاں سے آئے تھے؟

ج : پانچ خچر تھے۔ ا۔ دلدل یہ مقوقس (مصر کے بادشاہ) نے بھیجا تھا۔ ۲۔ فضہ یہ فروہ نے (جو قبیلہ جذام سے تھا) بھیجا تھا۔ ۳۔ ایک سفید خچر تھا جو حاکم ایلہ نے پیش کیا تھا۔ ۴۔ چوتھا خچر حاکم دومۃ الجندل نے بھیجا تھا۔ ۵۔ پانچواں اصحمہ یعنی حبشہ کے بادشاہ نے بھیجا تھا۔ (نشر الطیب ص ۱۹۲)

س ☆ : آپ کے پاس دراز گوش یعنی گدھے کتنے تھے اور ان کے نام کیا تھے اور کہاں سے آئے تھے؟

ج : تین گدھے تھے۔ ا۔ عفیر جو شاہ مصر نے بھیجا تھا۔ ۲۔ فروہ مذکور نے بھیجا تھا۔ ۳۔ حضرت سعد بن عبادہ نے خدمت اقدس میں پیش کیا تھا۔ (نشر الطیب بحوالہ زاد المعاد)

س ☆: آپؐ کے یہاں سانڈنیاں کتنی تھیں؟ اور ان کے کیا نام ہیں؟

ج : تین سانڈنیاں یعنی اونٹنیاں تھیں جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ ا۔ قصوی ۲۔ عضباء ۳۔ جدعا اور بعض نے آخر کے دو ناموں کو ایک ہی کہا ہے۔ (نشر الطیب بحوالہ زادالمعاد)

س ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں کتنی تھیں؟

ج ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں پینتالیس تھیں۔ ؎ (نشر الطیب بحوالہ زادالمعاد)

س : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کی تعداد کتنی ہے؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو بکریاں تھیں۔ اس مقدار سے زیادہ نہ ہونے دیتے تھے اور جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو ایک بکری ذبح کر لیتے تھے۔ (زاد المعاد بحوالہ نشر الطب ابو داؤد شریف ص ۱۹' حدیث نمبر ۳)

س ☆: حجتہ الوداع اور عمرۃ القضاء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال کاٹنے کا شرف کس کس نے حاصل کیا؟

ج : یہ شرف حجتہ الوداع میں حضرت معمر بن عبداللہ نے اور عمرۃ القضاء میں خراش ابن امیہ نے حاصل کیا۔ (بین السطور بخاری شریف ص ۶۳۳)

س ☆: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں جن بچوں نے پیشاب کیا وہ کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

ج : وہ پانچ ہیں۔ ا۔ سلیمان بن ہشام ۲۔ حضرت حسن ۳۔ حضرت حسین ۴۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ۵۔ ابن ام قیس اور بعض حضرات نے ان ناموں کو مندرجہ ذیل اشعار میں جمع کیا ہے۔

؎ یہ تمام چیزیں یعنی ملبوسات و مرکوبات اور دیگر جانوروں کی تعداد حالات واز منہ کے لحاظ سے ہی جن میں سے بعض میں تو استمرار ہوتا اور بعض خاص خاص مواقع وازمنہ کے لحاظ سے ہیں۔

قد بال فی حجر النبیؐ اطفال حسن و حسین وابن الزبیر بالوا
وکذا سلیمان بن ہشام وابن ام قیس جاء فی الختام

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات پا گئے تو آپ کو غسل و کفن کن کپڑوں میں دیا گیا؟

ج : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آپؐ کو غسل دینے کا وقت آیا تو صحابہ سوچنے لگے کہ آپ کے کپڑے مثل دوسرے مردوں کے اتارے جائیں یا مع کپڑوں کے غسل دیں۔ جب آپس میں اختلاف ہوا تو اللہ نے ان پر نیند مسلط کر دی۔ گھر کے ایک گوشہ سے کہنے والے نے کہا کہ آپ کو مع کپڑوں کے غسل دو تب آپ کو مع کپڑوں کے غسل دیا گیا۔ پس قمیض کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے اور قمیض سمیت ملتے تھے۔ پھر آپ کا کرتہ نچوڑا گیا اور نکال لیا گیا تھا۔ (نشر الطیب ص ۲۰۵' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ (رواہ الشیخان۔ بحوالہ نشر الطیب)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کیسے پڑھی گئی اور پہلے کس نے پڑھی؟

ج : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے کی نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھی گئی چونکہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کے آخری وقت میں معلوم کیا تھا کہ آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب غسل' کفن سے فارغ ہو جاؤ تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر ہٹ جانا' اول ملا نکہ نماز پڑھیں گے پر تم گروہ درگروہ آئے جانا اور نماز پڑھتے جانا اور اول اہل بیت کے مرد پڑھیں گے۔ پھر ان کی عورتیں پھر تم اور لوگ ہم نے عرض کیا کہ قبر میں کون اتارے گا۔ آپؐ نے فرمایا : میرے اہل بیت اور ان کے ساتھ ملا نکہ ہوں گے۔ (نشر الطیب ص ۲۰۳)

س ☆ : آپ کی قبر مبارک کس نے کھودی اور کیسے کھودی؟

ج: حضرت ابو طلحہ نے آپ کی بغلی قبر کھودی۔ (ترمذی ص ۱۴۴ ج ۱)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر مبارک میں کن کن حضرات نے اتارا؟

ج: آپ کو چار صحابہ نے قبر میں اتارا جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت علیؓ ۲۔ حضرت عباسؓ اور حضرت عباسؓ کے دو صاحبزادے ۳۔ حضرت قثم' ۴۔ حضرت فضل (نشر الطیب ص ۲۰۶)

س ☆ : آپؐ کی لحد مبارک پر کتنی اینٹیں رکھی گئیں اور کیسے رکھی گئیں کچی تھیں یا پکی؟

ج: آپؐ کی لحد پر رکھی جانے والی اینٹیں نو تھیں جو کھڑی کرکے رکھی گئیں اور یہ اینٹیں کچی تھیں۔ (نشر الطیب ص ۲۰۶)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دفن کیا جانے لگا تو آپ کی کمر مبارک کے نیچے کپڑا کس نے بچھایا اور کیا بچھایا؟

ج: حضرت شقرانؓ جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے اپنی رائے سے ایک کھیس جو نجران کا بنا ہوا تھا بچھا دیا تھا جس کو یہ صحابی اوڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی' نشر الطیب ص ۲۰۶)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پانی کس نے چھڑکا اور کتنا چھڑکا کدھر سے شروع کیا تھا؟

ج: حضرت بلالؓ نے چھڑکا ایک مشک چھڑکا اور سرہانے کی طرف سے شروع کیا تھا (نشر الطیب صفحہ نمبر ۲۰۶)

س ☆ : وہ کون سے صحابی ہیں جن کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھائی؟

ج: ہاں وہ صحابی حضرت سہل بن بیضاء ہیں۔ (مسلم بحوالہ مشکوۃ ص ۱/۱۴۵)

س ☆ : آپ کے دست مبارک سے دفن ہونے کا شرف پانے والے صحابی کون ہیں؟

ج: حضرت عبداللہ ذوالبجادتینؓ ہیں۔ (ترمذی، ہدایہ)

س ☆: کیا کوئی آدمی ایسا بھی ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدست خود نیزہ مارا ہو اور اس سے وہ ہلاک ہو گیا ہو؟

ج: ہاں۔ وہ ایک کافر ہے۔ جس کا نام ابی بن خلف ہے۔ غزوۂ احد میں یہ آپ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ (بخاری شریف)

س ☆: غزوۂ احزاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے جو خندق کھودی تھی اس کی کھدائی کتنے دنوں میں ہوئی اور اس خندق کی مقدار کیا تھی؟

ج: اس خندق کی کھدائی چھ دن میں مکمل ہو گئی اور یہ خندق ساڑھے تین میل لمبی اور تقریباً پانچ گز گہری تھی۔ (معارف القرآن ص ۱۰۳، ص ۱۰۷ پارہ ۲۱)

س ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کونسا غزوہ کیا؟

ج: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جو غزوہ کیا ہے وہ غزوہ ابواء ہے اس کے بعد بواط پھر عشیر (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۶۳)

س ☆: کل غزوات کتنے پیش آئے۔

ج: کل غزوات کی تعداد انتیس ہے۔ ۱؎ (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۶۳)

س ☆: وہ غزوات جن میں کفار سے مقاتلہ ہوا کتنے ہیں اور وہ کون کون سے ہیں؟

۱؎ حضرت جابر سے ۲۱، ابن المسیب سے ۲۴، اور ابن سعد سے ۲۷ منقول ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ بعض رواۃ نے بعض روایات کو مکمل ضبط نہیں کیا بلکہ جن کا علم ہوا ان کو نقل کر دیا یا یوں کہا جائے کہ بعض غزوات کو بعض میں کچھ مناسبت کی وجہ سے داخل مان کر ایک شمار کر لیا جیسے طائف و حنین یا احزاب و بنی قریظہ

ج : وہ غزوات کل نو ہیں۔ ۱۔ غزوۂ بدر ۲۔ غزوۂ احد ۳۔ غزوۂ احزاب ۴۔ غزوۂ بنی قریظہ ۵۔ غزوۂ بنی مصطلق ۶۔ غزوۂ خیبر ۷۔ غزوۂ فتح مکہ ۸۔ غزوۂ حنین ۹۔ غزوۂ طائف (حاشیہ بخاری شریف ۱ ص ۵۴۳)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف کتنے دن نماز ادا کی؟

ج : سولہ مہینے یا سترہ مہینے نماز ادا کی اس کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دے دیا گیا تھا۔۔۔۔ (جلالین ص ۲۱ پ ۲)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الوفات کس دن شروع ہوا اور آپ اس مرض میں کتنے دن رہے۔

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی ابتداء پیر کے دن سے ہوئی بعض نے ہفتہ کا دن اور بعض نے بدھ کا دن بتایا ہے۔ اور کل مدت مرض بعض نے ۱۳ دن اور ۱۴ دن اور بعض نے دس دن بیان کی ہے اس اختلاف میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ مرض کی ابتداء کو بعض لوگ خفیف سمجھ کر شمار نہیں کرتے اور بعض لوگ شمار کرتے ہیں۔ (نشر الطیب ص ۲۰۲)

س ☆ : بوقت وصال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام کیا تھا؟

ج : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا اللھم بالرفیق الاعلی (بخاری ج ۲ ص ۶۴۱)

س ☆ : معراج کے سفر میں راستے میں حضورؐ نے کتنی اور کس کس جگہ نماز نفل ادا کی۔

ج : بعض نے کہا ہے کہ تین جگہ۔

اور بعض نے کہا ہے کہ چار جگہ نماز پڑھی:۔ (۱) یثرب (مدینہ منورہ) (۲) مدین (۳) بیت اللحم (۴) طور سینا (بحوالہ نشر الطیب ص ۵۶)

س ☆ : بیت اللحم کونسی جگہ ہے؟

ج : بیت اللحم اس جگہ کا نام ہے جہاں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی تھی۔

(حوالہ بالا)

س ☆ : بیت المقدس میں حضورؐ نے کس کس کی امامت کرائی تھی؟

ج : حضورؐ نے اول فرشتوں کی امامت کی تھی پھر انبیاء کی امامت کرائی۔ (نشر الطیب ص ۶۴)

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق چیزیں

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام کا یوم پیدائش کیا ہے؟

ج : صحیح مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ سورج طلوع ہونے والے دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدمؑ پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور اسی دن قیامت آئے گی۔ (حیات آدم ماخوذاز مسند احمد وابن کثیر ا ص ۱۲۷)

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اسی دن حضرت آدمؑ کی وفات ہوئی۔ (طبقات ابن سعد ا ص ۸ بحوالہ حیات آدمؑ)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام جنت میں کتنے سال رہے؟

ج : امام اوزاعی نے حضرت حسان بن عطیہؒ سے نقل کیا ہے کہ ا۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں سو سال تک مقیم رہے۔ ۲۔ اور دوسری روایت میں ستر سال کا تذکرہ ہے۔ (حیات آدم) ۳۔ عبد بن حمید نے حضرت حسن کے طریق سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت آدمؑ جنت میں ایک سو تیں سال رہے۔ (ابن کثیر عربی ا ص ۱۳۶)

س ☆ : جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو اھبطو امنھا جمیعا" فرمایا کہ تم سب جنت سے اتر جاؤ تو اس اترنے کا حکم آدم علیہ السلام کے ساتھ اور کس کس کو ہوا تھا اور کون کہاں کہاں اترا؟

ج : یہ حکم حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ حضرت حوا' ابلیس اور سانپ کو بھی تھا اور ان کے اترنے کی جگہ میں اختلاف ہے۔ حضرت حسن بصری فرماتے

ہیں کہ حضرت آدمؑ کو ہندوستان میں اتارا گیا حضرت حوا کو جدہ میں' ابلیس کو دستمسان میں جو بصرہ سے چند میل فاصلہ پر ہے) اور سانپ کو اصبہان میں اتارا گیا اور حضرت سدی جو جلیل القدر مفسر ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ہندوستان میں اتارا گیا' حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آدمؑ کو صفا پر حضرت حوا کو مروہ پر اتارا گیا (تفسیر ابن کثیر ص ۱۲۹) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے ایک پہاڑ پر جس کا نام نوز تھا۔ حضرت آدمؑ کو اتارا گیا اور حضرت حوا کو جدہ میں اتارا گیا۔ (حیات آدم)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کیا کیا چیزیں ساتھ لائے تھے؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نو چیزیں ساتھ لائے تھے۔ ۱۔ حجراسود جو برف کی سل سے بھی زیادہ چمک دار اور سفید تھا۔ ۲۔ جنتی درختوں کی پتیاں یا پھولوں کی پنکھڑیاں ۳۔ وہ لاٹھی جو جنت کے درخت آس کی تھی۔ ۴۔ بیلچہ ۵۔ کدال ۶۔ کندر یا صنوبر ۷۔ سندان (اہران) ۸۔ ہتھوڑا ۹۔ سنڈاسی' (حیات آدم ماخوذ از طبقات ابن سعد)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا میں آنے کے بعد کونسا پھل سب سے پہلے کھایا؟

ج : حضرت آدم نے پھلوں میں سب سے پہلے بیر تناول فرمایا۔ (نشر الطیب ص ۱۹)

س ☆ : حضرت آدمؑ علیہ السلام نے بیت اللہ کو کن کن پہاڑوں کے پتھروں سے تعمیر کیا؟

ج : حضرت آدمؑ نے پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ ۱۔ طور سینا ۲۔ طور زیتون ۳۔ جبل لبنان ۴۔ جبل جودی ۵۔ اور اس کے کھمبے حراء پہاڑ کے پتھر سے بنائے۔ (حیات آدم ص ۴۲ ماخوذ از ابن سعد)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام کا قد کتنا تھا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کا قد مبارک ساٹھ ہاتھ تھا۔ (حیوۃ الحیوان)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام نے کتنی عمر پائی؟

ج : آپ کی عمر مبارک نو سو چھتیس سال ہوئی۔ (حیات آدم ماخوذ از ابن کثیر) دوسرا قول یہ ہے کہ آدمؑ کی عمر نو سو چالیس سال ہوئی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۴۲۶)

س ☆ : بوقت وفات آپ کی اولاد کی تعداد کتنی تھی؟

ج : آپ کی اولاد کی تعداد چالیس ہزار تھی جس میں پوتے پڑپوتے سب شامل ہیں۔ (حیات آدم ماخوذ از ابن کثیر ص ۹۶)

س ☆ : حضرت آدم کی وفات کس مقام پر ہوئی؟

ج : سری لنکا میں واقع نوذ نامی پہاڑ پر ہوئی۔ (حیات آدم ص ۶۷)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کتنی تکبیریں کہی تھیں؟

ج : حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کی وفات ہونے پر فرشتے تشریف لائے جنہوں نے غسل دیا اور حنوط خوشبو ملی۔ ایک فرشتہ آگے بڑھا آپ کی اولاد اور باقی فرشتے پیچھے کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ ہوئی پھر فرشتوں نے بغلی قبر کھود کر دفنا دیا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام سے فرمایا کہ تم نماز جنازہ پڑھاؤ چنانچہ شیثؑ نے نماز جنازہ پڑھائی حضرت آدم کی نماز جنازہ میں کہی جانے والی تکبیروں کی تعداد تیس ہے جو صرف آپ کے اعزاز و اجلال میں کہی گئیں۔ (طبقات ابن سعد ا ص ۱۵ بحوالہ حیات آدم ص ۷۵)

س ☆ : حضرت حوا کے بطن سے کتنے بچے پیدا ہوئے؟

ج : ابن جریر طبری نے کہا ہے کہ حضرت حوا کے بطن سے چالیس بچے پیدا ہوئے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ایک سو بیس بچے پیدا ہوئے۔ (حیات آدم ص ۷۱)

س ☆ : وہ چیزیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے جاری ہوئیں کون کون سی

ہیں؟

ج : سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے منہ سے جو کلام نکلا وہ الحمد للّٰہ رب العلمین تھا (بغیہ الظمان فی اول ماکان) سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے اپنا سر مونڈا (بغیتہ الظمان) سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے مرغ پرندہ پالا چونکہ جب مرغ آسمان سے فرشتوں سے تسبیح کی آواز سنتا ہے تو تسبیح پڑھتا ہے' مرغ کے تسبیح پڑھنے سے حضرت آدمؑ بھی تسبیح پڑھنے لگتے تھے۔ (بغیتہ الظمان ص ۳۵)

س ☆ : ھبتہ اللہ جس کے معنی اردو میں (اللہ نے دیا) کے ہیں کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضرت شیث علیہ السلام کا لقب ہے اس لیے کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو حضرت جبرئیلؑ نے بشارت دی کہ خداوند عالم نے ہابیل (جو شہید ہو چکے ہیں) کے بدلہ میں شیث کو عطا فرمایا۔ (ابن سعد ص ۱۴ بحوالہ حیات آدم ص ۵۹)

س ☆ : قابیل نے ہابیل کو کس جگہ قتل کیا؟

ج : ابن کثیر نے کہا ہے کہ دمشق کی شمالی جانب میں قاسیون پہاڑ کے پاس ایک غار ہے جس کو مغارۃ الدم کہا جاتا ہے۔ اہل کتاب کا کہنا ہے کہ یہاں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔ (حیات آدمؑ ص ۷۲)

س ☆ : حضرت ادریسؑ کا اصل نام کیا ہے اور ان کو ادریس کہنے کی کیا وجہ ہے؟

ج : اصل نام اخنوخ ہے اور ادریس اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے درس کتاب دیا۔ (صاوی ۳ ص ۴۱)

س ☆ : حضرت ادریسؑ سے جاری ہونے والی چیزیں کونسی سی ہیں؟

ج : ۱۔ سب سے پہلے قلم سے حضرت ادریسؑ نے لکھا۔ (صاوی ص ۴۱) ۲۔ سب سے پہلے علم نجوم کو جاننے والے حضرت ادریسؑ ہیں۔ (جلالین ص ۵۰۳) ۳۔ اور تفسیر خازن میں ہے کہ حضرت ادریس کپڑا سینے والے

(درزی) تھے اور ادریسؑ نے سب سے پہلے سلا ہوا کپڑا پہنا اس سے پہلے لوگ کھال پہنتے تھے۔ (تفسیر خازن ص ۲۳۸) اور ۴۔ سب سے پہلے ہتھیار بنا کر دشمنوں سے حضرت ادریسؑ لڑے۔ (خازن ص ۲۳۸) ۵۔ اور سب سے پہلے روئی کا کپڑا حضرت ادریسؑ نے پہنا۔ (محاضرۃ ص ۲۷ بحوالہ تحیتہ الظمان) ۶۔ سب سے پہلے اولاد آدم میں نبوت حضرت ادریسؑ کو ملی (محاضرہ ص ۲۳ بحوالہ بالا)

س ☆ : حضورؐ اور حضرت ادریسؑ کے درمیان ملاقات کب اور کہاں پر ہوئی تھی۔

ج : حضورؐ اور حضرت ادریسؑ کے درمیان ملاقات معراج کے سفر میں چوتھے آسمان پر ہوئی تھی۔ (سیرۃ انبیاء کرام ص ۵۴ ج ۱)

س ☆ : حضرت ادریسؑ کی پیدائش کس مقام پر ہوئی؟

ج : (۱) مصر کے شہر منف میں ہوئی۔

(۲) یونان کے کسی شہر میں ہوئی۔

(۳) بعض نے کہا ہے کہ بابل میں پیدا ہوئے۔ (سیرۃ انبیاء کرام ص ۵۶ ص ج ۱)

س ☆ : حضرت ادریسؑ کو کتنی زبانیں سکھائی گئیں تھیں؟

ج : اس زمانہ میں ملک مصر میں ۷۲ زبانیں بولی جاتی تھیں اور حضرت ادریسؑ کو ان تمام زبانوں کا علم دیا گیا تھا۔ (سیرۃ انبیاء کرام ص ۵۷ ج ۱)

س ☆ : حضرت ادریس کی نبوت کتنے علاقہ کے لیے تھی۔

ج : جن شہروں میں حضرت ادریسؑ نے دعوت و تبلیغ کا کام کیا ان کی تعداد کم و بیش دو سو تھی۔ (حوالہ بالا)

لیکن صحیح یہ ہے کہ سب سے پہلے نبوت حضرت نوحؑ کو ملی۔ (قصص القرآن ج ۱ ص ۶۳)

حضرت نوح علیہ السلام سے متعلق چیزیں

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے؟

ج : آپ کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض نے عبدالغفار اور بعض نے یشکر بتایا ہے (صاوی ۳ ص ۱۱۵ پ ۱۸' حاشیہ' جلالین ص ۲۸۸' اور بعض نے عبدالجبار کہا ہے (حیاۃ الحیوان ۱ ص ۱۲) اور بعض نے ادریس بتایا ہے (حیات آدم از مولوی محمد میاں صاحب ص ۴۷)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کا لقب نوح کیوں پڑا؟

ج : نوح کے اصل معنی رونے کے آتے ہیں اور چونکہ آپ اپنی امت کے گناہوں پر بکثرت روتے تھے اس وجہ سے آپ کا لقب نوح ہو گیا۔ (حیوۃ الحیوان ۱ ص ۱۲)

اور یا اس وجہ سے کہ آپ اپنے نفس پر روتے تھے (روح المعانی) اس لیے کہ ایک مرتبہ حضرت نوح کا گزر ایک خارش والے کتے پر ہوا تو نوحؑ نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کتنا بدشکل ہے تو اللہ نے نوحؑ کے پاس وحی بھیجی کہ تو نے مجھے عیب لگایا ہے یا میرے کتے کو؟ کیا تو اس سے اچھا پیدا کر سکتا ہے' حضرت نوحؑ اپنی اس غلطی پر روتے تھے۔ (صاوی ۳ ص ۲۳۳)

س ☆ : حضرت نوحؑ کی کل عمر کتنی ہوئی اور جب نبوت ملی تو آپ کی عمر کتنی تھی؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کی کل عمر ایک ہزار پچاس سال اور جب نبوت ملی تو اس وقت کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے پچاس سال کہا اور بعض نے باون سال اور بعض نے سو سال کہا ہے (صاوی ۳ ص ۲۳۳) اور ایک قول چالیس سال کا بھی ہے۔ (صاوی ۳ ص ۱۱۵)

س ☆ : حضرت نوحؑ کو کشتی بنانی کس نے سکھائی اور یہ کشتی کتنے دنوں میں بنائی گئی تھی۔

ج : اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا جنھوں نے نوح کو کشتی بنانی سکھائی اور یہ کشتی دو سال میں بنائی گئی تھی۔ (صاوی ۳ ص ۱۱۶)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی لمبائی' چوڑائی اور اونچائی کتنی تھی اور وہ کتنی منزلوں پر مشتمل تھی؟

ج : اس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ' چوڑائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ اور اس کشتی میں تین منزلیں تھیں' سب سے نیچے کی منزل میں درندے کیڑے مکوڑے دوسری (درمیانی) منزل میں چوپائے یعنی گائے بیل بھینس وغیرہ اور سب سے اوپر کی منزل میں انسان تھے۔ (جمل حاشیہ' جلالین)

اور بعض نے اس کی لمبائی تیس ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ بیان کی ہے اور یہ ہاتھ مونڈھے تک شمار کیا ہے۔ (صاوی ۳ ص ۱۱۶)

س ☆ : اس کشتی میں کتنی آدمی تھے؟

ج : لوگوں کی تعداد بعض نے اسی جس میں آدھے مرد اور آدھی عورتیں اور بعض نے ستر مرد و عورت بیان کیے ہیں۔ (صافی ۳ ص ۱۱۶) اور بعض نے ۹ کہا ہے تین تو ان کی اولاد میں سے یعنی حام' سام' یافث اور چھ ان کے علاوہ' اور بعض نے تو تعداد اولاد نوح کے علاوہ بتلائی ہے۔ (صافی ص ۲۳۳)

س ☆ : حضرت نوحؑ کونسے مہینے میں کشتی میں سوار ہوئے تھے اور کشتی کونسے دن جا کر ٹھہری اور کتنی مدت اس کشتی میں رہے؟

ج : آپ دس رجب کے بعد سوار ہوئے اور دس محرم کو یہ کشتی شہر موصل کے بلند پہاڑ "جودی" پر جا کر ٹھہری اور نوح علیہ السلام اس کشتی میں چھ ماہ تک سوار رہے۔ (صاوی ۳ ص ۱۱۶ پ ۱۸)

س ☆ : جس پہاڑ پر جا کر کشتی ٹھہری تھی اس کی اونچائی کتنی تھی؟

ج : اس پہاڑ کی اونچائی چالیس ہاتھ تھی۔ (صافی ۳ ص ۲۳۳ پ ۱۹)

س ☆ : اس طوفان کے بعد حضرت نوح کتنے سال تک زندہ رہے؟

ج : حضرت نوحؑ طوفان کے بعد صحیح قول کے مطابق ساٹھ سال زندہ رہے۔

(صاوی ص ۱۱۵) اور بعض نے ڈھائی سو سال بھی کہا ہے۔ (صاوی ص ۲۲۳ پ ۱۹)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کے کس بیٹے کی نسل دنیا کے کون کون سے علاقوں کے لوگ ہیں؟

ج : حضرت نوح کے تین لڑکے تھے۔ حام، سام، یافث۔ حام کی اولاد میں ہند سندھ، حبشہ کے لوگ ہیں اور سام کی اولاد میں اہل عرب، روم، فارس ہیں اور یافث کی اولاد میں یاجوج ماجوج، ترک، صعلاب ہیں (بستان ابوالليث)

حضرت ابراہیمؑ سے متعلق چیزیں

س ☆ : جس وقت حضرت ابراہیم کو نار نمرود میں ڈالا گیا اس وقت آپ کی عمر شریف کتنی تھی؟

ج : حضرت ابراہیمؑ اس وقت سولہ سال کے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ چھبیس سال کے تھے (صاوی ج ۳ ص ۱۲، پ ۱۷)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کو جس آگ میں ڈالا گیا اس کے لیے کتنے دنوں تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں اور کتنے دنوں تک دہکایا گیا تھا؟

ج : ایک مہینہ تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں اور سات دن تک آگ کو دہکایا گیا تھا۔ (صاوی ص ۸۲)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ آگ میں کتنے دن تک رہے؟

ج : سات دن بعض نے چالیس دن اور بعض نے پچاس دن کہا ہے۔ (صاوی ص ۸۲)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں کیا لباس پہنایا گیا کس نے پہنایا اور کہاں سے آیا تھا؟

ج : ریشمی قمیص تھی جو حضرت جبریل علیہ السلام نے پہنائی تھی اور یہ جنت کا لباس تھا۔ (صاوی ۳ ص ۸۲)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں کس چیز میں بٹھا کر ڈالا گیا اور وہ آلہ کس نے سکھلایا تھا؟

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں گوپیہ میں بٹھا کر ڈالا گیا اور یہ عمل شیطان نے سکھلایا تھا اس لیے کہ جب قوم نمرود نے ابراہیمؑ کو ایک مکان میں بند کر دیا اور پھر آگ میں ڈالنے کے لیے باہر لائے تو ان کی سمجھ میں یہ بات نہ آ سکی کہ ابراہیمؑ کو کس طرح آگ میں ڈالا جائے کیونکہ آگ کی شدت کی وجہ سے آگ کے قریب آنا دشوار تھا اسی وقت شیطان آیا اور اس نے ان کو گوپیہ بنانا سکھلایا (صاوی ص ۸۲)

س ☆ : اس مکان کی اونچائی اور چوڑائی کتنی تھی جس میں آگ جلا کر ابراہیمؑ کو ڈالا گیا؟

ج : اونچائی تیس ہاتھ اور چوڑائی بیس ہاتھ تھی۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۷۷)

س ☆ : وہ کونسے نبی ہیں جنہوں نے دو ہجرتیں کیں جب کہ تمام انبیاء نے صرف ایک ہجرت کی؟

ج : وہ حضرت ابراہیمؑ ہیں پہلی ہجرت آپ نے قصبہ 'کوثی سے کی جو کہ ملک عراق کے شہر بابل کا ایک قصبہ ہے کوفہ کی طرف' اور دوسری ہجرت کوفہ سے ملک شام کی طرف (کشاف) بعض نے کہا کہ پہلی ہجرت فلسطین کی طرف اور دوسری مصر کی طرف کی تھی۔ (قصص القرآن ج ۱ ص ۳۱۰)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ سے ایجاد ہونے والی چیزیں کون کون سی ہیں؟

ج : (۱) سب سے پہلے اللہ اکبر حضرت ابراہیم نے کہا۔ (بغیتہ الظمان)

(۲) سب سے پہلے جمعہ کے لیے غسل حضرت ابراہیمؑ نے دیا۔ (محاضرہ ص ۵۸ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۲۳)

(۳) سب سے پہلے منبر پر خطبہ حضرت ابراہیمؑ نے دیا۔ (محاضرہ ص ۱۴۳ بحوالہ بغیتہ الظمان)

(۴) سب سے پہلے کلی و مسواک حضرت ابراہیمؑ نے کی اور بعض نے کہا

سب سے پہلے مسواک کرنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (قصص الانبیاء بحوالہ بغیتہ الظمان)

(۵) سب سے پہلے ناک میں پانی حضرت ابراہیم نے ڈالا۔ (محاضرہ بحوالہ بغیتہ الظمان)

(۶) سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ نے ناخن تراشے (محاضرہ بحوالہ بغیتہ الظمان)

(۷) سب سے پہلے مونچھیں اور

(۸) بغل کے بال حضرت ابراہیمؑ نے کاٹے (محاضرہ ص ۵۸)

(۹) انبیاء میں سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کی داڑھی سفید ہوئی۔ (محاضرہ ص ۵۸)

(۱۰) سب سے پہلے زیر ناف کے بال حضرت ابراہیم نے کاٹے (بغیتہ الظمان)

(۱۱) سب سے پہلے مہندی کا خضاب حضرت ابراہیم نے کیا۔ (محاضرہ ص ۹)

(۱۲) انبیاء میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم نے بسولہ سے اپنی ختنہ کی۔ (قصص الانبیاء ص ۶۸)

(۱۳) سب سے پہلے پانی سے استنجاء حضرت ابراہیم نے کیا۔ (محاضرہ ص ۵۸ بحوالہ بغیہ الظمان)

(۱۴) سب سے پہلے مہمان نوازی اور مال غنیمت راہ خدا میں خرچ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ (کامل العدی و محاضرہ ص ۵۷ بغیتہ الظمان)

س ☆ : کس نبی نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا؟

ج : جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج تشریف لے گئے اور رخصت ہونے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا تھا۔ (مشکوۃ ۲ ص ۲۰۲)

حضرت موسیٰؑ و حضرت خضرؑ سے متعلق امور

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد کتنا تھا؟

ج : حضرت موسیٰؑ کا قد مبارک تیرہ ہاتھ لمبا تھا۔ (حیات آدم ماخوذ از طبقات ابن سعد)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر مبارک کتنے سال ہوئی؟

ج : ایک سو بیس برس کی ہوئی۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۳۸ پ ۹)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کی والدہ محترمہ اور ان کی اہلیہ کا نام کیا تھا؟

ج : حضرت موسیٰ کی والدہ کے نام سے متعلق چار اقوال ملتے ہیں۔ ۱۔ محیانہ بنت یصہر بن لاوی ۲۔ یاخت ۳۔ بارخا ۴۔ یوحانذ چوتھا قول صحیح ہے۔ (قال السیوطی فی الاتقان) اور آپ کی اہلیہ کا نام بعض نے صفورا اور بعض نے صفوریا اور بعض نے صفورہ بتلایا ہے (حاشیہ جلالین ص ۲۶۱ ماخوذ از جمل)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ جن جادوگروں سے ہوا تھا ان کی تعداد کیا تھی اور وہ کس چیز پر بیٹھے تھے ان کے ہاتھوں میں کیا تھا؟

ج : جادوگروں کی تعداد ستر ہزار تھی ہر جادوگر کرسی پر بیٹھا تھا اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک رسی تھی۔ (جلالین شریف ۲ ص ۲۲۳ پ ۱۶)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا نام کیا تھا؟

ج : حضرت مقاتلؒ نے اس کا نام نبعہ ذکر کیا ہے اور حضرت ابن عباس نے ماشا کہا ہے (ابن کثیر)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس یہ عصا کہاں سے آیا تھا اور یہ کس درخت کا تھا؟

ج : یہ وہ عصا تھا جس کو حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لے کر آئے تھے یہ واسطہ در واسطہ حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچ گیا اور حضرت شعیبؑ نے بکریاں

چرانے کے لیے موسیٰؑ کو عنایت فرمایا تھا اور یہ جنت کے درخت ریحان کی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ (روح المعانی ص ۱۷۴) دوسرا قول یہ ہے کہ یہ جنت کے درخت آس کی لکڑی کا تھا۔ (حیات آدم)

س ☆: اس عصا کی لمبائی کتنی تھی؟

ج: بعض نے دس ہاتھ اور بعض نے بارہ ہاتھ بیان کی ہے۔ (روح المعانی ص ۱۷۴)

س ☆: جب حضرت موسیٰؑ نے یہ عصا جادوگروں کے سامنے ڈالا تھا تو اس کی کیفیت کیا تھی؟

ج: وہ سانپ بلکہ ایک بہت بڑا اژدہا بن گیا تھا اس کے نیچے کا جبڑا زمین پر اور اوپر کا جبڑا فرعون کے محل کے منڈیر پر رکھا تھا اس وقت اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ تھا (حیاۃ الحیوان عربی)
حاشیہ جلالین ص ۱۳۸ پ ۹ پر اسی ہاتھ کے فاصلہ کا ذکر ہے۔

س ☆: حضرت موسیٰؑ کو ان کی والدہ نے دریائے قلزم میں ڈالنے سے قبل کتنے دنوں تک دودھ پلایا اور دریا میں کس دن ڈالا؟

ج: دریائے قلزم میں ڈالنے سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے تین مہینہ تک دودھ پلایا اور جمعہ کے دن دریا میں ڈالا۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۲۶) بعض نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ کو دریائے نیل میں ڈالا گیا تھا نہ کہ قلزم میں (قصص القرآن ج ۱ ص ۳۷۷)

س ☆: حضرت موسیٰؑ جب بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر چلے تو راستہ کیوں بھول گئے تھے؟

ج: اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ جب اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مصر سے ملک شام جانے کا حکم دیا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ تم جاتے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی نعش مبارک کو اپنے ساتھ ملک شام لے جانا' مگر موسیٰ کو یاد نہ رہا اور نعش مبارک ساتھ نہیں لی جس کی وجہ سے راستہ بھول گئے اور

دوسرا قول یہ ہے جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر چلے اور راستہ بھول گئے تو موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کیا بات؟ ہم راستہ کیوں بھول گئے؟ تو بنی اسرائیل کے علماء نے بتلایا کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ہمیں یہ وصیت کی تھی کہ جب تم مصر سے جاؤ تو میری نعش بھی نکال لینا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے تو انہوں نے کہا کہ ایک بڑھیا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰؑ نے اس بڑھیا سے معلوم کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ تو اس نے یوسفؑ کی قبر اس شرط کے ساتھ بتلائی کہ آپ جنت میں مجھ کو اپنے ساتھ رکھیں حضرت موسیٰؑ نے بحکم خداوندی یہ شرط منظور کر لی تب اس بڑھیا نے حضرت یوسفؑ کی نعش کا پتہ دیا (حاشیہ جلالین شریف ص ۳۸۲)

اور تیسرا قول یہ ہے کہ جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو لے کر چلے تو چاند کی روشنی پھیکی پڑنے لگی حتیٰ کہ اندھیرا ہو گیا جس کی وجہ سے راستہ نہ ملا حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کے بڑے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ کیا ہوا ہم تو راستہ بھول گئے تو انہوں نے کہا دراصل وجہ یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اپنی وفات کے قریب ہم کو وصیت کی تھی کہ جب تم مصر سے جانے لگو تو میری نعش کو بھی لے لینا جب تک نعش ساتھ نہیں ہو گی راستہ نہیں ملے گا چنانچہ ایک بڑھیا نے آپ کی قبر اس شرط پر بتلائی کہ جنت میں آپ (موسیٰؑ) کے ساتھ رہوں گی جب یوسفؑ کا جنازہ لے کر چلے تو چاند اس طرح نکل پڑا جس طرح سورج نکل جاتا ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۸۲)

س ☆ : جس عورت نے یوسف علیہ السلام کی قبر بتلائی اس کا نام کیا ہے اور وہ کتنے سال زندہ رہی؟

ج : اس عورت کا نام مریم بنت ناموسیٰ ہے اور یہ سات سو سال زندہ رہی (حاشیہ جلالین ص ۳۵۳)

س ☆ :حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم یوشع بن نون نے حضرت خضرؑ کے پاس جاتے وقت جو مچھلی ساتھ لی تھی اس کی لمبائی چوڑائی کتنی تھی؟

ج : اس مچھلی کی لمبائی ایک ذراع سے زیادہ اور چوڑائی ایک بالشت تھی۔ (حیات الحیوان ا ص ۳۸۳)

س ☆ :اس مچھلی کا حلیہ کیسا تھا؟

ج : اس مچھلی کے ایک آنکھ تھی اور آدھا سر اور دونوں جانب میں کانٹے تھے اس مچھلی کی نسل اب تک باقی ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۳)

س ☆ :حضرت خضر علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے اور ان کو خضر کیوں کہتے ہیں؟

ج : آپ کا اصل نام بلیا (بفتح الباء و سکون اللام) ہے اور خضر لقب اس لیے ہے کہ جہاں آپ بیٹھ جاتے تو زمین سبز ہو جاتی تھی۔ آپ کی کنیت ابو العباس ہے۔

س ☆ :جو بادشاہ کشتی غصب کر لیا کرتا تھا اور اس کی خوف سے حضرت خضر علیہ السلام نے مساکین کی کشتی میں نقص پیدا کر دیا تھا اس بادشاہ کا نام کیا تھا؟

ج : اس کا نام جیسور تھا یہ غسان کا بادشاہ تھا۔ (صاوی ۳ ص ۴۳) اور بعض حضرات نے اس کا نام ھدد بن بدر ذکر کیا ہے (بخاری ۲ ص ۶۸۹) اور بعض نے جلندی بن کرکر ذکر کیا ہے (جلالین ص ۲۵۰ پ ۱۲) اور بعض نے اس کا نام مفواد الجلند بن سعید الازدی بیان کیا ہے اور یہ جزیرہ اندلس میں رہتا تھا (روح المعانی)

س ☆ :اللہ کا فرمان حتی اذا لقیا غلاما فقتلہ میں حضرت خضرؑ نے جس غلام کو قتل کیا تھا اس کا نام کیا ہے؟

ج : امام بخاری نے اس کا نام جیسور ذکر کیا ہے بعض نے حیسور (حاء مہملہ کے ساتھ) اور صاحب روح المعانی نے جنبتور اور صاحب فتوحات الٰہیہ نے شمعون بتایا ہے۔

س ☆ :ارشاد باری فوجد فیها رجلین یقتتلان الی قولہ۔۔۔ فوکزہ موسیٰ فقضی علیہ میں ان جھگڑا کرنے والوں کے نام کیا کیا ہیں؟

ج : ان میں ایک اسرائیلی تھا جس کا نام بعض نے حزقیل (حاشیہ جلالین ص ۳۲۸) اور بعض نے شمعون اور بعض نے سمعا ذکر کیا ہے صاحب تفسیر مظہری اور صاحب فتوحات الٰہیہ نے سمعا کے بجائے سمعان ذکر کیا ہے اور دوسرا قبطی تھا جس کا نام فلیشون تھا (جلالین ص ۳۲۷) اور جمل میں اس کا نام قاب اور روح المعانی میں قانون مذکور ہے۔

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کا نام قرآن پاک میں کتنی جگہ آیا ہے۔

ج : قرآن پاک میں حضرت موسیٰؑ کا نام ایک سو سات مرتبہ ذکر ہوا ہے۔

س ☆ : قرآن میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر کتنی سورتوں میں ہوا ہے۔

ج : قرآن پاک کی چھبیس سورتوں میں موسیٰؑ کا ذکر ہوا ہے۔

س ☆ : موسیٰؑ کے زمانہ کے فرعون کا نام کیا تھا۔

ج : ۱۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کا نام ولید تھا۔ ۲۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کا نام مصعب تھا۔ (۳) بعض نے کہا کہ اس کا نام ریان تھا۔ (۴) بعض نے کہا ہے کہ منفتاح ہے۔ (قصص القرآن ج ۱ ص ۳۶۱)

س ☆ : فرعون کی کنیت کیا تھی؟

ج : اس کی کنیت ابو مرہ ہے۔ (بحوالہ بالا)

س ☆ : فرعون کا دور حکومت کونسا اور کتنا ہے؟

ج : اس کا دور حکومت ۱۲۹۲ ق م سے ۱۲۲۵ ق م تک ہے۔ (بحوالہ بالا)

حضرت سلیمانؑ سے متعلق امور

س ☆ : ارشاد باری ولقد فتنا سلیمن میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا امتحان کس وجہ سے لیا گیا؟

ج : امتحان کی وجہ یہ پیش آئی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے سمندر کے ایک جزیرے کے بادشاہ سے جنگ کی اس جزیرے کو فتح کرکے بادشاہ کی لڑکی سے شادی کر لی اس لڑکی کا باپ (بادشاہ) لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اس کو جب اپنا باپ یاد آتا تھا تو وہ لڑکی روتی تھی' حضرت سلیمانؑ نے اس کے باپ کی شکل کا مجسمہ جنات سے بنوا کر بیوی کو دے دیا تھا۔ چند دنوں تک تو وہ لڑکی اس مجسمہ کو دیکھ کر اپنے دل کو تسلی دیتی رہی پھر اس نے اس مجسمہ کی عبادت شروع کر دی جس کی وجہ سے حضرت سلیمانؑ کو امتحان میں ڈالا گیا مگر محققین حضرات فرماتے ہیں کہ آزمائش کا سبب وہ ہے جو بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ میں آج رات اپنی نوے بیویوں پر اور ایک روایت میں ہے کہ سو بیویوں پر چکر لگاؤں گا یعنی ان سے جماع کروں گا۔ اسی جماع سے ہر ایک بیوی سے ایک لڑکا پیدا ہو گا جو مجاہد فی سبیل اللہ بنے گا۔ ان کے ساتھی نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ کہہ دو مگر انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے صرف ایک بیوی حاملہ ہوئی اور اس سے صرف ایک بچہ پیدا ہوا وہ بھی ناتمام۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو سارے بچے مجاہد فی سبیل اللہ ہوتے۔ (صاوی ص ۳۵۸' ص ۳۵۹ ج ۳)

س ☆ : حضرت سلیمانؑ کی اس مذکورہ بیوی کا نام کیا تھا اس نے مجسمہ کی عبادت کتنے دن کی اور حضرت سلیمانؑ کتنے دن آزمائش میں رہے؟

ج : بیوی کا نام جرادہ تھا چالیس دن اس نے عبادت کی اور چالیس ہی دن

آزمائش رہی۔ (صاوی ص ۳۵۸ ج ۳)

س ☆ : حضرت سلیمانؑ جس عورت کو اپنی انگوٹھی دے کر جایا کرتے تھے یہ کون تھی اور نام کیا تھا؟

ج : حضرت سلیمان کی ام ولد تھی اس کا نام امینہ تھا۔ (صاوی ص ۳۵۸ ج ۳ جلالین ص ۳۸۲ ج ۲)

س ☆ : جس جن نے حضرت سلیمان کی انگوٹھی چرائی تھی اس کا نام کیا تھا اور کتنے دن اس نے حکومت کی۔

ج : اس جن کا نام صخر تھا (بمعنی چٹان) چونکہ یہ بھی بہت بڑے جثہ والا تھا اسی وجہ سے اس کا نام صخر تھا اور یہ سلیمان علیہ السلام کی صورت پر تھا اور اس جن نے چالیس دن تک حکومت کی کیونکہ چالیس دن تک آپ کی بیوی نے اپنے باپ کی تصویر کی عبادت کی تھی جب چالیس دن ہو گئے تو یہ جن کرسی چھوڑ کر بھاگ گیا اور انگوٹھی دریا میں ڈال دی پھر اس انگوٹھی کو مچھلی نے نگل لیا اس کے بعد وہ مچھلی حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ لگ گئی آپ نے جب اس کے پیٹ کو چاک کیا تو یہ انگوٹھی اس کے پیٹ سے نکلی۔ (جلالین ص ۳۸۲)

س ☆ : وہ کون شخص ہے جس نے حضرت سلیمانؑ کو خبر دی تھی کہ آپ کے گھر میں غیراللہ کی پوجا ہو رہی ہے؟

ج : یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر تھے جن کا نام آصف بن برخیا تھا اور یہی وزیر بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے کی مقدار سے پہلے ہی لے آیا تھا۔ (مظہری)

س ☆ : اس جن کا نام کیا ہے جس نے کہا تھا انا اٰتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک کہ میں آپ کی مجلس ختم ہونے سے پہلے ہی تخت بلقیس کو حاضر کر دوں گا۔

ج : حضرت وہب بن منبہ نے اس کا نام کوذا ذکر کیا ہے اور بعض نے صخر جنی

اور بعض نے ذکوان بھی کہا ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۲ ج ۲)

س ☆ : فرش سلیمانی کس چیز کا بنا ہوا تھا؟

ج : فرش سلیمانی سونے اور ریشم کا تیار کردہ تھا یہ ایک بہت لمبا چوڑا فرش بچھایا جاتا تھا اس کے بیچ میں ایک منبر ہوتا تھا جس پر آپ بیٹھتے تھے۔ (جمل)

س ☆ : اہل مجلس چونکہ مختلف ہوتے تھے اس لیے ان کے بیٹھنے کی ترتیب کیا ہوتی تھی؟

ج : فرش کے بیچ میں منبر ہوتا جس کے اردگرد سونے چاندی کی چھ ہزار کرسیاں بچھائی جاتی تھیں' سونے کی کرسیوں پر انبیاء اور چاندی کی کرسیوں پر علماء بیٹھتے پھر عوام الناس پھر جنات' اور پرندے آپ کے سر پر سایہ کرتے تھے پھر ہوا اس تخت کو لے کر وہاں جاتی جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام ہوا کو حکم فرماتے۔ (روح المعانی ص ۱۷۵ پ ۱۹)

س ☆ : ہد ہد سلیمانی کونسا ہے اور ہد ہد یمنی کونسا ہے اور ان کے نام کیا کیا ہیں؟

ج : ہد ہد سلیمانی وہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام السلام کا انجینئر تھا جو لشکر کے آگے رہتا تھا پانی بتلانے کے لیے اس ہد ہد کا نام یعفور تھا (حیاۃ الحیوان ۳۹۴ ص ۲) اور ہد ہد یمنی وہ تھا کہ جب ہد ہد سلیمانی بلقیس کے باغ میں اترا تو وہاں اس کی ملاقات ایک ہد ہد سے ہوئی تھی دونوں نے ایک دوسرے سے حالات معلوم کیے تھے یہ دوسرا ہد ہد ہد ہد یمنی تھا اور اس کا نام عفیر تھا۔ (صافی ص ۱۹۴)

س ☆ : حضرت سلیمان علیہ السلام سے گفتگو کرنے والی چیونٹی کا نام کیا ہے اور اس نے آپ کو کیا ہدیہ پیش کیا تھا؟

ج : اس چیونٹی کے نام مختلف ذکر کیے گئے ہیں۔ طاخیہ' جرمی' علامہ آلوسی یعنی صاحب روح المعانی اور صاحب تفسیر مظہری نے بروایت ضحاک نقل کیا ہے کہ اس چیونٹی کا نام طاخیہ یا جذمی تھا اور بعض نے منذرہ بتایا ہے (جلالین)

اور اس چیونٹی نے آپ کو ایک بیر بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ (جمل)

س ☆ : جب یہ چیونٹی حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ کی شان میں کیا اشعار پڑھے تھے؟

ج : جو اشعار اس نے آپ کی شان میں پڑھے وہ حسب ذیل مذکور ہیں۔

الم ترنا نهدی الی الله ماله ولن كان عنه ذاغنا فهو قابله

لوكان يهدى للجليل بقدره لاقصر عنه البحر يوما و ساحله

وما ذاک من کریم فعاله الا فما فی ملکنا مایشاکله

ولكننا نهدی الی مرتبه فيرضى بها عنلو يشكر فاعله

س ☆ : چیونٹی نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کیا کیا سوالات کئے؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام سے چیونٹی نے معلوم کیا کہ آپ کے ابا جان حضرت داؤدؑ کا نام داؤد کیوں رکھا گیا؟ آپ نے کہا مجھے معلوم نہیں چیونٹی نے جواب دیا کہ (داوی یداوی مداواۃ بمعنی علاج کرنا ہے) آپ کے والد محترم نے اپنے قلب کا علاج کیا ہے' اس کے بعد چیونٹی نے کہا' اچھا آپ کا نام سلیمان کیوں رکھا گیا تو سلیمان علیہ السلام بولے مجھے معلوم نہیں چیونٹی نے کہا کہ سلیمان بمعنی سلیم اور سلامتی والے اور آپ سلیم القلب والصدر ہیں اس وجہ سے آپ کا نام سلیمان رکھا گیا۔ (روح المعانی ص ۱۷۹)

س ☆ : بال صفا پاؤڈر کی ایجاد کس نے کی؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ کے شیاطین نے کی جس کا واقعہ یہ پیش آیا کہ جب حضرت سلیمانؑ نے بلقیس (ملکہ سبا) سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو جنات نے سوچا کہ اگر یہ بلقیس سے شادی کر لیں گے تو بلقیس چونکہ جنیہ کی لڑکی ہے یہ جنات کے رموز و اسرار حضرت سلیمان علیہ السلام کو بتلا دے گی اس طرح حضرت سلیمانؑ ہمارے رازوں سے واقف ہو جایا کریں گے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ شادی ہونے سے پہلے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کے دل میں بلقیس کی طرف سے نفرت پیدا کر دینی چاہئے' تو جنات میں سے بعض نے

حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ بلقیس کی پنڈلیوں پر تو بال ہیں جس پر حضرت سلیمانؑ نے ایک حوض تیار کرایا اور اس کے اندر پانی بھروا کر اوپر شیشہ بچھوا دیا جب بلقیس آئی تو راستہ حوض کے اوپر کو تھا جب بلقیس حوض کے قریب آئی تو سوچا کہ شاید پانی کا حوض ہے' اوپر شیشہ کا فرش اس کو محسوس نہیں ہوا پانی میں داخل ہونے کے ارادے سے اس نے اپنی شلوار اوپر اٹھالی جس سے پنڈلیاں کھل گئیں۔ حضرت سلیمانؑ حوض کی دوسری جانب تشریف فرما تھے تو حضرت سلیمان نے جب بلقیس کی پنڈلیوں کو دیکھا تو ان پر بال نظر آئے الغرض حضرت سلیمانؑ نے شادی تو کرلی مگر پنڈلیوں پر بال زیادہ ہونے کی وجہ سے ناگواری محسوس کرتے رہے جس پر انہوں نے انسانوں سے معلوم کیا کہ بالوں کو اڑا دینے والی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ استرہ ہے' جب بلقیس کو بال صاف کرنے کے لیے استرہ دیا گیا تو اس نے کہا کہ میں نے آج تک اپنے بدن پر لوہا نہیں لگایا پھر حضرت سلیمانؑ نے جنات سے معلوم کیا انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا پھر شیاطین جنات سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی وقت چونے وغیرہ سے بال صفا پاؤڈر تیار کرکے دیا۔ واللہ اعلم۔ (خازن و حیاۃ الحیوان ص ۳۵ ج ۲)

س ★: تخت بلقیس کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی کتنی تھی؟

ج: اس میں تین اقوال ہیں (۱) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بلقیس کا تخت تیس ہاتھ لمبا اور تیس ہاتھ چوڑا اور تیس ہاتھ اونچا تھا۔ (۲) حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ اس کی اونچائی اسی ہاتھ تھی۔ (۳) اور بعض نے کہا کہ لمبائی اسی ہاتھ اور چوڑائی چالیس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ تھی۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۴۴)

س ★: وہ کونسی چیزیں ہیں جن کی ابتداء حضرت سلیمانؑ سے ہوئی؟

ج: سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضرت سلیمانؑ پر نازل ہوئی بروایت ابن عباسؓ (محاضرۃ الاوائل ص ۴۴ بحوالہ بغیتہ الظمان)

سب سے پہلے حمام حضرت سلیمانؑ نے بنوایا۔ (شامی ص ۳۲ ج ۵ زاد المعاد ص ۱۳۷ ج ۲ بحوالہ بغیتہ الظمان)

سب سے پہلے سمندر سے موتی حضرت سلیمان علیہ السلام نے نکلوائے (روح البیان ص ۳۵۳ ج ۳ بحوالہ بغیتہ الظمان)

سب سے پہلے کبوتر حضرت سلیمان علیہ اسلام نے پالا (قصص الانبیاء ص ۲۱۳ بحوالہ بغیتہ الظمان)

سب سے پہلے زنجیل حضرت سلیمانؑ نے بنوایا (محاضرۃ ۲۰۰ بحوالہ بغیتہ الظمان)

سب سے پہلے تانبے کی صنعت حضرت سلیمانؑ نے کی۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۲۰۰ بحوالہ بغیتہ الظمان)

س ☆ : سب سے پہلے تانبے کے چشمے اللہ نے کس کے لیے ظاہر کیے۔

ج : حضرت سلیمانؑ کے لیے۔ (البدایہ والنھایہ ج ۲ ص ۲۸)

س ☆ : تانبے کے چشمے کس مقام پر تھے۔

ج : یمن میں۔

حضرت قتادہؒ کی ایک روایت میں ہے کہ پگھلے ہوئے تانبے کے یہ چشمے یمن میں تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ پر ظاہر کر دیا تھا۔

(البدایہ والنھایہ ص ۲۸ ج ۲)

حضرت ایوبؑ و حضرت یونسؑ سے متعلق امور

س ☆ : حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری کس دن لاحق ہوئی؟

ج : حضرت ایوبؑ بدھ کے دن بیماری میں مبتلا ہوئے۔ (مشکوۃ ص ۳۹۱)

س ☆ : حضرت ایوبؑ اس بیماری میں کتنے دن مبتلا رہے؟

ج : اس میں پانچ اقوال ہیں۔ (۱) حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت ایوب بیماری میں ۱۸ سال رہے۔ (۲) حضرت وہب فرماتے ہیں کہ پورے تین

سال رہے۔ (۳) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ بیماری میں سات سال مبتلا رہے۔ (۴) سات سال سات ماہ تک بیمار رہے (۵) سات دن سات گھنٹے رہے۔ (تفسیر مظہری)

س ☆: حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ نے کس لقب سے نوازا؟

ج: ذوالنون لقب سے نوازا وذا النون اذ ذھب مغاضبا الخ کیونکہ نون کے معنی مچھلی کے ہیں اور ذا ۔ بمعنی والا یعنی مچھلی والا اور یہ لقب مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے دیا گیا۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۳)

س ☆: حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں کتنے دنوں تک رہے؟

ج: اس بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ سات گھنٹے رہے بعض نے کہا کہ تین دن رہے اور بعض نے کہا سات دن اور بعض نے چودہ دن بیان کئے ہیں اور امام سہیلی نے بیان کیا کہ حضرت یونسؑ چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے حضرت امام احمد نے کتاب الزہد میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے امام شعبی کے سامنے کہا کہ حضرت یونسؑ چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے تو امام شعبی نے اس کی تردید کی اور کہا کہ حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں ایک دن سے زیادہ نہیں ٹھہرے اس لیے کہ جب مچھلی نے یونسؑ کو نگلا تو چاشت کا وقت تھا اور جب نکلا تو سورج غروب ہو رہا تھا اور حضرت یونسؑ نے سورج کی روشنی دیکھ کر آیت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھی تھی (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۳)

حضرت زکریاؑ و حضرت مریمؑ سے متعلق امور

س ☆: حضرت زکریا علیہ السلام کی اہلیہ کا نام کیا ہے؟

ج: آپ کی اہلیہ کا نام اشاع بنت فاقود ہے۔ (حاشیہ جلالین۔ صاوی ص ۳۱ ج ۳)

س ☆: حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر قرآن پاک میں کتنی جگہ آیا ہے؟

ج: تیس جگہ آیا ہے۔ (صاوی ص ۳۰ ج ۳)

س ☆: حضرت مریمؑ کے والدین کے نام کیا کیا ہیں؟

ج: والد کا نام عمران اور والدہ کا نام حنہ ہے۔ (صاوی ۳۶ ج ۳)

س ☆: حضرت زکریاؑ کا نام قرآن میں کتنی جگہ آیا ہے۔

ج: حضرت زکریا کا نام قرآن میں اٹھارہ (۱۸) جگہ آیا ہے۔ (قصص القرآن ص ۲۵۰ ج ۲)

س ☆: حضرت زکریاؑ کی عمر حضرت یحییٰؑ کی پیدائش کے وقت کتنی تھی؟

ج: (۱) بعض نے کہا ستتر (۷۷) سال

(۲) بعض نے کہا نوے یا بانوے سال

(۳) بعض نے کہا ایک سو بیس سال تھی۔ (قصص القرآن ص ۲۵۵ ج ۲)

حضرت یحییٰؑ و حضرت عیسیٰؑ سے متعلق چیزیں

س ☆: وہ کونسے انبیاء ہیں جن کو اللہ نے بچپن میں ہی نبوت سے سرفراز فرمایا؟

ج: دو ہیں۔ حضرت یحییٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت یحییٰؑ کے متعلق ارشادباری تعالیٰ ہے یا یحیٰی خذا الکتاب بقوۃ واتیناہ الحکم صبیا " اور حضرت عیسیٰؑ کے متعلق خود ان کا قول اللہ نے نقل کیا ہے۔ قال انی عبداللہ اتانی الکتب وجعلنی نبیا " (صاوی ۲۳ ج ۳)

س ☆: حضرت یحییٰؑ کا نام یحییٰ کیوں رکھا گیا؟

ج: اس میں دو قول ہیں۔ (۱) ان کی والدہ ماجدہ عقیمہ یعنی بانجھ ہو چکی تھیں۔ ان کے ذریعہ رحم مادر کو حیات ملی۔ (۲) اس وجہ سے کہ ان کے ذریعہ اللہ نے قلوب کو زندہ کر دیا تھا۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۵۳)

س ☆: جس وقت حضرت عیسیٰؑ کو اللہ نے آسمان پر اٹھایا اس وقت ان کی عمر کتنی تھی؟

ج : اس میں دو قول ہیں-

(۱) ۱۳۱ سال کے تھے- (۲) ایک سو بیس سال کے تھے- (حاشیہ جلالین ص ۵۴)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ پھر دنیا میں کب تشریف لائیں گے- کس چیز کے ذریعہ زمین پر اتریں گے اور کہاں اتریں گے؟

ج : حضرت عیسیٰ قیامت کے قریب آئیں گے- دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اور دو رنگین چادر اوڑھے ہوئے دمشق کی جامع مسجد کے منارۂ بیضاء پر اتریں گے جو مشرق کی جانب میں ہے- (حاشیہ جلالین ص ۵۴ پارہ نمبر ۳' ترمذی مترجم بہشتی زیور)

س ☆ : آسمان سے اترنے کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے اولاد بھی ہو گی یا نہیں؟

ج : حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ دنیا میں آئیں گے اور وہ نکاح کریں گے جس سے ان کے اولاد بھی ہو گی- (مشکوۃ حاشیہ جلالین ص ۵۴' پ ۳)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ دنیا میں آنے کے بعد کتنے سال تک زندہ رہیں گے اور ان کا مدفن کہاں ہو گا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰؑ دنیا میں آئیں گے اور پینتالیس سال زندہ رہیں گے پھر مر جائیں گے اور میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے تو قیامت کے دن میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے-[۱] یہ حدیث علامہ ابن الجوزی نے عقائد نسفی میں بھی ذکر کی ہے- (مشکوۃ ص ۴۸۰ ج ۲' حاشیہ جلالین ص ۵۴)

---

[۱] حضرت عیسیٰ کی قبر آنحضرت صلی اللہ کی قبر کے اتنی متصل ہو گی کہ ایسا محسوس ہو گا کہ ایک ہی قبر ہے- (حاشیہ مشکوۃ ص ۴۸۰ ج ۲)

س ☆ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو دسترخوان نازل ہوا تھا اس میں کیا کیا چیزیں تھیں؟

ج : اس دسترخوان میں مختلف چیزیں تھیں۔ (ا) بھنی ہوئی مچھلی تھی اس کے سر کے پاس نمک رکھا ہوا تھا اور دم کے پاس سرکہ تھا اور طرح طرح کی سبزیاں تھیں اور پانچ چپاتیاں تھیں جن میں سے ایک پر گھی دوسری پر زیتون کا تیل تیسری پر شہد چوتھی پر پنیر پانچویں پر قدید یعنی قیمہ شدہ گوشت تھا۔ (حاشیہ جلالین ج ۱ ص ۱۱۱ پ ۷)

س ☆ : اس دسترخوان میں جو کھانا تھا یہ جنت کا کھانا تھا یا دنیا کا؟

ج : اس میں نہ تو جنت کا کھانا تھا اور نہ دنیا کا بلکہ اللہ نے ان دونوں کے علاوہ اپنی قدرت سے مستقل تیار کرکے بھیجا تھا۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۱۱)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کس مقام پر ہوئی؟

ج : وادی بیت لحم میں ہوئی جیسا کہ ابن عباسؓ سے منقول ہے اور یہی قول مشہور ہے۔ (جمل ص ۵۷ ج ۳)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں جن لوگوں کو خنزیر بنایا گیا ان کی تعداد کتنی ہے اور وہ کتنے دن تک زندہ رہے؟

ج : ان کی تعداد تین سو تیس تھی اور وہ تین دن تک زندہ رہے اور بعض نے کہا کہ سات دن تک، اور بعض نے کہا کہ چار دن کے بعد مرگئے تھے۔ (حاشیہ جلالین ج ۱ ص ۱۱۱ پ ۷)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ بطن مادر میں کتنے دنوں زندہ رہے؟

ج : بعض نے کہا کہ آٹھ ماہ بعض نے چھ ماہ بعض نے تین گھنٹے بعض نے ایک گھنٹہ کہا اور بعض نے کہا آٹھ ماہ رہے آخری قول زیادہ قوی ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۵۵ ج ۲)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ کے بعد کونسا بادشاہ حکومت کرے گا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ دنیا میں آنے کے

بعد جب انتقال کر جائیں گے تو جہجاہ بادشاہ حکومت کرے گا۔

س ☆ : امام مہدی کتنے سال زندہ رہیں گے؟

ج : بعض نے کہا کہ ۹ سال دنیا میں زندہ رہیں گے اور بعض نے کہا کہ چالیس سال' تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہو گا کہ جس میں دن بہت لمبا ہو گا اس حساب سے آج کل کے چالیس سال اور اس وقت کے ۹ سال ہو جائیں گے اور ترمذی کے ج ۲ ص ۴ پر پانچ یا سات یا چھ سال کا تذکرہ ہے۔

س ☆ : حضرت عیسیٰ کا ذکر کتنی سورتوں میں آتا ہے؟

ج : قرآن مجید کی تیرہ سورتوں میں ذکر ہے۔

س ☆ : قرآن میں حضرت عیسیٰ کا نام کتنی مرتبہ آیا ہے۔

ج : حضرت عیسیٰ کا ذکر چھبیس جگہ آیا ہے۔

س ☆ : حضرت عیسیٰ کا لقب اور کنیت کیا ہے اور ان کا ذکر قرآن میں کتنی جگہ ہوا ہے۔

ج : حضرت عیسیٰ کے دو لقب ہیں۔ (۱) مسیح جو گیارہ جگہ اور عبداللہ ایک جگہ اور کنیت ابن مریم جو تیئس جگہ استعمال ہوا ہے۔ (قصص القرآن ص ۱۷ ج ۴)

مطلق انبیاءؑ سے متعلق چیزیں

س ☆ : دنیا میں کل انبیاء کتنے تشریف لائے؟

ج : حضرت ابوذرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعداد انبیاء کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار (شرح عقائد ص ۱۴۱' مشکوۃ ص ۵۱۱ ج ۲)

س ☆ : دنیا میں رسول کتنے تشریف لائے؟

ج : رسولوں کی تعداد کے متعلق حضرت ابوذرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو فرمایا کہ دنیا میں کل تین سو تیرہ رسول تشریف لائے۔ (حاشیہ

(شرح عقائد ص ۱۰۱)

س ☆ : پورے قرآن میں کتنے انبیاء کا تذکرہ ہے؟

ج : قرآن میں اللہ نے کل پچیس انبیاء کا ذکر فرمایا ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۹۲)

س ☆ : دو رسولوں کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ ہے اور کونسا رسول کس کے بعد آیا؟

ج : ایک رسول سے دوسرے رسول تک (اکثر و بیشتر) ایک ہزار سال کا فاصلہ ہوتا تھا۔ اور کبھی اس مقدار سے کم و بیش فاصلہ بھی ہوتا تھا۔
چنانچہ سب سے پہلے ہزارے میں حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے۔
دوسرے ہزارے میں حضرت ادریسؑ آئے۔
تیسرے ہزارے میں حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے۔
چوتھے ہزارے میں حضرت ابراہیمؑ اور پانچویں ہزارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے اور چھٹے ہزارے میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور ساتویں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آٹھویں ہزارے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (حیاۃ الحیوان، عجائب المخلوقات ص ۱۴ ج ۲)

س ☆ : اولوالعزم انبیاء کرام کتنے ہیں؟

ج : پانچ ہیں، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (حیاۃ الحیوان ص ۷۹)

س ☆ : کن کن نبیوں نے اللہ سے بلاواسطہ گفتگو کی اور کہاں کہاں کی؟

ج : وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو شب معراج میں اور حضرت موسیٰؑ نے طور سینا پر (صاوی ص ۴۲ ج ۳)

س ☆ : وہ کون کون سے نبی ہیں جن کے لیے مکڑی نے جالا تنا اور کس جگہ

تاتا؟

ج : ایک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے لیے غار ثور پر مکڑی نے جالا تن دیا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے ارادہ سے مکہ سے نکل چکے تھے اور کفار مکہ آپ کے قتل کے درپے تھے تو اس غار ثور میں آکر آپ نے تین دن قیام کیا تھا آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی حضرت صدیق اکبرؓ بھی تھے کفار آپ کی تلاش میں نکلے غار کے دروازہ پر دیکھا کہ مکڑی نے جالا تن رکھا ہے وہ لوگ یہ سوچ کر واپس ہو گئے کہ اگر غار کے اندر کوئی شخص گیا ہوتا تو دروازے پر جالا تنا ہوا نہ ہوتا اور دوسرے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں جب ان کو طالوت نے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو داؤد علیہ السلام ایک غار میں جا چھپے تھے۔ جب اس دشمن یعنی طالوت کو معلوم ہوا تو غار پر تلاش کرنے گیا تو مکڑی نے جالا تن دیا تھا جس کی وجہ سے تلاش میں ناکام رہا۔ (حیاۃ ۲ ص ۹۲ مع زیادۃ)

س ☆ : وہ کونسے انبیاء ہیں جنہوں نے مزدوری کی؟

ج : دو ہیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام جنہوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی مزدوری کی (دس سال تک ان کی بکریاں چرائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے حضرت خدیجہؓ کی مزدوری کی (خاضرۃ الاوائل ص ۳۳۰ بحوالہ بغیتہ الظمان)

س ☆ : کتنے انبیاء ایسے ہیں جو زندہ ہیں؟

ج : چار انبیاء ہیں۔ آسمان پر جو زندہ ہیں وہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ادریسؑ ہیں اور زمین پر حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ ہیں۔ (صاوی ۳ ص ۲۱' حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۷)

س ☆ : پیدائشی ختنہ والے انبیاء کرام کتنے ہیں؟

ج : کعب احبار نے روایت کیا کہ وہ انبیاء تیرہ ہیں۔ آدمؑ شیثؑ' ادریسؑ' نوحؑ' سامؑ' لوطؑ' یوسفؑ' موسیٰؑ' شعیبؑ' سلمانؑ' یحییٰؑ' عیسیٰؑ' محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور محمد بن حبیب ہاشمی نے چودہ نقل کئے ہیں، آدم، شیث، نوح، ہود، صالح، لوط، شعیب، یوسف، موسیٰ، سلیمان، زکریا، عیسیٰ، حنظلہ بن ابی صفوان، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۹)

س ☆ : آسمان پر زندہ اٹھائے جانے والے انبیاء کتنے ہیں؟

ج : دو ہیں۔ حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسیٰؑ (صاوی)

حالت شیرخواری میں بات کرنے والے بچے

س ☆ : کتنے بچے ایسے ہیں جنہوں نے حالت رضاعت یعنی دودھ پینے کی حالت میں بات کی؟

ج : چار بچے ہیں۔ (۱) صاحب جریج یعنی وہ بچہ جس نے حضرت جریج کی عفت کی شہادت دی اور ان کی برات پیش کی جس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک عورت کے یہاں زناکاری سے بچہ پیدا ہوا جس کو اس نے حضرت جریج کی طرف منسوب کر دیا حضرت جریج نے بچہ کی طرف اشارہ کیا تو اس نے گواہی دی کہ میرا باپ تو فلاں چرواہا ہے، دوسرا وہ بچہ جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت کی گواہی دے کر زلیخا سے ان کی برات کی (۳) فرعون کی لڑکی کی خادمہ کا بچہ جس نے فرعون کی لڑکی کو کفر سے ڈرایا۔ (۴) حضرت عیسیٰؑ (حیاۃ الحیوان ا ص ۸۰)

ملائکہؑ سے متعلق امور

س ☆ : فرشتوں نے کس کس کو غسل دیا؟

ج : دو حضرات کو غسل دیا حضرت آدم علیہ السلام کو، حضرت حنظلہ بن ابی عامر الثقفی کو۔ (ہدایہ جلد اول باب الشہید ا ص ۱۴۳)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ سب سے پہلے کس نے کیا نیز سجدہ کس

ترتیب پر کیا گیا؟

ج : سب سے پہلے جبرئیلؑ نے کیا پھر میکائیل نے پھر اسرافیل نے پھر عزرائیل نے پھر تمام فرشتوں نے' ترتیب یاد رکھنے کے لیے لفظ "جماع" یاد رکھیں۔
(بغیتہ الظمان ص ۱۴ بحوالہ کتاب الحیوان ۲ ص ۳۸۳)

س ☆ : حضرت اسمٰعیل کونسے فرشتے ہیں کہاں رہتے ہیں؟

ج : یہ ایک بڑے فرشتے ہیں جو آسمان دنیا پر رہتے ہیں شب قدر میں اعمال کا نسخہ ان کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ (روح المعانی ج ۲ ص ۱۱۳)

س ☆ : حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا نام کیا ہے؟

ج : حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا نام حیزوم ہے۔ (کشاف ۳ ص ۸۳)

س ☆ : داروغہ جنت اور داروغہ جہنم کے نام کیا کیا ہیں؟

ج : جنت کے داروغہ کا نام رضوان ہے۔ (غیاث اللغات فارسی ص ۲۲۱) اور جہنم کے داروغہ کا نام مالک ہے۔ کما قال تعالٰی ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک الخ

س ☆ : کونسا فرشتہ لوگوں کو میدان حشر کی طرف بلائے گا؟

ج : حضرت اسرافیل علیہ السلام بلائیں گے۔ (صاوی ۳ ص ۶۵)

س ☆ : حضرت اسرافیلؑ محشر کی طرف کس چیز کے ذریعہ بلائیں گے؟

ج : حضرت اسرافیلؑ اپنے منہ میں صور کو رکھیں گے جب اس میں پھونک ماریں گے تو ایک آواز نکلے گی جس کو سن کر مردہ زندہ ہو جائیں گے اور قبروں سے نکل پڑیں گے۔ (صاوی ۳ ص ۶۵)

س ☆ : حضرت اسرافیل علیہ السلام کس جگہ کھڑے ہو کر آواز دیں گے اور کیا کہہ کر آواز دیں گے؟

ج : بیت المقدس کی چٹان پر کھڑے ہو کر آواز دیں گے اور یہ کہیں گے۔
ایتھا العظام البالیتہ والاوصال المنقطعتہ واللحوم والمتمزقتہ ان اللہ یامرکن ان تجتمعن لفصل القضاء

فیقولون لبیک

(ترجمہ) اے بوسیدہ ہڈیو' اور الگ الگ ہوئے جوڑو' اور بکھرے ہوئے گوشتو۔ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دے رہا ہے کہ تم فیصلے کے لیے جمع ہو جاؤ تو وہ لبیک کہیں گے اور بعض نے کہا کہ ندا دینے والے تو جبرئیل ہوں گے اور صور میں پھونک مارنے والے اسرافیلؑ ہوں گے (صاوی ۳ ص ۶۵)

س ☆: صور کیا چیز ہے؟

ج: صور نور کا بنا ہوا ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت میں ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا ماالصور صور کیا چیز ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرن ینفخ فیہ ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی' امام بخاری نے حضرت مجاہد سے نقل کیا ہے کہ صور بوق کی طرح ہے۔ بوق کے معنی نرسنگھا' (روح المعانی ۲۰ ص ۳۰)

س ☆: زمین والوں کی طرح آسمان والوں (فرشتوں) کا بھی قبلہ ہے یا نہیں؟

ج: جس طرح زمین والوں کا قبلہ کعبہ ہے اسی طرح آسمان والوں کا قبلہ عرش ہے۔ (عجائب المخلوقات و غرائب الموجودات ص ۴۱)

س ☆: سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کس نے کیا؟

ج: فرشتوں نے کیا۔ (تاریخ کامل بحوالہ بغیتہ الظمان)

س ☆: وہ چیزیں جن کی ابتداء ملائکہ سے ہوئی کون کون سے ہیں؟

ج: (۱) سب سے پہلے آسمان میں اذان حضرت جبرئیلؑ نے پڑھی (محاضرۃ الاوائل بحوالہ بغیتہ الظمان) (۲) سب سے پہلے سبحان اللہ حضرت جبرئیلؑ نے کہا (روح البیان)۹ بحوالہ بغیتہ الظمان) (۳) سب سے پہلے سبحن ربی الاعلیٰ حضرت اسرافیلؑ نے کہا۔ (محاضرۃ بحوالہ بغیتہ الظمان)

س ☆: سب سے بڑا فرشتہ کونسا ہے اور اس کا نام کیا ہے؟

ج : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا فرشتہ روح ہے (فرشتوں کے عجیب حالات علامہ سیوطیؒ ص ۱۱۰) اور اگر وہ اپنا منہ کھولے تو سب فرشتوں سے بھی بڑا ہو جائے۔ (بحوالہ بالا)

س ☆ : فرشتوں اور روح کی تعداد کتنی ہے؟

ج : حضرت سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ انسان ایک جزو ہیں اور فرشتے نو جزو ہیں پھر فرشتے ایک جزو ہیں اور روح نو جزو ہیں۔ (فرشتوں کے عجیب حالات ص ۱۲۱)

صحابہ سے متعلق باتیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

س ☆ : وہ کونسے صحابی ہیں جنہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں امامت کرائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مقتدی بنے؟

ج : وہ صحابی حضرت ابوبکرؓ ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الوفات شروع ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے باجازت حضور صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرائی۔ (نشر الطیب)

س ☆ : حضرت ابوبکرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کتنی نمازیں پڑھائیں؟

ج : حضرت ابوبکرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سترہ نمازیں پڑھائیں۔ (نشر الطیب)

س ☆ : وہ کون سے صحابی ہیں جن کو اللہ نے اپنا سلام کہلوایا؟

ج : وہ حضرت ابوبکرؓ ہیں، جب کہ حضرت ابوبکرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ ان کے بدن پر کرتہ کی جگہ ایک پھٹا ہوا کمبل پڑا ہوا تھا جس میں بٹنوں کی جگہ کانٹے لگا رکھے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابوبکر کا کیا حال

ہو گیا کہ مالداری کے باوجود فقیرانہ لباس میں بیٹھے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر اپنا تمام مال مجھ پر اور میرے راستہ پر خرچ کرکے مفلس ہو گئے ہیں۔ حضرت جبریلؑ نے عرض کیا کہ خدائے تعالیٰ نے ابوبکر کو سلام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ اے ابوبکر تو اس فقر کی حالت میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ صدیق اکبر نے جب یہ سنا تو کیفیت وجد طاری ہو گئی اور مستانہ حالت میں باآواز بلند بار بار یہ کہنے لگے انا عن ربی راض انا عن ربی راض یعنی میں تو اپنے رب سے راضی ہوں۔ (تفسیر عزیزی ص ۲۰۵ پارہ عم سورہ الیل)

س ☆: حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق کس وجہ سے پڑا؟

ج: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے تشریف لائے اور اپنی پھوپھی ام ہانی سے قصہ شب معراج بیان کیا تو ام ہانی نے لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے منع کیا' الغرض جب لوگوں کے سامنے یہ واقعہ آیا تو کفار نے انکار کیا مگر حضرت ابوبکرؓ کو جب معلوم ہوا تو فوراً تصدیق کی اور کہا کہ اگر یہ بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں تو یہ صحیح ہے۔ اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق رکھا (حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۷)

س ☆: حضرت ابوبکر صدیقؓ کا زمانہ خلافت کتنے سال رہا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کا زمانہ سوا دو سال کا ہے۔ (تاریخ اسلام) (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو سال تین ماہ آٹھ دن رہی' (حیاۃ الحیوان ا ص ۱۷)

س ☆: وہ چیزیں جن کی ابتداء حضرت ابوبکرؓ سے ہوئی کون کون سی ہیں؟

ج: امت محمدیہ میں سب سے پہلے خلیفہ کا لقب حضرت ابوبکرؓ کو عطا کیا گیا (تاریخ الخلفاء بحوالہ بغیتہ الظمان) (۲) صحابہ میں سے سب سے پہلے اور سب سے بڑے مفتی حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ (محاضرۃ ص ۹۴ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۳۴) (۳) اسلام میں سب سے پہلے حج حضرت ابوبکرؓ نے کیا۔ (تاریخ

الخلفاء ص ۵۹ بحوالہ بغیتہ الظمان)

س ☆ : حضرت صدیق اکبرؓ کا اصل نام کیا ہے؟

ج : صدیق اکبرؓ کا اصل نام عبداللہ ہے۔ (حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۷)

س ☆ : حضرت ابوبکرؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج : حضرت ابوبکرؓ کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی (تاریخ اسلام ص ۱۸۰ ج ۱)

س ☆ : حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں اسلامی پرچم کتنے رقبے پر لہرایا گیا۔

ج : حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں اسلامی حکومت گیارہ لاکھ مربع میل تک پھیل گئی تھی۔ (اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت ص ۳۳۴)

حضرت عمر فاروقؓ سے متعلق امور

س ☆ : فاروق کس کا لقب ہے اور کیوں؟

ج : ایک یہودی اور منافق کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ منافق نے وہ فیصلہ نہ مانا اور یہودی کو کہا کہ عمر کے پاس چلو وہ فیصلہ کریں گے۔ آخرکار دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے معاملہ ان کے سامنے رکھا' یہودی نے حضرت عمرؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی بتلا دیا اور کہا کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو نہیں مانا۔ حضرت عمرؓ اندر گھر میں گئے۔ تلوار اٹھا کر لائے اور منافق کی گردن قلم کر دی اور کہا کہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو نہیں مانتا اس کا ہمارے ہاں یہی انجام ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا لقب فاروق رکھا کیونکہ آپ کے اس فعل سے حق و باطل میں فرق ہو گیا۔ (تفسیر خازن ا ص ۳۹۷)

س ☆ : حضرت عمرؓ نے کتنے سال خلافت کی؟

ج : حضرت عمر نے ساڑھے دس برس خلافت کی (تاریخ اسلام) (۲) بعض نے کہا ہے کہ حضرت عمر کی خلافت دس سال چھ ماہ اور پانچ رات یا تیرہ ایام رہی۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۵)

س ☆ : وہ چیزیں جن کی ابتداء حضرت عمر سے ہوئی کون کون سی ہیں؟

ج : (۱) نماز میں سب سے پہلے روز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضرت عمرؓ نے پڑھی۔

(۲) سب سے پہلے امیرالمومنین کے لقب سے حضرت عمرؓ کو یاد کیا گیا (تاریخ اسلام)

(۳) حضرت عمرؓ نے زمانہ نبوی میں اول مرتبہ خدا کی عبادت کا علانیہ اعلان کیا۔

(۴) سب سے پہلی شراب پینے پر سزا کا حکم جاری کرنے والے حضرت عمرؓ ہیں۔

(۵) اسلام میں سنہ ہجری جاری کرنے والے حضرت عمرؓ ہیں۔ (بغیتہ الظمان)

(۶) سب سے پہلے گھوڑوں کی زکوۃ وصول کرنے والے حضرت عمر ہیں۔ (بغیتہ الظمان)

(۷) سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے صدقہ کے روپیہ کو اسلام میں خرچ کرنے سے روکا۔ (بغیہ الظمان ص ۱۳۴)

(۸) سب سے پہلے حضرت عمر نے عشر (دسواں حصہ) لیا۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۳۵)

(۹) اسلام میں سب سے پہلے قاضی حضرت عمرؓ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۳۴)

(۱۰) سب سے پہلے جس نے قاضی کا وظیفہ بیت المال سے جاری کیا وہ حضرت عمرؓ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۳۴)

(۱۱) اسلام میں سب سے پہلے قاضی حضرت عمرؓ نے مقرر کئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۹۷ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۳۴)

(۱۲) سب سے پہلے مسجد میں فرش بچھانے کا انتظام حضرت عمرؓ نے کیا۔ (بغیتہ لظمان)

(۱۳) اسلام میں سب سے پہلے شہروں کو آباد کرنے والے حضرت عمرؓ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۹۰)

(۱۴) اسلام میں سب سے پہلے شہروں کے قاضی حضرت عمرؓ نے منتخب کئے۔ (تاریخ الخلفاء بحوالہ بغیتہ الظمان)

(۱۵) سب سے پہلے رات میں رعیت کی پاسبانی حضرت عمرؓ نے کی۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۹۱)

(۱۶) سب سے پہلے درہ ں ایجاد اور کوڑے کی سزا حضرت عمر نے دی۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۹۱)

(۱۷) سب سے پہلے دفاتر حضرت عمرؓ نے قائم کرائے۔ (کامل ۲ ص ۳۵ کتاب الحیوان ۱ ص ۹۴' بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۹۱)

(۱۸) سب سے پہلے میدانوں کی پیمائش حضرت عمر نے کرائی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۸ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۹۱)

(۱۹) سب سے پہلے لوگوں کو جنازہ کی نماز میں چار تکبیروں پر حضرت عمرؓ نے جمع کیا۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۲۰)

س ☆ : حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج : حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائیں۔ (تاریخ اسلام ج ۱ ص ۱۹۱)

حضرت عثمان غنیؓ سے متعلق باتیں

س ☆ : ذوالنورین کس کا لقب ہے اور یہ لقب کس وجہ سے پڑا؟

ج : یہ حضرت عثمانؓ کا لقب ہے اس لیے کہ ان کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں آئیں۔ (حاشیہ بغیتہ الظمان ص ۱۴۱)

س ☆ : زمانہ نبوی میں جمعہ کے لیے ایک اذان ہوتی تھی پھر اذان ثانی کا آغاز کس کے زمانہ سے ہوا اور کیوں ہوا؟

ج : حضرت عثمان غنیؓ نے جمعہ کی اذان ثانی کا آغاز اس وجہ سے کرایا کہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اعتبار سے زیادہ ہو گئے تھے اور ان میں سستی پیدا ہو گئی تھی' جمعہ کی اہمیت کی وجہ سے حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے اجتہاد اور صحابہ کرام کے اتفاق سے اذان ثانی کا آغاز کرایا۔ (بخاری ص ۱۲۴)

س ☆ : وہ چیزیں جن کی ابتداء حضرت عثمانؓ سے ہوئیں کون کون سی ہیں؟

ج : (۱) سب سے پہلے مسجد میں پردے لٹکوانے والے حضرت عثمانؓ ہیں۔ (مراۃ الحرمین ص ۲۳۵ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۴۲)

(۲) حضرت عثمان نے سب سے پہلے موذنوں کی تنخواہ مقرر کی (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۷ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۶۱)

س ☆ : حضرت عثمانؓ کی خلافت کتنے سال تک رہی؟

ج اس میں تین اقوال ہیں۔ ۱۔ حضرت عثمان کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال رہی۔

۲۔ حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ گیارہ سال گیارہ ماہ بارہ دن ہے۔

۳۔ بارہ سال ہے۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۸)

س ☆ : حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے والا کون شخص ہے؟

ج : کنانہ بن بشیر نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا۔ (تاریخ اسلام ص ۳۱۴)

س ☆ : حضرت عثمانؓ کی نماز جنازہ کس صحابی نے پڑھائی؟

ج : حضرت جبیر بن مطعمؓ نے پڑھائی۔ (حیاۃ الحیوان ج ۱ ص ۷۸)

س ☆ : حضرت عثمانؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج : عثمانؓ کی نماز جنازہ حضرت زبیرؓ بن عوام یا جبیرؓ بن مطعم نے پڑھائی۔

(تاریخ اسلام ص ۲۵۸ ج ۱)

س ☆: حضرت عثمانؓ نے کتنے رقبے پر اسلامی پرچم لہرایا۔

ج: حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں اسلامی حکومت چوالیس لاکھ مربع میل تک پھیل گئی تھی۔ (اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت ص ۳۲۴)

حضرت علی مرتضیٰؓ سے متعلق امور

س ☆: ابو تراب کس کی کنیت ہے اور یہ کنیت کس نے رکھی؟

ج: یہ حضرت علیؓ کی کنیت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرت علی ایک مرتبہ مسجد نبوی میں نیچے زمین پر ہی لیٹ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے۔ حضرت علیؓ کو معلوم کیا تو فاطمہؓ نے جواب دیا کہ وہ تو آج ناراض ہو کر چلے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لے گئے دیکھا کہ حضرت علیؓ مٹی پر ہی لیٹے ہوئے ہیں اور پشت پر بہت مٹی لگی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ان کی پشت پر ہاتھ مارا اور مٹی جھاڑتے ہوئے کہنے لگے قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب یعنی اے مٹی والے اٹھ اے مٹی والے اٹھ' اسی وقت سے ابو تراب آپ کی کنیت ہو گئی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۷۸ ج ۱)

س ☆: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارادۂ ہجرت مکہ سے نکلے تو حضرت علیؓ کو گھر پر کیوں چھوڑا؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو گھر پر اس لیے چھوڑا تھا تاکہ جن لوگوں کی امانتیں ان کے پاس تھیں پہنچیں۔ حضرت علیؓ ان کو ادا کر کے آ جائیں۔ (حیاۃ الحیوان ص ۷۹ ج ۱)

س ☆: حضرت علیؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے ایام بعد ہجرت کے ارادہ سے نکلے؟

ج: تین دن کے بعد حضرت علیؓ بھی نکل گئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ جا کر مل گئے تھے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۹۷ ج ۱)

س ☆ : حضرت علیؓ کی خلافت کتنے سال تک رہی؟

ج : حضرت علیؓ کی خلافت چار سال نو ماہ اور ایک دن رہی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۸۲ ج ۲)

س ☆ : حضرت علیؓ کو شہید کرنے والا کون شخص ہے؟

ج : حضرت علیؓ کو ابن ملجم نے شہید کیا تھا۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۸۴)

س ☆ : حضرت علیؓ کو کہاں شہید کیا گیا؟

ج : حضرت علیؓ نے جب منصب خلافت سنبھالا تو چار مہینہ تک مدینہ میں رہے اس کے بعد آپ کوفہ میں چلے گئے تھے۔ وہیں آپ کی شہادت ہوئی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۸۴)

س ☆ : وہ چیزیں جن کی ابتداء حضرت علیؓ سے ہوئی کون کونسی ہیں؟

ج : (۱) سب سے پہلے خلیفہ جن کے والدین ہاشمی ہیں۔ حضرت علیؓ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۴۴)

(۲) سب سے پہلے جیل خانہ حضرت علیؓ نے بنوایا۔ (بغیتہ الظمان ص ۴۴)

(۳) سب سے پہلے شہر یمن کا قاضی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بنا کر بھیجا۔ (بغیتہ الظمان ص ۳۴)

س ☆ : حضرت علیؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج : حضرت علیؓ کی نماز جنازہ حضرت حسنؓ نے پڑھائی۔ (تاریخ اسلام ص ۳۱۵ ج ۱)

س ☆ : حضرت علیؓ نے کتنے رقبے پر خلافت اسلامی کے نظام کو چلایا۔

ج : حضرت علیؓ ۲۵ لاکھ مربع میل پر خلیفہ رہے۔

س ☆ : حضرت حسنؓ نے کتنے رقبے پر خلافت اسلامی کے نظام کو چلایا۔

ج : حضرت حسنؓ ۲۵ لاکھ مربع میل پر خلیفہ رہے۔

(اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت ص ۳۴۵)

مختلف صحابہ سے متعلق امور

س ☆ : وہ چیزیں جن کی ابتداء حضرت امیر معاویہؓ سے ہوئی کون کونسی ہیں؟

ج : (ا) سب سے پہلے اذان کے لیے مینارہ حضرت امیر معاویہ نے بنوایا۔ (بغیتہ لظمان ص ۱۱۴)

(۲) سب سے پہلے حج تمتع سے منع امیر معاویہؓ نے کیا۔ (بغینہ الظمان ص ۱۳۰)

(۳) سب سے پہلے سوار ہو کر رمی جمرات کرنے والے حضرت معاویہ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۳۰)

س ☆ : اسلام میں سب سے پہلے اذان پڑھنے والے کون ہیں؟

ج : حضرت بلال حبشیؓ ہیں (محاضرۃ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۱۳)

س ☆ : سب سے پہلے کعبہ پر غلاف کس نے چڑھایا؟

ج : سب سے پہلے کعبہ پر غلاف اسعد حمیری نے چڑھیا اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسعد حمیری کو گالی مت دو اس لیے کہ اس نے سب سے پہلے کعبہ پر غلاف ڈالا ہے۔ (بدایہ ص ۱۶۵ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۴۷)

س ☆ : مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ روشن کرنے والے کون سے صحابی ہیں؟

ج : مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ روشن کرنے والے حضرت تمیم داری ہیں۔ (ابن ماجہ شریف ص ۵۶)

س ☆ : وہ کون سے صحابی ہیں جن کی صورت میں حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے؟

ج : وہ صحابی حضرت دحیہ کلبیؓ ہیں۔ (نشر الطیب اسماء رجال مشکوۃ ص ۵۹۴)

س ☆ :وہ کون سے صحابی ہیں جنہوں نے حضرت جبریلؑ کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا؟

ج : وہ صحابی حضرت حمزہؓ ہیں۔ (نشر الطیب ص ۱۷۳)

س ☆ :اسلام میں سب سے پہلے شراب پینے پر سزا کس کو دی گئی؟

ج : اسلام میں سب سے پہلے شراب پینے پر سزا وحشی بن حرب پر جاری ہوئی۔ (بغیتہ الظمان ص ۲۲۲)

س ☆ :اسلام کے سب سے پہلے مبلغ کون ہیں؟

ج : حضرت مصعب بن عمیر سب سے پہلے مبلغ اسلام کہلائے۔ (رسالہ الرائد عربی ص ۱۲ جمادی الاخری ۱۴۱۱ھ)

س ☆ :اسلام میں قریش کے سامنے سب سے پہلے زور سے قرآن پڑھنے والے کون ہیں؟

ج : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ (رسالہ الرائد عربی ص ۱۲ جمادی الاخری ۱۴۱۱ھ)

س ☆ :وہ کون سے صحابی ہیں جن کا انتقال سب سے بعد میں ہوا؟

ج : وہ صحابی عامر بن واصلہ ہیں جن کی وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی' (مشکوۃ و نسائی) اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ صحابی جن کا انتقال سب کے بعد میں ہوا حضرت انسؓ ہیں جن کی وفات ۹۱ھ یا ۹۲ھ یا ۹۳ھ میں ہوئی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۴۲ ج ۱)

اصحاب کہف سے متعلق امور

س ☆ :اصحاب کہف کے نام کیا کیا ہیں؟

ج : ان کے نام حضرت ابن عباسؓ سے صحیح روایت میں اس طرح منقول ہیں۔ یملیخا' مکسلمینا' مرطوس' ثیبونس' دردونس' کفا شیطیطوس' منطنو اسیس (روح المعانی ۱۵ ص ۲۴۶)

س ☆ : اصحاب کہف کے ناموں کے کیا کیا فوائد ہیں؟

ج : حضرت ابن عباسؓ سے اصحاب کہف کے ناموں کے بہت سے فوائد منقول ہیں۔ ا۔ اگر کہیں آگ لگ جائے تو ان ناموں کو ایک پرچہ پر لکھ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جائے گی۔ ۲۔ اگر کوئی بچہ زیادہ روتا ہو تو ان ناموں کو لکھ کر اس کے سر کے نیچے رکھ دو رونا بند ہو جائے گا۔ ۳۔ کھیتی کی حفاظت کے لیے ان ناموں کا تعویذ کھیتی کے درمیان ایک لکڑی گاڑ کر ان کو اس میں لٹکا دیا جائے۔ اگر کسی کو تیسرے دن کا بخار (تپ) آتا ہو تو ان کو لکھ کر بازو پر باندھ لے تو بخار دور ہو جائے گا۔ ۵۔ اگر کسی حاکم کے پاس (مقدمہ وغیرہ کے سلسلہ میں) جانا ہو تو ان ناموں کا تعویذ داہنی ران میں باندھ کر جائے تو انشاء اللہ حاکم کا دل نرم ہو جائے گا۔ ۶۔ اگر عورت کے بچہ پیدا ہونے میں پریشانی ہو رہی ہو تو ان ناموں کو لکھ کر بائیں ران میں باندھ دینے سے بچہ باآسانی پیدا ہو جائے گا۔ ۷۔ مال و سواری کی حفاظت کے لیے ۸۔ دریائی سفر میں غرق سے بچنے کے لیے ۹۔ دشمن سے محفوظ رہنے کے لیے ان ناموں کو اپنے پاس رکھنا مفید ہے۔ ۱۰۔ اگر کسی کا لڑکا بھاگ گیا ہو تو ان ناموں کو لکھ کر دھاگے میں باندھ کر درخت پر لٹکا دیا جائے انشاء اللہ لڑکا تیسرے دن واپس ہو جائے گا۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۴۳)

س ☆ : اصحاب کہف کس نبی کے زمانہ میں ہوئے اور کس نبی کی شریعت پر عمل پیرا تھے۔

ج : اصحاب کہف ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور حضرت عیسیٰؑ کے بعد ہوئے اور حضرت عیسیٰؑ کی شریعت پر عمل کرتے تھے۔ (صاوی ۳ ص ۵)

س ☆ : اصحاب کہف کے شہر کا نام کیا ہے اور وہ کس ملک میں واقع ہے؟

ج : ان کے شہر کا نام زمانہ جاہلیت میں افسوس اور اہل عرب اس کو طرطوس کہتے تھے اور یہ روم کے شہروں میں سے ایک شہر تھا۔ (صاوی ۵ ج ۳)

س ☆ : اصحاب کہف کے بادشاہ کا نام کیا ہے اور جس غار میں وہ جا کر چھپے تھے اس کا نام کیا ہے؟

ج : بادشاہ کا نام دقیانوس ہے (حاشیہ بخاری ج ۲ ص ۶۸۷) اور غار کا نام بعض نے بنجلوس اور بعض نے ۔ نجلوس بتایا ہے (صاوی ۵ ج ۳)

س ☆ : اصحاب کہف کا واقعہ کس سن میں پیش آیا اور یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے کتنے سال قبل کا ہے۔

ج : یہ واقعہ ۲۳۹ء میں پیش آیا جس میں تین سو برس وہ سوتے رہے۔ بیداری ۵۳۹ء میں ہوئی اور شمسی حساب سے آپؐ کی ولادت تخمیناً" ۵۷۰ء میں ہوئی ہے لہٰذا اصحاب کہف کی بیداری آپ کی ولادت سے اکیس برس قبل ہوئی اور ہجرت کے بعد اس واقعہ کو اندازا" بہتر سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ (حاشیہ تفسیر حقانی ج ۵ ص ۱۷)

القاب و اسماء

س ☆ : صفی اللہ اور خلیفۃ اللہ کس کا لقب ہے؟

ج : یہ دونوں لقب حضرت آدمؑ کے ہیں۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۱۲ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۸۷)

س ☆ : ذوالذبیحین کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے (تاریخ اسلام ص)

س ☆ : ہرمس الہرامس ۔ بمعنی حکیم الحکماء کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضرت ادریس علیہ السلام کا لقب ہے۔ (محاضرۃ ص ۱۳۶ بحوالہ بغیتہ ص ۱۸۷)

س ☆ : خلیل اللہ کس کا لقب ہے؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

س ☆ : ذبیح اللہ کس کا لقب ہے؟

ج: حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔
(بغیتہ ص ۱۸)

س ☆ : کلیم اللہ کس کا لقب ہے؟

ج: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۸۷)

س ☆ : مسیح اللہ کس کا لقب ہے؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے؟ (حوالہ بالا)

س ☆ : ملک الملوک العادلہ کس کا لقب ہے؟

ج: یہ حضرت ذوالقرنین کا لقب ہے۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۸۷)

س ☆ : ذوالہجرتین کس نبی کا لقب ہے اور کیوں؟

ج: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے اس لیے کہ ابراہیمؑ نے دو ہجرتیں کی ہیں۔ ا۔ عراق سے کوفہ کی طرف ۲۔ کوفہ سے ملک شام کی طرف (تفسیر کشاف ۳ ص ۴۵۱ پ ۲۱)

س ☆ : روح الامین کس کا لقب ہے؟

ج: یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا لقب ہے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے نزل به الروح الامین پارہ نمبر ۱۹

س ☆ : هلاذم اللذات کس کا لقب ہے؟

ج: یہ حضرت عزرائیل یعنی ملک الموت کا لقب ہے (غیاث اللغات ص ۵۳۷)

س ☆ : صاحب الزمان کس کا لقب ہے؟

ج: یہ حضرت امام مہدی کا لقب ہے۔ (غیاث اللغات ص ۵۳۷ عند الرو افض المبتدعین)

س ☆ : خاتم المہاجرین کس کا لقب ہے؟

ج: حضرت عباسؓ کا لقب ہے اس لیے کہ انہوں نے سب سے بعد میں ہجرت کی۔

س ☆: امین ھذہ الا منہ کس کا لقب ہے؟

ج: امین ھذہ الا منہ (اس امت کے امین) حضرت ابوعبید بن الجراح کا لقب ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۰۸)

س ☆: غسیل ملا ئکہ کس صحابی کا لقب ہے؟

ج: حضرت حنظلہؓ کا لقب ہے اس لیے کہ حضرت حنظلہؓ جب شہید ہو گئے تو ان کو ملا ئکہ نے غسل دیا تھا۔ (ہدایہ اول باب الشہید)

س ☆: حضرت حنظلہؓ کو ملا ئکہ نے غسل کیوں دیا؟

ج: ان کو ملا ئکہ نے غسل اس وجہ سے دیا کہ یہ حالت جنابت میں تھے۔ شہید مطلق کو چونکہ غسل نہیں دیا جاتا البتہ اگر شہید جنبی ہو تو اس کو غسل دیا جاتا ہے مگر حضرت حنظلہؓ کے جنبی ہونے کا علم صحابہ کو نہ تھا اس لیے ان کو فرشتوں نے غسل دیا۔ (ترمذی ہدایہ جلد اول باب الشہید ص ۱۴۳)

س ☆: سیف اللہ کس کا لقب ہے؟ اور یہ لقب کس نے رکھا اور کیوں؟

ج: سیف اللہ (اللہ کی تلوار) حضرت خالد بن الولیدؓ کا لقب ہے۔ (ترمذی ابواب المناقب ۲ ص ۲۲۴) جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا جب کہ حضرت خالد بن ولید جنگ موتہ میں دشمنوں کے سامنے تلوار لے کر ڈٹ گئے تھے۔ اس واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا لقب سیف اللہ رکھ دیا۔ (حاشیہ بخاری ۱ ص ۶۷) (تاریخ اسلام ص ۲۱۱)

س ☆: صاحب السر یعنی راز دار رسول کونسے صحابی ہیں؟

ج: رازدار رسول حضرت حذیفہ بن الیمانؓ ہیں۔ (حیاۃ الحیوان ص ۲۸۵)

س ☆: جبر الامتہ کس صحابہ کا لقب ہے؟

ج: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا لقب ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ)

س ☆: ناجیہ کس صحابی کا لقب ہے کس نے رکھا اور کیوں؟

ج: یہ حضرت ذکوان کا لقب ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت رکھا جب کہ ان کو قریش سے نجات ملی۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۰)

س ☆ : ذوالشہادتین کس کا لقب ہے یہ لقب کس نے دیا اور کیوں دیا؟

ج : یہ لقب حضرت خزیمہؓ کا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی (سواد بن الحرث المحاربی) سے ایک گھوڑا (جس کا نام المرتجز تھا) خریدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو گھر پیسے لینے گئے۔ اتنے میں دوسرے لوگوں نے دام لگا دیئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے واپس آئے تو یہ دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خریدنے کا انکار کرنے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تو نے تو یہ گھوڑا مجھ کو بیچ دیا تھا میں نے خرید لیا تھا تو اس دیہاتی نے کہا کہ آپ کے پاس اس بات پر گواہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کو واقعہ بتلایا تو حضرت خزیمہ نے گواہی دی بعد میں حضرت خزیمہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے خزیمہ تو تو وہاں موجود نہیں تھا۔ پھر تو نے کیسے گواہی دے دی؟ حضرت خزیمہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھ کو یقین ہے کہ آپ جھوٹا معاملہ نہیں کر سکتے اس وجہ سے میں نے گواہی دی اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا۔ یا خزیمتہ انک ذوالشھادتین یعنی اے خزیمہؓ تمہاری اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر ہے۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۱۵۵)

س ☆ : ذوالیدین کس کا لقب ہے؟ اور ان کا یہ لقب کیوں پڑا؟

ج : یہ لقب حضرت خرباقؓ کا ہے یا تو یہ کنایہ ہے سخاوت سے یا حقیقتہ ان کے ہاتھ لمبے تھے قالہ السہیلی۔ وقال الطیبی ذوالیدین کا اصل نام عمیر ہے۔ لقب خرباق ہے اور کنیت ابو محمد ہے۔

س ☆ : مطعم الطیر کس کا لقب ہے اور کیوں؟

ج : مطعم الطیر (پرندوں کو کھلا ہونے والا) حضرت عبدالمطلبؓ کا لقب ہے اس لیے کہ حضرت عبدالمطلب مہمان نواز تھے ان کے دسترخوان پر جو کھانا بچ جاتا اس کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈال دیتے تھے۔ جس کو پرندے کھا لیا کرتے تھے۔

اس واسطے مطعم الطیران کا لقب ہو گیا۔ (روضۃ الصفاء)

س ☆ : ذوالجناحین کس صحابی کا لقب ہے۔ یہ لقب کس نے رکھا اور کیوں رکھا؟

ج : یہ جعفر طیارؓ کا لقب ہے ان کا یہ لقب ذوالجناحین دو بازو والا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا جس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت جعفر بن ابی طالبؓ غزوہ موتہ میں لڑنے لگے تو دشمن نے ان کے دونوں بازو کاٹ دیئے پھر بھی لڑتے رہے آخرکار شہید ہو گئے ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر کو جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے ان کے دو بازوؤں کی جگہ دو پر لگا دیئے تھے جن سے وہ ملا تک کے ساتھ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور حضرت جعفر کو ذوالہجرتین بھی کہا جاتا ہے۔ (حاشیہ بخاری ۲ ص ۶۱۱)

س ☆ : سفینہ کس صحابی کا لقب ہے یہ لقب کس نے رکھا اور کس وجہ سے؟

ج : ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ میں تشریف لے جا رہے تھے، ایک صحابی تھک گئے تھے۔ سامان کا بوجھ ہونے کی وجہ سے اور بھی زیادہ تھکن محسوس ہو رہی تھی۔ حضرت سفینہ نے اس ساتھی کا سامان اپنے اوپر لاد لیا اس وقت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ لقب دیا کہ تو سفینہ (کشتی) ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۵۹۷)

س ☆ : حضرت سفینہ کا اصل نام کیا ہے؟

ج : ان کے نام میں چار قول ہیں۔ ۱۔ رومان ۲۔ طہان ۳۔ مہران ۴۔ عمیر (حیاۃ الحیوان ۱ ص ۵)

س ☆ : حضرت ہاشم یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا کا اصل نام کیا ہے اور ہاشم نام کیوں پڑا؟

ج : حضرت ہاشم کا اصل نام عمرو العلاء ہے (علاء بوجہ علوشان کہتے ہیں) اور ہاشم نام اس وجہ سے پڑا کہ ایک مرتبہ عرب میں قحط پڑا حتیٰ کہ بھوکے مرنے

لگے۔ جناب ہاشم سے ان کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ اپنا ذاتی مال و دولت لے کر ملک شام گئے اور وہاں سے آٹے اور روٹیوں کا بہت سا ذخیرہ خرید کر اونٹوں پر لاد کر لائے۔ مکہ آکر بہت سے اونٹوں کو ذبح کرکے گوشت کا شوربہ بنایا۔ پھر شوربہ میں روٹی چور کر ثرید بنا کر لوگوں کو کھلایا تمام لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ اس وقت سے یہ ہاشم کے لقب سے پکارے جانے لگے کیونکہ ہشم کے معنی توڑنے کے ہیں انہوں نے بھی روٹی توڑ کر سالن میں بھگو کر لوگوں کو کھلائی تھی۔ اس وجہ سے ہاشم (توڑنے والا) کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (حبیب السیر)

س ☆ : حضرت ہاشم کے بیٹے عبدالمطلب (یعنی آپؐ کے دادا) کا اصل نام کیا ہے اور عبدالمطلب نام کس وجہ سے ہوا؟

ج : حضرت عبدالمطلب کا اصل نام شیبتہ الحمد ہے اس لیے کہ جب یہ پیدا ہوئے تو ان کے سر کے بال سفید تھے۔ اس وجہ سے شیبتہ الحمد کے نام سے موسوم ہوئے اور یہ ترکیبی نام اس لیے رکھا گیا تاکہ لوگ ان کے کرم و اخلاق کی تعریف کریں کیونکہ شیبتہ کے معنی بوڑھا اور حمد کے معنی تعریف کے ہیں اور عبدالمطلب نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ایک دن مدینہ میں بچوں کے ساتھ نشانہ لگا کر کھیل رہے تھے۔ اتفاق سے ایک راہ گیر آرام کرنے کی غرض سے وہاں آکر بیٹھ گیا۔ ان بچوں میں سے ایک بچہ کا تیر نشانہ پر جا لگا۔ اس راہگیر نے اس بچہ کو شاباش دے کر کہا بیٹا تیرا نام کیا ہے' بچہ نے جوابدیا۔ میرا نام شیبتہ الحمد ہے۔ راہگیر نے کہا تیرا باپ کون ہے تو بچہ نے کہا ہاشم بن عبدمناف' یہ راہگیر مکہ کا رہنے والا تھا مکہ آکر بچہ کا واقعہ ہاشم کے بھائی مطلب کو سنایا مطلب فوراً اونٹنی پر سوار ہو کر شیبتہ الحمد کو مدینہ سے لے کر جب مکہ میں واپس آئے تو لوگوں نے کہا ھذا عبدالمطلب یعنی یہ لڑکا مطلب کا غلام ہے۔ مطلب نے کہا نہیں بلکہ یہ تو میرا بھتیجا ہے مگر لوگوں نے مطلب کے جواب کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس بچہ کو عبدالمطلب کہنا

شروع کر دیا۔ جس سے عبدالمطلب نام سے مشہور ہوئے۔ (حبیب السراص ۲۰)

عہد نبوی کے مفتیان کرام و موذنین وغیرہم

س ☆ : وہ حضرات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے کون کون سے ہیں؟

ج : وہ صحابہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ چودہ ہیں' حضرت ابوبکرؓ' حضرت عمر فاروقؓ' حضرت عثمان غنیؓ' حضرت علی مرتضیٰؓ' حضرت عبدالرحمٰن بمعوفؓ' حضرت ابی بن کعبؓ' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ' حضرت معاذ بن جبلؓ' حضرت عمار بن یاسرؓ' حضرت حذیفہ بن الیمانؓ' حضرت زید بن ثابتؓ' حضرت سلمان فارسیؓ' حضرت ابوالدرداءؓ' حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ' (حیاۃ الحیوان ا ص ۸۰)

س ☆ : وہ کون حضرات ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لکھنے والے تھے؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن صحابہ سے وحی خداوندی لکھوائی وہ نو ہیں۔ جن میں سب سے پہلے حضرت ابی بن کعبؓ سے لکھوائی اور اکثر آخر تک حضرت زید بن ثابت الانصاری سے اور معاویہ بن ابی سفیان سے لکھوائی اور دوسرے چھ حضرات یہ ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق' حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ' حضرت علیؓ' حضرت حنظلہ بن ربیع الاسدی' خالد بن عاصؓ (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۹)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دینے والے کتنے تھے اور کہاں کہاں دیتے تھے؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موذنین چار تھے' حضرت بلالؓ' حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ یہ دونوں مدینہ میں اذان دیتے تھے۔ حضرت سعد

القرظ قبا میں اذان دیتے تھے' حضرت ابو محذورہؓ مکہ میں اذان دیتے تھے۔ (نشر الطیب ص ۱۵۵)

س ☆ : وہ صحابہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظین رہے کون کون ہیں اور کس کس وقت رہے؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ جن صحابہ نے دیا وہ پانچ ہیں۔ سعد بن معاذؓ' سعد بن ابی وقاصؓ' عباد بن بشرؓ' ابو ایوب انصاری' محمد بن مسلمہؓ (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۹) اور حضرت تھانویؒ نے نشر الطیب میں چار گنائے ہیں۔

حضرت سعد بن معاذؓ نے یوم بدر میں پہرہ دیا' محمد بن مسلمہؓ نے یوم احد میں اور حضرت زبیرؓ نے یوم خندق میں اور عباد بن بشر نے بھی کبھی کبھی پہرہ دیا۔ مگر جب آیت شریفہ واللّٰہ یعصمک من الناس الایۃ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرہ موقوف کر دیا تھا۔ (نشر الطیب ص ۱۹۵)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام (گھر کا خاص خاص کام کرنے والے) کون کون تھے؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا خاص خاص کام کرنے والے نو صحابہ تھے۔ حضرت انسؓ گھر کے اکثر کام انہیں سے متعلق تھے' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جوتے اور مسواک کی خدمت ان کے سپرد تھی' حضرت عقبہ بن ابی عامر الجہنیؓ سفر میں خچر کے ساتھ رہتے تھے' حضرت اسلع بن شریک یہ اونٹنی کے ساتھ رہتے تھے' حضرت بلالؓ آمد و خرچ ان کی تحویل میں رہتا تھا' حضرت سعدؓ' حضرت ابوذر غفاری و ایمن بن عبید ان سے متعلق وضو و استنجے کی خدمت تھی۔ (نشر الطیب ص ۱۹۵)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ واجب القتل مجرموں کی گردن مارتے تھے وہ کون ہیں۔

ج : یہ چھ حضرات تھے۔ ۱۔ حضرت علیؓ ۲۔ حضرت زبیر بن عوامؓ ۳۔ حضرت مقداد بن عمروؓ ۴۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ ۵۔ حضرت عاصمؓ ۶۔

۶۔ حضرت ضحاک بن سفیانؓ (نشر الطیب ص ۱۹۶)

حضرات مجددین کرامؒ

س ☆ : مجددین کب سے شروع ہوئے اور دو مجددوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوتا ہے نیز ہر دور کے مجددین کون کون سے حضرات ہیں؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت ملنے کے وقت سے ہر سو سال پر مجدد آتا ہے۔ چنانچہ

پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیز تابعیؒ ہیں۔

دوسری صدی کے مجدد حضرت امام محمد بن ادریس شافعیؒ ہیں۔

تیسری صدی کے مجدد حضرت ابوالعباس احمد بن شریحؒ ہیں۔

چوتھی صدی کے مجدد حضرت ابوبکر بن الخطیب باقلانیؒ ہیں۔

پانچویں صدی کے مجدد حضرت حجۃ الاسلام ابو حامد غزالیؒ ہیں۔

چھٹی صدی کے مجدد صاحب تفسیر کبیر امام ابوعبداللہؒ الرازیؒ و حضرت امام رافعی ہیں۔

ساتویں صدی کے مجدد حضرت امام ابن دقیق العیدؒ ہیں۔

آٹھویں صدی کے مجدد حضرت امام بلقینی و حافظ زین الدینؒ ہیں۔

نویں صدی کے مجدد حضرت امام جلال الدین السیوطیؒ ہیں۔

دسویں صدی کے مجدد حضرت امام شمس الدین بن شہاب الدین و حضرت محدث علی قاریؒ ہیں۔

گیارہویں صدی کے مجدد حضرت مجدد الف ثانیؒ و امام ابراہیم بن حسن کردیؒ ہیں۔

بارہویں صدی کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ و شیخ صالح بن محمد بن نوح الفلانی و سید مرتضیٰ حسینی ہیں۔

تیرہویں صدی کے مجدد سید احمد شہید بریلوی و حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی

ہیں۔

چودہویں صدی کے مجدد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ و حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ہیں۔

(حیاۃ الحیوان عجائب المخلوقات و غرائب الموجودات ۲ ص ۹۴، عون المعبود شرح ابوداؤد ا ص ۱۸۱)

حضرات ائمہ کرام سے متعلق امور

س ☆: شیخین کس فن میں کس کا لقب ہے؟

ج: صحابہ میں اگر شیخین بولا جائے تو حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ مراد لیتے ہیں۔

اگر علم فقہ میں بولا جائے تو امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ مراد ہوتے ہیں۔

اگر علم حدیث میں بولا جائے تو امام بخاریؒ و امام مسلمؒ مراد ہوتے ہیں۔

اگر علم فلسفہ میں بولا جائے تو ابونصر فارابی اور شیخ بو علی سینا مراد ہوتے ہیں۔ (۔بذی ص ۲۲)

اگر علم منطق میں بولا جائے تو بھی یہی دونوں مراد ہوتے ہیں۔ (مرقات ص ۴)

س ☆: امام اعظم، امام شافعی، امام ابویوسف کے اصل نام کیا کیا ہیں؟

ج: حضرت امام اعظم کا اصل نام نعمان بن ثابت ہے۔ ابوحنیفہ کنیت اور اعظم لقب ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ شریف ص ۶۲۴)

امام شافعی کا اصل نام محمد بن ادریس ہے۔ (اسماءرجال مشکوۃ ص ۶۲۵) امام ابویوسف کا اصل نام محمد یعقوب اور کنیت ابویوسف ہے۔

س ☆: امام الحرمین سے مراد کون ہیں؟

ج: کتب درسیہ میں جو امام الحرمین کا ذکر آتا ہے۔ یہ دو شخص ہیں ایک حنفی مسلک دوسرے شافعی المسلک۔ حنفی کا نام ابوالمظفر یوسف قاضی جرجانی ہے اور شافعی کا نام عبدالملک بن عبداللہ الجوینی ہے۔ کنیت ابوالمعالی ہے۔ (قرۃ

العیون و حاشیہ نبراس ص ۳۱)

س ☆ : مذہب اہل سنت والجماعت کا بانی کون ہے؟

ج : ابوالحسن اشعریؒ کو مذہب اہل سنت والجماعت کا بانی شمار کیا جاتا ہے۔ (شرح عقائد ص ۶)

س ☆ : فرقہ معتزلہ کا بانی کون ہے؟

ج : واصل بن عطاء فرقہ معتزلہ کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔ (شرح عقائد ص ۵)

س ☆ : وہ کون سے محدث ہیں جن سے دو عجیب کام ایسے ہوئے جو آج تک کسی سے نہ ہوئے؟

ج : وہ ہشام کلبی ہیں جو خود فرماتے ہیں کہ مجھ سے دو کام ایسے ہوئے جو کسی سے نہ ہوئے ایک یہ کہ میں نے صرف تین دن میں قرآن کریم حفظ کیا۔ (ملفوظات فقیہ الامت ۲ ص ۵۵) دوسرا کام یہ کہ داڑھی ایک مشت سے زائد کاٹنے کے بجائے جڑ سے کٹ گئی۔ (شامی ۵ ص ۲۶۱)

س ☆ : ابن خلکان کا اصل نام اور ان کو خلکان کہنے کی وجہ کیا ہے؟

ج : اصل نام شمس الدین ہے ان کا نام ابن خلکان اس وجہ سے پڑا کہ دراصل ان کا تکیہ کلام کان تھا بات بات میں کان کہتے تھے جب ان سے چھوڑنے کو کہا کہ خل کان یعنی کان کہنا چھوڑ دو یہ اتنا مشہور ہوا کہ ان کا نام پڑ گیا۔ (ملفوظات فقیہ الامتہ ص ۳۹)

مرنے کے بعد بات کرنے والے حضرات

س ☆ : وہ کون کون ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد بات کی ہے؟

ج : چار ہیں۔ ۱۔ زکریاؑ کے بیٹے یحییٰؑ ہیں جب لوگوں نے ان کو ذبح کر ڈالا ۲۔ حبیب نجار ہیں جب لوگوں نے ان کو قتل کر دیا تو انہوں نے کہا یا لیت قومی یعلمون (اے کاش میری قوم مجھ کو جان لیتی) ۳۔ حضرت جعفر طیارؓ ہیں جنہوں نے کہا تھا ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل

اللہ امواتا" بل احیاء عند ربھم یرزقون ہے۔ حضرت علیؓ کے لڑکے حضرت حسنؓ تھے انہوں نے کہا تھا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (حیوۃ الحیوان ص ۸۰)

شیطان سے متعلق باتیں

س ☆: شیخ نجدی کس کا لقب ہے؟

ج: یہ شیطان کا لقب ہے (کریم اللغات فارسی ص ۱۰۱)

س ☆: ساتویں آسمانوں پر شیطان کے نام کیا کیا ہیں؟

ج: علامہ سمرقندی نے کشف البیان میں کعب احبار کی روایت سے نقل کیا ہے کہ شیطان کو آسمان دنیا(پہلے آسمان) پر عابد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ دوسرے آسمان پر اس کا نام زاہد تیسرے پر عارف چوتھے پر ولی پانچویں پر تقی چھٹے پر خازن ساتویں پر عزازیل اور لوح محفوظ میں اس کا نام ابلیس لکھا ہوا ہے۔ (جمل ا ص ۴۱)

س ☆: شیطان جنت کا خزانچی کتنے سال رہا؟

ج: حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ شیطان جنت کا خزانچی چالیس سال رہا۔ (صاوی ا ص ۲۲)

س ☆: شیطان نے عرش کا طواف کتنے سال تک کیا؟

ج: چودہ ہزار سال تک کیا۔ (تفسیر صاوی ا ص ۲۲)

س ☆: فرشتوں کا استاذ کون تھا اور کتنے دن تک رہا۔

ج: شیطان تھا جس کو معلم الملا ئکہ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا جو ملا ئکہ کے ساتھ اسی ہزار سال تک رہا جس میں بیس ہزار سال تک ملا ئکہ کو وعظ و نصیحت کرتا رہا اور تیس ہزار سال تک ملا ئکہ کروبیین (عرش کو اٹھانے والے فرشتوں) کا سردار رہا اور ایک ہزار سال تک ملا ئکہ روحانیین کا سردار رہا (جمل ۲ ص ۱)

س ☆ : شیطان کے اولاد کس طرح ہوتی ہے؟

ج : حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اللہ نے ابلیس کی داہنی ران میں ذکر اور بائیں ران میں فرج بنائی ہے۔ شیطان دونوں رانوں کو ملا کر جماع کرتا ہے اور ہر دن دس انڈے دیتا ہے اور ہر انڈے سے ستر شیطان اور ستر شیطانہ پیدا ہوتے ہیں اور وہ (بچوں کی طرح) چوں چوں کر کے اڑ جاتے ہیں۔ (صاوی ۳ ص ۲۴' پارہ نمبر۱۴ و نمبر۱۷)

س ☆ : شیطان کی اولاد کتنی ہے اور ان کے کیا کیا نام اور کیا کیا کام ہیں؟

ج : شیطان کی مکمل اولاد تو معلوم نہیں کتنی ہے البتہ بعض اولاد کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد میں سے دو شیطان تو لاقس اور ولہان نام کے ہیں ان دونوں کا کام یہ ہے کہ یہ طہارت اور نماز میں وسوسہ ڈالتے ہیں تیسرا شیطان مرۃ ہے جس کے ساتھ شیطان کی کنیت ابو مرۃ ہے۔ چوتھا زلنبور ہے اس کا کام یہ ہے کہ یہ لوگوں کے لیے بازاروں کو مزین کرتا اور سنوارتا ہے جھوٹی قسمیں کھلواتا ہے اور سامان کی جھوٹی تعریف کراتا ہے پانچواں شیطان بتر ہے اس کا کام یہ ہے کہ یہ بوقت مصیبت لوگوں کو آہ و زاری' منہ پر طمانچے مارنے اور گریبانوں کو پھاڑنے پر برا نگیختہ کرتا ہے چھٹا شیطان اعور ہے اس کا کام یہ ہے کہ یہ لوگوں کو زناکاری پر ابھارتا ہے حتیٰ کہ لوگوں کی شہوتوں کو بھڑکانے کے لیے مردوں کے ذکر اور عورتوں کی فرج میں پھونک مار کر ان میں خواہش پیدا کرتا ہے' چھٹا مطروس ہے۔ یہ لوگوں سے جھوٹی خبریں (جس کے سر پیر نہ ہوں) اڑواتا ہے' ساتواں داسم ہے اس کا کام یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سلام کئے بغیر داخل ہوتا ہے تو یہ بھی اس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے اور اس کو غصہ دلاتا ہے تاکہ گھر والوں سے لڑائی ہو۔ (صاوی ۳ ص ۱۷)

دجال سے متعلق امور

س ☆ : دجال دنیا میں کتنے دنوں تک زندہ رہے گا؟

ج : دجال چالیس دن زمین پر ٹھہرے گا مگر ان چالیس دنوں میں تین دن تو ایسے ہوں گے کہ ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہو گا اور باقی دن دیگر سب دنوں کے برابر ہوں گے۔ (ترمذی ۲ ص ۴۸ ابواب الفتن باب فی فتنۃ الدجال)

س ☆ : وہ جگہیں کون کون سی ہیں جہاں دجال داخل نہ ہو سکے گا اور کیوں؟

ج : وہ دو جگہیں ہیں۔ ا۔ مکہ ۲۔ مدینہ ان میں داخل نہ ہو سکے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں شہروں کی فرشتوں کے ذریعہ حفاظت کرائیں گے جب دجال مکہ یا مدینہ کی طرف کو بڑھے گا تو فرشتے اس کا چہرہ دوسری طرف موڑ دیں گے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۸)

س ☆ : دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کیا لکھا ہو گا؟

ج : اس بارے میں تین روایتیں ملتی ہیں۔ ا۔ دجال کی پیشانی پر کافر لکھا ہو گا۔ (ترمذی ۲ ص ۴۷ و مشکوۃ ۲ ص ۴۶۵) ۲۔ دجال کی پیشانی پر ک، ف، ر لکھا ہو گا۔ (مشکوۃ شریف ۲ ص ۴۶۵) ۳۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان الکاف، الفاء الراء لکھا ہو گا۔ (ذکرہ الشیخ فی اللمعات حاشیہ مشکوۃ ۲ ص ۴۶۵ حاشیہ ترمذی ۲ ص ۴۷)

عورتوں سے متعلق امور

س ☆ : وہ کام جن کی ابتداء عورتوں سے ہوئی کون کونسے ہیں؟

ج : (ا) سب سے پہلے اون کا تکر سوت حضرت حوا نے تیار کیا۔ (بغیتہ الظمان ص ۲۰۴)

(۲) سب سے پہلے سینے کا کام عورتوں میں سے حضرت سارہ نے کیا۔ (بغیتہ

الظمان ص ۲۰۴)

(۳) سب سے پہلے پٹکا حضرت ہاجرہ نے باندھا جب کہ وہ حاملہ ہو گئی تھیں۔

(۴) سب سے پہلے ایمان لانے والی عورت حضرت خدیجہ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۳۴)

(۵) سب سے پہلے کان حضرت ہاجرہ کے بندھے چھیدے گئے۔ (بغیہ)

(۶) عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ کی ختنہ ہوئی۔ (بغیتہ الظمان)

(۷) عورتوں میں سب سے پہلے حد قذف حمنہ بنت جحش کو لگائی گئی۔ (تاریخ اسلام)

(۸) عورتوں میں سب سے پہلے مشرک کو قتل کرنے والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۷۷)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتوں کو غسل دینے والی کون تھی؟

ج : زمانہ نبوی میں حضرت ام عطیہ عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں جن کا لقب غسالہ (بہت زیادہ غسل دینے والی) پڑ گیا تھا اصل نام نسیبہ تھا۔ (بخاری ص ۱۶۸)

س ☆ : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا زاد بہن ام ہانی بنت ابی طالب کا اصل نام کیا تھا؟

ج : حضرت ام ہانی کا اصل نام فاختہ ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۳)

س ☆ : ذوالنطاقتین کس صحابیہ کا لقب ہے۔ اور یہ لقب ان کا کیوں پڑا؟

ج : یہ حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ کا لقب ہے جس کا ایک خاص واقعہ ہے۔ زمانہ ہجرت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ بارادۂ ہجرت مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو تین دن دشمنوں کے خوف سے غار ثور میں قیام فرمایا ان تین ایام میں حضرت اسماء حضور صلی

اللہ علیہ وسلم اور اپنے باپ حضرت ابوبکرؓ کے لیے کھانے کے واسطے ستو لایا
کرتی تھیں جس دن چلنے لگے تو حضرت اسماء گھر سے ستو کا تھیلا لائیں مگر اس
کے لٹکانے کا تسمہ گھر بھول آئیں جب یہ تھیلا اونٹ کے کجاوہ سے لٹکانا چاہا تو
کوئی تسمہ یا ڈوری (جس سے باندھا جا سکے) اس وقت موجود نہ تھی۔ حضرت
اسماء نے فوراً اپنا نطاق (کمر سے باندھنے کی ڈوری یا کمربند) نکال کر آدھا کمر
سے باندھا اور آدھا ستو کے تھیلا کو باندھ دیا۔ اس بروقت دیا مخل تدبیر کو دیکھ
کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور آپ نے اسماء کو
ذوالنطاقتین کہا یعنی دو نطاقوں والی چنانچہ اس کے بعد سے اسماء کو
ذوالنطاقتین کے لقب سے پکارا جانے لگا (تاریخ اسلام ص ۱۳۶ واسماء رجال
مشکوۃ)

س ☆ : اسلام میں خلع و ظہار سب سے پہلے کن کن عورتوں کے ساتھ کیا
گیا؟

ج : سب سے پہلے خلع ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی سے ہوا اور ظہار
اوس بن الصامت نے اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ سے کیا۔ (غنیۃ الطمان)

س ☆ : بطن مادر میں بچہ کے اندر روح کتنے دنوں میں ڈال دی جاتی ہے؟

ج : ماں کے پیٹ میں بچہ کے اندر روح چار مہینہ میں ڈال دی جاتی ہے۔
(صاوی ۳ ص ۹۳)

دنیا کی عمر

س ☆ : دنیا کی مقدار و عمر کتنی ہے؟

ج : دنیا کی عمر مختلف اعتبار سے شمار کی گئی ہے بعض نے تو آسمانوں کے بروج
بننے کے بعد سے شمار کی اس لیے انہوں نے کہا کہ دنیا کی عمر بارہ ہزار سال
ہے۔

(۲) بعض نے ستاروں کے بننے کے بعد کا اعتبار کرکے کہا کہ دنیا کی عمر سات

ہزار سال ہے (کواکب سیارہ سات ہیں) (۳) بعض نے سال کے دنوں کی مقدار کے بعد سے دنیا کی عمر شمار کی اس لیے انہوں نے کہا کہ دنیا کی عمر تین لاکھ ساٹھ سال ہے۔ (صاوی ص ۱۲۵ و حاشیہ جلالین ص ۲۹۳)

کس دن کیا چیز بنی؟

س ☆ : ہفتہ کے دنوں میں اللہ نے کس دن کونسی چیز پیدا فرمائی؟

ج : مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے بار کے دن زمین پیدا فرمائی۔ اتوار کے دن پہاڑوں کو پیدا فرمایا۔ پیر کے دن درختوں کو پیدا کیا اور منگل کے دن مکروہات کو وجود بخشا اور بدھ کے دن نور کو پیدا فرمایا' جمعرات کے دن دابوں (چوپاؤں) کو پیدا فرمایا اور جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ (حیاۃ الحیوان ص ۴۵۰)

س ☆ : دنیا میں کتنے ملک ہیں؟

ج : دنیا میں کل ممالک دو سو بتیس ۲۳۲ ہیں۔ (فیصل اخبار ص ۴ ماہ رجب ۱۴۱۹ھ)

س ☆ : دنیا میں کل کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

ج : پوری دنیا میں کل تین ہزار چونسٹھ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ (فیصل اخبار ص ۴ ماہ رجب ۱۴۱۹ھ)

س ☆ : کل روئے زمین کا رقبہ کتنا ہے؟

ج : کل روئے زمین کا رقبہ تیرہ کروڑ مربع میل ہے۔ عالم سدی ماخوذ از جہاد افغانستان ص ۱۲۰)

س ☆ : اللہ نے زمین کو کس چیز پر بچھایا؟

ج : اللہ نے زمین کو ایک مچھلی کی پشت پر بچھایا ہے جس کا نام ہموت یا لوتیا ہے۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۳۸۲)

س ☆ : زمین کا پھیلاؤ کتنا ہے؟ اور کس حصہ میں کونسی مخلوق آباد ہے؟

ج : کل روئے زمین کا پھیلاؤ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ جس میں تین سو حصوں میں پانی ہی پانی ہے اور ایک سو نوے حصوں میں یاجوج ماجوج آباد ہیں اب باقی رہ گئے دس جن میں سات حصوں میں حبشی لوگ آباد ہیں اور تین حصوں میں ان کے علاوہ باقی مخلوق آباد ہے۔ (صاوی ص ۲۷ حاشیہ جلالین ۲ ص ۲۵۲ پارہ نمبر۱۹)

س ☆ : سد اسکندری یعنی وہ دیوار جو ذوالقرنین نے بنوائی تھی اس کی لمبائی چوڑائی کتنی ہے؟

ج : ذوالقرنین بادشاہ نے جو دیوار ترک میں بنوائی تھی اس کی لمبائی سو میل اور چوڑائی پچاس میل ہے۔ (حاشیہ جلالین نمبر۱۵' ص ۲۵۲ پارہ نمبر۱۶' صاوی ۳ ص ۲۷)

امتوں سے متعلق امور

س ☆ : امتیں کتنی ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

ج : اللہ نے ایک ہزار امتیں پیدا فرمائی ہیں جن میں سے چھ سو تو دریا میں رہتی ہیں اور چار سو خشکی میں (زمین پر) رہتی ہیں۔ (حیوۃ الحیوان ۲ ص ۵۲۹)

س ☆ : قیامت کے دن تمام امتوں کی کتنی صفیں ہوں گی اور ان میں امت محمدیہ کی کتنی صفیں ہوں گی؟

ج : جب لوگوں کو اللہ کے دربار میں صف بصف طلب کیا جائے گا تو جملہ امتوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ جن میں اسی صفیں امت محمدیہ کی ہوں گی اور چالیس صفیں دیگر امتوں کی ہوں گی۔ (صاوی ۳ ص ۱۹)

س ☆ : سب سے پہلے جنت میں کونسی امت داخل ہو گی؟

ج : امت محمدیہ۔ (تفسیر ابن کثیر ا ص ۱۲۹' پ ۴)

س ☆ : قیامت کے دن امت محمدیہ کے جنت میں داخل ہونے کے اعتبار سے کتنے فرقے ہوں گے؟

ج : جب امت محمدیہ کا جنت میں داخل ہونے کا نمبر آئے گا تو پہلے تین جماعتیں ایسی داخل ہوں گی جن میں ایک فرقہ تو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو گا دوسرا فرقہ وہ ہو گا جس سے حساب یسیر (آسان حساب) لے کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور تیسرا فرقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے ذریعہ جنت میں داخل ہو گا۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۳۰۹)

س ☆ : قیامت کے دن امت محمدیہ کو کس لقب سے پکارا جائے گا؟

ج : امت محمدیہ کو قیامت کے دن حماً دون کے لقب سے پکارا جائے گا۔ (محاضرۃ الاوائل بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۳)

س ☆ : انسانوں کی کتنی قسمیں ہیں اور حساب و کتاب کونسی قسم سے ہو گا؟

ج : تین قسمیں ہیں۔ ا۔ پہلی قسم کے لوگ چوپاؤں کی طرح ہیں جن کو اللہ نے فرمایا بل هم اضل سبیلا ” ۲۔ دوسری قسم کے انسان وہ ہیں جن کے جسم تو انسانوں کی طرح ہیں اور روح شیطانوں کی طرح ہیں۔ ۳۔ تیسری قسم کے وہ انسان ہیں جو اللہ کے نیک بندے ہیں یہ لوگ قیامت کے دن (جس دن کسی دوسری چیز کا سایہ نہ ہو گا) اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۸۳۹)

س ☆ : جنات کی کتنی قسمیں ہیں اور حساب و کتاب کونسی قسم سے ہو گا؟

ج : تین قسمیں ہیں ایک تو وہ ہیں جن کے پر (بازو) ہیں جن کے ذریعہ وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔ (۲) جو سانپوں کی شکل میں رہتے ہیں۔ (۳) تیسرے وہ جو انسانوں کی طرح ہیں ان سے ہی حساب و کتاب ہو گا۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۳۸۹)

پہلے زمانے میں دنوں کے نام

س ☆ : زمانہ جاہلیت میں دنوں کے نام کیا کیا تھے؟

ج : زمانہ جاہلیت میں یار کو شبار اتوار کو اول پیر کو اہون۔ منگل کو جبار بدھ کو

دبار، جمعرات کو مونس اور جمعہ کو عروبہ کہا کرتے تھے (بذل المجہود و فتح الباری ص ۲۹۲)

س ☆ : جمعہ کا نام عروبہ سے منتقل کرکے جمعہ کس نے رکھا؟

ج : کعب بن لوی نے عروبہ کو جمعہ کے نام کے ساتھ موسوم کیا۔ (بذل۔ فتح الباری ۲ ص ۲۹۲، حاشیہ کنز الدقائق ص ۴۳)

اسلامی مہینوں کی وجوہ تسمیہ

س ☆ : محرم الحرام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : اس مہینہ کا نام محرم الحرام اس وجہ سے رکھا گیا چونکہ اس مہینہ میں زمانہ جاہلیت میں قتال کرنا حرام تھا۔ (غیاث اللغات ص ۴۴۵)

س ☆ : ماہ صفر کو صفر کیوں کہتے ہیں؟

ج : اس لیے کہ یہ ماخوذ ہے صفر بکسر الصاد سے بمعنی خالی ہونا چونکہ زمانہ جاہلیت میں ماہ محرم میں قتال کرنا حرام تھا اس لیے ماہ صفر میں لوگ قتال کے لیے نکل جایا کرتے تھے اور ان کے گھر خالی پڑے رہتے تھے اس وجہ سے اس مہینہ کا نام صفر رکھ دیا گیا۔ (غیاث اللغات ص ۲۹۵)

یا یہ ماخوذ ہے صفر بضم الصاد سے بمعنی زردی جب لوگ اس مہینہ کا نام متعین کرنے لگے تو اتفاق سے پت جھڑ کا موسم آگیا تھا جس میں درختوں کے پتے پیلے پڑ جاتے ہیں اس لیے اس ماہ کا نام صفر رکھدیا۔ (بحر الجواہر، کشف لطائف رسالہ نجوم، بحوالہ غیاث اللغات ص ۲۹۵)

س ☆ : ربیع الاول کو ربیع الاول کیوں کہتے ہیں؟

ج : اس لیے کہ جب اس مہینے کے نام رکھنے کا نمبر آیا تو یہ مہینہ فصل ربیع (موسم بہار) کے شروع میں واقع ہوا اس وجہ سے اس کا نام ربیع الاول رکھ دیا۔ (غیاث اللغات ص ۲۱۶)

س ☆ : ربیع الآخر کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : اس لیے کہ جب اس مہینہ کا لوگ نام رکھنے لگے تو یہ مہینہ فصل ربیع یعنی موسم بہار کے آخر میں واقع ہوا اس وجہ سے اس کا نام ربیع الاخر رکھ دیا۔ (غیاث ص ۲۲۱)

س ☆ : جمادی الاولیٰ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : یہ ماخوذ ہے جمود سے جس کے معنی جم جانا اور جب اس مہینہ کا نام رکھنے کا وقت آیا تو یہ مہینہ سردی کے موسم کے شروع میں واقع ہوا۔ چونکہ بوجہ سردی ہر چیز میں جمودیت آ جاتی ہے اس وجہ سے اس کا نام جمادی الاولیٰ رکھ دیا۔ (غیاث اللغات ص ۱۳۷)

س ☆ : جمادی الاخریٰ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : جمادی الاخریٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب اس مہینہ کے نام رکھنے کا وقت آیا تو یہ مہینہ ایسے موسم کے آخر میں واقع ہوا جس میں سردی کی وجہ، سے پانی جم جاتا ہے اس وجہ سے اس مہینہ کا نام جمادی الاخریٰ رکھ دیا۔ (مناظر الانشاء منتخب، قاموس، بحر الجواہر بحوالہ غیاث اللغات ص ۱۳۷)

س ☆ : ماہ رجب المرجب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : رجب ماخوذ ہے ترجیب سے جس کے معنی ہیں تعظیم کرنا چونکہ اس مہینہ کو اہل عرب شہر اللہ (اللہ کا مہینہ) کہتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے اس وجہ سے اس کا نام رجب رکھ دیا۔ (غیاث اللغات ص ۲۱۷)

س ☆ : شعبان کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : شعبان ماخوذ ہے شعب یشعب سے بمعنی نکلنا، ظاہر ہونا، پھوٹنا چونکہ اس مہینہ میں خیر کثیر پھوٹتی پھلتی ہے اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے اور تقدیری کام الگ الگ ہو جاتے ہیں اس وجہ سے اس مہینہ کا نام شعبان رکھ دیا۔ (غیاث ذات ص ۲۸۰)

س ☆ : ماہ رمضان المبارک کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : رمضان ماخوذ ہے رمض (بمعنی جلنا) سے چونکہ یہ مہینہ بھی گناہوں کو

جلا دیتا ہے یا یہ ماخوذ ہے رمض بمعنی زمین کی گرمی سے پیروں کا جلنا چونکہ رمضان کا مہینہ بھی تکلیف نفس اور جلن کا سبب ہے۔ (غیاث اللغات ص ۲۲۳)

س ☆ : ذی قعدہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : ذی بمعنی والا اور قعدہ کے معنی بیٹھ جانا چونکہ یہ مہینہ اشہر حرم (جن مہینوں کا احترام کیا جاتا ہے) میں سے ہے اہل عرب اس مہینہ میں محاربہ و مقاتلہ بند کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ (غیاث اللغات ص ۲۱۳)

س ☆ : ذی الحجہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : یا تو یہ ماخوذ ہے جیم کی تشدید کے ساتھ جس کے معنی ہیں ایک بار حج کرنا اور قیاس یہ ہے کہ حجتہ بالفتح ہو نہ کہ بالکسر اس لیے کہ فعلہ کا وزن ایک مرتبہ کے لیے استعمال ہوتا ہے اور فعلہ بالکسر حالت نوع کے لیے آتا ہے جب ایک بار حج کر لیا تو اس کو حج والا کہنا درست ہے۔
یا حج بکسر الحاء ہو جس کے معنی سال کے ہیں چونکہ یہ مہینہ سال کے آخر میں آتا ہے۔ اس پر سال کی تکمیل ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو ذی الحجہ کہتے ہیں۔ (غیاث اللغات ص ۲۱۳)

کعبہ کا معمار کون ہے؟

س ☆ : کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی اور کس کس نے کرائی؟

ج : تعمیر بیت اللہ دس بار ہوئی۔

(۱) پہلی مرتبہ تو ملائکہ نے کی۔ (حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے)
(۲) دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کی۔
(۳) تیسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نے کی۔
(۴) چوتھی مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کی۔
(۵) پانچویں مرتبہ قوم عمالقہ نے کی۔

(۶) چھٹی مرتبہ قبیلہ جرہم نے تعمیر کی۔
(۷) ساتویں مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا قصی بن کلاب نے تعمیر کی۔
(۸) آٹھویں مرتبہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے تعمیر کی جب کہ آپ کی عمر پینتیس سال کی تھی اور یہ تعمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پانچ سال پہلے ہوئی۔
(۹) نویں مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تعمیر کی۔
(۱۰) دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف ثقفی نے تعمیر کی۔ (شفاء الغرام باخبار البلد الحرام ص ۹۱)

اور سیرت حلبیہ میں ہے کہ کعبہ کی تعمیر صرف تین بار ہوئی۔ (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ (۲) قریش نے کی اور ان دونوں بناؤں (بناء ابراہیم، اور بنائے قریش) کے درمیان سترہ سو پچھتر سال کا فاصلہ ہے۔ (۳) تیسری مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے تعمیر کرائی اور ان دونوں تعمیروں (تعمیر قریش اور تعمیر ابن الزبیر) کے درمیان بیاسی سال کا فاصلہ ہے اور بہرحال ملائکہ کا تعمیر کرنا اور حضرت آدم علیہ السلام کا تعمیر کرنا یہ دونوں ثابت نہیں ہیں اور قبیلہ جرہم و قوم عمالقہ اور قصی بن کلاب ان تینوں نے کعبہ کی صرف مرمت کرائی۔ ازسرنو نہیں بنوایا اور کعبہ کی ازسرنو تعمیر صرف دو مرتبہ ہوئی ایک مرتبہ تو قریش نے کی دوسری مرتبہ عبداللہ بن زبیر نے کرائی۔ (حاشیہ بخاری ص ۲۱۵)

صور کتنی مرتبہ پھونکا جائے گا

س ☆ : صور میں کتنی مرتبہ پھونک ماری جائے گی؟
ج : بعض نے کہا ہے کہ صور میں تین مرتبہ پھونک ماری جائے گی۔
(۱) پہلی مرتبہ جب پھونک ماری جائے گی تو لوگ گھبرا جائیں گے۔

(۲) دوسری مرتبہ جب پھونک ماری جائے گی تو لوگ اچانک مرجائیں گے۔
(۳) تیسری مرتبہ جب پھونک ماری جائے گی تو لوگ قبروں سے اٹھ کر اللہ کے دربار میں پیش ہو جائیں گے تو پہلا نفخہ گھبراہٹ کے لیے دوسرا موت کے لیے اور تیسرا نفخہ اللہ کے دربار میں جانے کے لیے ہو گا۔ (صاوی ۳ ص ۹۳)

اور دوسرا قول یہ ہے کہ ابن حزم نے کہا کہ نفخات چار ہوں گے۔ (۱) مارنے کا (۲) زندہ کرنے کا (۳) گھبراہٹ یعنی بیہوشی کا (۴) بیہوشی سے ہوش میں لانے کا اسی کو حضرت گنگوہی اور شیخ زکریا اور محدث دہلوی نے اختیار کیا ہے۔

مگر ابن حجر نے کہا ہے کہ اصل تو نفخے دو ہی ہوں گے مگر نفخہ اولیٰ کا اثر یہ ہو گا کہ زندہ مرجائیں گے اور مردوں کی روحوں پر غشی طاری ہو جائے گی اور دوسرے نفخہ میں مردہ زندہ ہو جائیں گے اور بے ہوش ہوش میں آ جائیں گے واللہ اعلم (از درس حضرت الشیخ مولانا محمد یونس مدظلہ محدث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور)

س ☆ : ایک نفخہ سے دوسرے نفخہ تک کتنا فاصلہ ہو گا؟
ج : چالیس سال کا فاصلہ ہو گا۔ (حاشیہ جلالین نمبر ۲۸' ص ۳۵۲ پ ۱۹)

جنت سے متعلق امور

س ☆ : سب سے پہلے جنت میں کونسا نبی اور کونسی امت داخل ہو گی؟
ج : جنت میں سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت داخل ہو گی۔ (تفسیر ابن کثیر عربی ۱ ص ۱۲۱ پ ۴)

س ☆ : اہل جنت کا قد کتنا ہو گا؟
ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہو گا۔ (مسند احمد بحوالہ حیات آدم ص ۵۰)

س ☆ : وہ کون کون سی نہریں ہیں جو جنت سے نکل کر دنیا میں پائی جاتی ہیں؟
ج : ان نہروں کے متعلق دو قول ہیں۔ (ا) ایک قول کے مطابق چار ہیں' جیحون' سیحون' فرات' نیل (بخاری و مسلم) دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے طریق سے شیخین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے جنت سے دنیا میں پانچ نہریں جاری فرمائی ہیں۔ سیحون' جیحون' دجلہ' فرات' نیل (صاوی ۳ ص ۱۱۴)

مختلف ایجادات

س ☆ : گھڑی کا موجود کون ہے؟
ج : گھڑی کی ایجاد خلیفہ ہارون رشید نے اپنے دور خلافت میں کرائی جس کی شہادت اہل یورپ دیتے ہیں۔ (آلات جدیدہ کے شرعی احکام ص ۱۲۳)
س ☆ : چھپائی کی مشین کا موجود کون ہے؟
ج : چھپائی کی مشین کا ایجاد کرنے والا گو تمبرگ ہے مگر تاریخ اس بات کو بتلاتی ہے کہ چھپائی کی مشین سب سے پہلے اندلس میں مسلمانوں نے بنائی مگر قلت استعمال اور مرور زمانہ نے اس کو معدوم کر دیا۔ (آلات جدیدہ کے شرعی احکام ص ۱۱۹)
س ☆ : فونوں گراف کونسی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی کیا ہیں' اس کا موجد کون ہے؟
ج : فونوں گراف یہ یونانی لفظ ہے جس کے معنی کاتب الصوت کے ہیں۔ (آواز لکھنے والا) اس کے موجد کے بارے میں اہل تواریخ نے اختلاف کیا ہے' بعض نے اس کا موجد امریکہ کے مشہور فاضل اڈیسون کو بتلایا ہے اور بعض قدیم تواریخ میں ملتا ہے کہ اس آلہ کو بنانے والا افلاطون ہے۔ تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ موجد اول افلاطون کو کہا جائے اور موجد ثانی یعنی ترقی دینے والا امریکہ کا مشہور فاضل اڈیسون ہو۔ (آلات جدیدہ کے شرعی احکام ص ۱۲۸)

س ☆ : توپوں اور بارود کی ایجاد کس ملک نے کی؟

ج : سب سے پہلے توپوں اور بارود کو بنانے والے اہل اندلس ہیں۔ (آلات جدیدہ کے شرعی احکام ص ۱۲۳)

جانوروں سے متعلق باتیں

س ☆ : وہ جانور کون کونسے ہیں جو جنت میں جائیں گے؟

ج : خالد بن معدان سے روایت ہے کہ کوئی جانور جنت میں نہیں جائے گا سوائے اصحاب کہف کے کتے کے اور بلعام کے حمار کے اور علامہ آلوسی صاحب روح المعانی نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا دنبہ بھی جائے گا نیز اچھے اچھے جانور بھی جنت میں جائیں گے جیسے مور' ہرن' بکری وغیرہ (روح المعانی ۱۵ ص ۲۳۶) اور حاشیہ جلالین میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی بھی جنت میں جائے گی۔ (ص ۳۱۸' پارہ نمبر ۱۹)

س ☆ : اللہ نے سب سے پہلے کس جانور کو پیدا فرمایا اس کا نام کیا ہے؟

ج : جانوروں میں سب سے پہلے مچھلی کو پیدا فرمایا جس کا نام لوتیا و بہموت ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۳)

س ☆ : وہ جانور کون کون سے ہیں جن کو حیض آتا ہے؟

ج : تین ہیں۔ ارنب (خرگوش) بجو' چمگادڑ' (حاشیہ کنز الدقائق ص ۱۳)

س ☆ : حضرت آدمؑ جب آسمان سے اترے تو زمین پر کون کون سے جانور تھے؟

ج : دو جانور تھے' خشکی میں ٹڈی اور تری میں مچھلی۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۲۶۷)

س ☆ : جب شیر دھاڑتا تو وہ کیا کہتا ہے؟

ج : حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے معلوم کیا کہ کیا تم جانتے ہو شیر جب دھاڑتا ہے تو وہ کیا کہتا ہے صحابہ

نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیر جب دھاڑتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے اللھم لا تسلطنی علی احد من اھل المعروف (اے اللہ مجھ کو کسی نیک آدمی پر مسلط مت کیجیو) (حیاۃ الحیوان ا ص ۹)

س ☆ : مرغ اور گدھا کس وجہ سے بولتے ہیں؟

ج : مرغ جب فرشتوں کو دیکھتا ہے اس وقت بولتا ہے اور گدھا جب شیطان کو دیکھتا ہے اس وقت بولتا ہے۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۴۹۰)

س ☆ : دنیا میں سب سے پہلے کونسا جانور بیمار ہوا؟

ج : وہ شیر بیمار ہوا جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں تھا (روح المعانی ص ۵۴) و ص ۵۴ پارہ نمبر ۱۲)

س ☆ : وہ جانور کون کون سے ہیں جن کو قتل کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے؟

ج : پانچ ہیں۔ ھد ھد' چیونٹی' شہد کی مکھی' مینڈک' صر (ایک پرندہ ہے) (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۶۲۸ و ۲ ص ۶۴۹)

س ☆ : جب دو گھوڑوں کی آپس میں مڈبھیڑ ہو تو وہ کیا کہتے ہیں؟

ج : وہ یہ کہتے ہیں سبوح قدوس رب الملئکنه والروح (حیاۃ الحیوان ص ۱۴۴)

س ☆ : وہ کونسا جانور ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونک مار رہا تھا؟

ج : وہ جانور گرگٹ ہے جس کو پہلے وار میں مارنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سو نیکیوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۶۸۴)

س ☆ : وہ جانور کونسا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو منہ میں پانی لے کر بجھا رہا تھا؟

ج : وہ جانور مینڈک ہے اس لیے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا

گیا تو مینڈک کا گزر آگ کے پاس سے ہوا تو یہ منہ میں پانی لایا اور آگ کو بجھانے لگا۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۶۳۸)

س ☆ : وہ کونسا جانور ہے جو بڑے بڑے چلتے جہازوں کو روک دیتا ہے اور اس کا نام کیا ہے۔ اس مچھلی کا جو بڑے بڑے جہازوں کو روک دیتی ہے۔

ج : وہ ایک مچھلی ہے جس کا نام فاطوس ہے۔ یہ چلتے جہازوں کو روک دیتی ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۴)

س ☆ : جانور جب بولتے ہیں تو وہ کیا کہتے ہیں؟

ج : ہر جانور کی بولی الگ الگ ہے اور جب بھی کوئی جانور بولتا ہے وہ اکثر و بیشتر اللہ کی تسبیح کرتا ہے یا وعظ و نصیحت کی کوئی بات کہتا ہے چنانچہ تیتر کہتا ہے الرحمٰن علی العرش استوی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ عرش کے مالک ہیں۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۲)

فاختہ کہتی ہے یٰلیت ذالخلق لم یخلق (ترجمہ) اے کاش کہ مخلوق پیدا ہی نہ کی جاتی۔

مور کہتا ہے کہ کما تدین تدان (ترجمہ) جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۱)

گدھ (کرگس) کہتا ہے یا ابن ادم عش ما عشت فان اخرک الموت (ترجمہ) اے آدم کے بیٹے جتنا جینا ہے جی لے آخر تجھے مرنا ہے۔

باز کہتا ہے فی البعد من الناس انس لوگوں سے دور رہنے میں راحت ہے۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۲)

سنگخورہ کہتا ہے من سکت سلم (ترجمہ) جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۲)

مینڈک کہتا ہے سبحان ربی القدوس (ترجمہ) پاک ہے میرے پروردگار

کی ذات (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۲)

طوطا کہتا ہے ویل لمن الدنیا همه (ترجمہ) جس نے دنیا کا ارادہ کیا وہ ہلاک ہوا۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۲)

حدی کہتا ہے کل شئی هالک الا وجهه (ترجمہ) ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے خدائے عز و جل کی ذات کے (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۱)

خطاف کہتا ہے جو لبابیل کی طرح ایک پرندہ ہے قدموا خیرا تجدوه (ترجمہ) جس بھلائی کا موقع میسر آ جائے اس کو کر گزرو۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۱)

مرغ کہتا ہے اذکروا الله یا غفلون (اے غفلت میں (سوتے والو) رہنے والو اللہ کا ذکر کرو (اس کو یاد کرو) (روح المعانی ۱۵ ص ۱۷۵۲)

شاہا کہتا ہے من لا یرحم ولا یرحم جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۱)

قمری بولتی ہے سبحان ربی الا علی (میرے پروردگار کی بڑی پاک ذات ہے)

طیطوا کہتا ہے لکل حی میت ولکل جدید بال (ہر جاندار کو مرنا ہے اور ہر نئے کو پرانا ہونا ہے۔) (روح المعانی ص ۱۹ ص ۱۷۲)

زور زور (جو چڑیا سے بڑا ایک پرندہ ہوتا ہے) کہتا ہے اللهم انی اسئلک قوت یوم بیوم یا رزاق (ترجمہ) اے بہت زیادہ روزی دینے والے میں تجھ سے صرف ایک دن کی روزی کا سوال کرتا ہوں۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۱)

کتے کی عمدہ خصلتیں

س ☆ : کتے کے اندر اللہ نے جو اچھی عادتیں ودیعت فرمائی ہیں وہ کتنی ہیں اور کون کون سی ہیں؟

ج : حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ کتے کے اندر دس خصلتیں ایسی ہیں جو ہر مومن کے اندر پائی جانی چاہئیں۔ (۱) کتا بھوکا رہتا ہے جو صالحین کے آداب میں سے ہے۔ (۲) اس کا کوئی مکان خاص نہیں ہوتا جو متوکلین کی علامات میں سے ہے۔ (۳) یہ رات کو کم سوتا ہے جو محبین (اللہ سے محبت رکھنے والوں) کی صفات میں سے ہے۔ (۴) جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا جو زاہدوں کی صفات میں سے ہے۔ (۵) یہ اپنے مالک کو کبھی نہیں چھوڑتا جو پکے سچے مریدین کی علامات میں سے ہے۔ (۶) یہ تھوڑی سی جگہ پر قناعت کر لیتا ہے جو متواضعین کی علامات میں سے ہے۔ (۷) جب کوئی اس کے مکان پر قبضہ کر لیتا ہے تو اس کو اسی پر چھوڑ دیتا ہے جو راضین (یعنی خدا سے راضی و خوشی رہنے والوں کی علامات میں سے ہے۔ (۸) اگر مکان کا مالک اس کو مار دے اور پھر بلائے تو آ جاتا ہے جو خاشعین (خشوع خضوع کرنے والوں) کی علامات میں سے ہے۔ (۹) مالک کھانا کھا رہا ہو تو یہ دور بیٹھتا ہے جو مساکین کی علامات میں سے ہے۔ (۱۰) جب کسی مکان سے کوچ کر جاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا جو مخزومین کی علامات میں سے ہے۔ (مخزن اخلاق ص ۱۶۳)

پہیلیاں

حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں محمد بن حماد کی سند سے ایک شخص کے خط کا تذکرہ کیا جو خط اس شخص نے حضرت عباسؓ کی طرف لکھا تھا۔ جس میں چند سوالات

کے جوابات مطلوب تھے حضرت ابن عباس نے ان تمام سوالات کے جوابات دے دیئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

س ☆ : وہ کونسی چیز ہے جس میں نہ تو گوشت ہے اور نہ خون ہے پھر بھی وہ بات کرتی ہے؟

ج : وہ دوزخ ہے اس لیے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تمام جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو دوزخ میں ڈال دیں گے اس کے بعد نہ کوئی جنت میں جائے گا اور نہ کوئی دوزخ میں جائے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے معلوم کرے گا کہ کیا تو بھر گئی تو دوزخ جواب میں کہے گی "کیا اور بھی ہے؟"

س ☆ : وہ چیز کون سی ہے جس میں نہ گوشت ہے نہ خون اس کے باوجود پھر دوڑتی ہے؟

ج : وہ حضرت موسیٰؑ کا عصا ہے جو کہ فرعون کے دربار میں جادوگروں کے بالمقابل دوڑا تھا حالانکہ اس میں نہ گوشت ہے نہ خون۔

س ☆ : وہ دو چیزیں کون کون سی ہیں جن میں نہ گوشت ہے نہ خون اس کے باوجود بات کرنے پر جواب دیتی ہیں؟

ج : وہ دو چیزیں زمین و آسمان ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا تھا' آ جاؤ تم دونوں بخوشی یا جبراً" تو انہوں نے کہا کہ ہم بخوشی ہی آ گئے۔

س ☆ : وہ کون سی چیز ہے جس میں نہ خون ہے نہ گوشت اس کے باوجود وہ سانس لیتی ہے؟

ج : وہ صبح ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا والصبح اذا تنفس قسم ہے صبح کی جبکہ وہ سانس لیوے۔

س ☆ : وہ کونسا رسول (قاصد) ہے جس کو اللہ نے بھیجا ہو مگر وہ انسان ہے نہ جنات میں سے ہے اور نہ فرشتہ ہے؟

ج : وہ کوا ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا۔ فبعث اللہ غرابا" یبحث فی الارض جس نے اپنا بھائی کو قتل کرنے کے بعد قابیل کو دفن کرنا سکھلایا

پھر قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو اسی طرح دفن کر دیا تھا۔

س ☆ :وہ کونسی جاندار چیز ہے جو مر گیا (انسانوں میں سے) اور جاندار جانور کے ذریعہ اس کو زندہ کیا گیا؟

ج : وہ گائے ہے جس کا ذکر پارہ نمبر ا میں ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کا قتل ہو گیا تھا۔ قاتل کا علم نہ ہونے پر لوگوں کو پریشانی ہوئی تو اللہ نے ان سے کہا کہ گائے ذبح کرو اور اس کے ایک حصہ کو اس مقتول سے چھوا دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تو وہ شخص زندہ ہو گیا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتلا دیا۔

س ☆ :وہ کونسا جانور ہے جو نہ انڈے دیتا ہے اور نہ اس کو حیض آتا ہے؟

ج : یہ وطواط نامی ایک جانور ہے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندہ کرکے اڑا دیا تھا۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۳۲۵ و ۲ نمبر ۳۲۶)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ روم کے بادشاہ نے حضرت امیر معاویہؓ کی خدمت میں ایک خط روانہ فرمایا جس میں چند سوالات کے جوابات مطلوب تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اس خط کو واپس کر دیا اور لکھ دیا کہ مجھ کو ان سوالات کے جوابات کا علم نہیں۔ پھر شاہ روم نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں یہ خط ارسال فرمایا تو حضرت ابن عباسؓ نے سوالات کے جوابات لکھ کر بھیج دیئے جو حسب ذیل ہیں۔

خط کے سوالات و جوابات

س ☆ :شاہ روم : کلاموں میں سب سے افضل کلام کونسا ہے اس کے بعد کس کا درجہ تیسرے نمبر پر کونسا چوتھے اور پانچویں پر کونسا ہے؟

ج : (ا) افضل الکلام لا الہ الا اللہ بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو۔

(۲) دوسرے نمبر پر سبحان اللہ وبحمدہ یہ مخلوق کی دعا ہے۔

(۳) الحمد للہ یہ کلمہ تشکر ہے۔

(۴) اس کے بعد افضلیت اللہ اکبر کو ہے۔

(۵) پانچویں نمبر پر افضلیت لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو ہے۔

س ☆ : **شاہ روم** : مردوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم کون ہے؟

ج : **حضرت ابن عباس** حضرت آدم علیہ السلام ہیں اس لیے کہ اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرما کر ان کو تمام چیزوں کے نام سکھلائے۔

س ☆ : **شاہ روم** : وہ چیزیں جنھوں نے ماں کے پیٹ کی مشقت کو نہیں جھیلا کون کون سی ہیں؟

ج : **ابن عباسؓ** چار ہیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت حوا (۳) حضرت صالحؑ کی اونٹنی جس کو اللہ نے پتھر سے پیدا فرمایا تھا۔ (۴) وہ مینڈھا جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلہ میں ذبح کیا گیا تھا اور بعض نے کہا موسیٰ علیہ السلام کا عصاء بھی انہیں چیزوں میں سے ہے۔

س ☆ : وہ کونسی قبر ہے جو اپنے صاحب کو لے کر چلی؟ (شاہ روم)

ج : **ابن عباس** : وہ حضرت یونسؑ کی مچھلی ہے جب آپ دریا میں گرے مچھلی نے آپ کو نگلا اور لے کر چل دی۔

س ☆ : **شاہ روم** : مجرۃ اور قوس دونوں کیا چیزیں ہیں؟

ج : **ابن عباس** : مجرۃ تو آسمان کا دروازہ ہے اور قوس سے مراد زمین کے اس ٹکڑے کے لوگ ہیں جو طوفان نوح سے محفوظ رہے تھے اور غرق نہیں ہوئے تھے۔

س ☆ : **شاہ روم** : وہ کونسی جگہ ہے جہاں سورج صرف ایک مرتبہ طلوع ہوا اور وہاں سورج کی دھوپ نہ تو کبھی اس سے پہلے پڑی اور نہ کبھی اس کے بعد پڑے گی۔

ج : **ابن عباسؓ** یہ وہ جگہ ہے جہاں موسیٰؑ نے دریا میں اپنا عصا مارا تھا اور اس میں بارہ راستے ہو گئے تھے اس کے بعد وہ راستے سمندر میں تبدیل ہو گئے تھے۔

جب ان تمام سوالات کے جوابات شاہ روم کے پاس پہنچے تو اس نے کہا کہ یہ جوابات وہی دے سکتا ہے جس نے نبی کے گھر میں پرورش پائی ہو۔

(حیاۃ الحیوان ۲ ص ۳۸۶)

حضرت سلیمانؑ اور الو کا مکالمہ

س ☆ : **حضرت سلیمانؑ**۔ اے الو تو کھیت کی چیز کیوں نہیں کھاتا؟

ج : **الو**۔ اس لیے کہ اس میں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو غرق کیا گیا۔

س ☆ : **حضرت سلیمانؑ** اے الو تو آبادی میں کیوں نہیں رہتا' جنگلوں اور کھنڈرات میں کیوں رہتا ہے؟

ج : **الو**۔اس لیے کہ ویران جنگل اللہ کی میراث میں ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا

وکم اھلکنا من قریہ بطرت معیشتھا فتلک مساکنھم لم تسکن من بعدھم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین

(ترجمہ) اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا ان کی خوش عیشی کو خاک میں اس طرح ملایا کہ وہ آبادیاں ایسی ہو گئیں کہ ان میں کوئی رہنے والا بھی نہ رہا۔ (بالکل کھنڈر بنا دیا) اب اس کے ہم ہی وارث ہیں۔ فالدینا کلھا میراث اللّٰہ (پس تمام دنیا اللہ کی میراث ہے)

س ☆ : **حضرت سلیمانؑ** اے ہامہ جب تو ان ویران جنگلوں میں بیٹھتی ہے تو تو کیا کہتی ہے؟

ج : **الو**۔ میں یہ کہتی ہوں اے اس بستی کے رہنے والو تمہاری خوش عیشی کہاں چلی گئی؟

س ☆ : **حضرت سلیمانؑ** جب تو ان ویران کھنڈرات سے گزرتا ہے تو کیا کہتا ہے؟

ج : **الو**۔ میں کہتا ہوں کہ بنی آدم کے لیے افسوس کا مقام ہے کہ ان پر عذاب آ رہے ہیں ارو وہ ان عذابات و شدائد سے غافل ہو کر سوئے ہوئے

ہیں۔

س ☆ : حضرت سلیمانؑ:۔ اے الو تو دن میں کیوں نہیں نکلتا ہے۔ رات کو کیوں نکلتا ہے؟

ج : الو۔ اس لیے کہ اولاد آدم ایک دوسرے پر ظلم ڈھا رہے ہیں۔ اس لیے میں دن میں باہر نہیں نکلتا۔

س ☆ : حضرت سلیمانؑ اے الو مجھ کو خبر دے کہ جب تو بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟

ج : الو۔ میں کہتا ہوں کہ اے غفلت میں سونے والو آخرت کے لیے کچھ توشہ تیار کر لو اور سفر آخرت کے لیے ہر وقت تیار رہو۔ پاک ہے نور کو پیدا کرنے والے کی ذات۔

ان سوالات کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی آدم کے لیے الو سے زیادہ نصیحت کرنے والا اور شفقت کرنے والا کوئی پرندہ نہیں ہے۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۳۸۷)

متفرقات

س ☆ : وہ حضرات کون کون ہیں جو مدت حمل سے زیادہ دنوں میں پیدا ہوئے؟

ج : وہ چار ہیں۔ (۱) حضرت سفیان بن حیان چار سال میں پیدا ہوئے۔ (۲) محمد بن عبداللہ بن حسن الضحاک بن مزاحم جو سولہ مہینہ میں پیدا ہوئے۔ (۳) یحیٰی بن علی بن جابر البغوی اور سلمان ضحاک دونوں دو دو سال میں پیدا ہوئے۔ (معدن الحقائق باب ثبوت النس ص ۴۴۴' حیاۃ الحیوان ص ۸۰ ج ۱)

س ☆ : کتنے بادشاہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی ہے؟

ج : چار بادشاہوں نے جن میں دو تو مسلمان ہیں۔ (۱) حضرت سلیمان علیہ السلام (۲) حضرت ذوالقرنین اور دو کافر ہیں۔ (۱) بخت نصر (۲) نمرود بن کنعان۔ (حاشیہ جلالین ص ۴۰ پارہ نمبر ۱۴)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ بدبخت کن لوگوں کو فرمایا؟

ج : تین لوگوں کو (۱) قدار بن سالف کو جس نے حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو قتل کیا۔
(۲) حضرت آدم علیہ السلام کے لڑکے قابیل کو جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ (۳) ابن ملجم کو جس نے حضرت علیؓ کو قتل کیا۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۳۳)

س ☆ : وہ کون کون سے بادشاہ ہیں جن کا لقب نمرود ہوا؟

ج : وہ چھ بادشاہ ہیں۔ (۱) نمرود بن کنعان بن حام بن نوحؑ اور یہ ان بادشاہوں میں سے ہے۔ جنہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا نمرود ہے۔ (۲) نمرود بن کوش بن کنعان بن حام بن نوحؑ (۳) نمرود بن سنجاریب نمرود بن کوش بن کنعان بن حام بن نوحؑ (۴) نمرود بن ماش بن کنعان بن حام بن نوح (۵) نمرود بن ماش بن کنعان بن حام بن نوح (۶) نمرود بن کنعان بن مصاص بن نقطا (حیاۃ الحیوان ص ۸۰ ج ۱)

س ☆ : وہ بادشاہ جن کا لقب فرعون ہوا کون کون سے ہیں اور کس کس نبی کے زمانہ میں گزرے؟

ج : تین بادشاہ ایسے ہیں جن کا لقب فرعون ہوا۔ (۱) سنان الاشل بن العلوان ابن العمید اور یہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ کا فرعون ہے۔ (۲) ریان بن الولید یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے۔ (۳) ولید بن مصعب یہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ کا فرعون ہے۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۸۰)

س ☆ : سامری کا اصل نام کیا ہے اور اس کی پرورش کس نے کی اور کیسے کی؟

ج : اس کا اصل نام موسیٰ بن ظفر ہے اور قبیلہ سامرہ کی طرف نسبت کرتے اس کو سامری کہا جاتا ہے۔ اس کی پرورش حضرت جبرئیلؑ نے کی۔ اس کی والدہ کے بدکاری کی وجہ سے حمل ٹھہر گیا تھا۔ جب ولادت کا وقت قریب آیا تو اس

کی والدہ (اپنے رشتہ داروں کے ڈر اور فرعون کے جلادوں کی خوف سے) پہاڑ میں چلی گئی تھی اور وہاں اس بچے کو جن کر آ گئی تھی اللہ نے اس کی روزی کا انتظام اس طرح کیا کہ حضرت جبرئیل کو متعین فرمایا کہ آپ اس بچہ کی پرورش کریں چنانچہ حضرت جبرئیلؑ اس کو اپنی تین انگلیاں چٹاتے تھے ایک انگلی سے شہد اور دوسری سے گھی اور تیسری سے دودھ نکلتا تھا۔ صاوی ص ۹۲)

س ☆ : حضرت جبرئیلؑ نے سامری کی پرورش کب تک کی؟

ج : مفسرین نے حتی نشاء کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی اہل لغت نے یہ لکھے ہیں کہ بچہ کی اس حد تک پرورش کرنا اس میں سمجھ بوجھ پیدا ہو جائے۔ (روح المعانی پ ۱۶ ص ۲۴۴)

س ☆ : جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر ملائکہ کو حکم دیا کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کریں تو ملائکہ کب تک سجدہ میں پڑے رہے؟

ج : ملائکہ زوال کے وقت سے عصر تک سجدہ میں پڑے رہے بعض نے کہا ہے کہ ملائکہ مقربین سو سال تک سجدہ میں رہے اور بعض نے کہا ہے کہ پانچ سو سال تک سجدہ میں رہے۔ (جمل و حاشیہ جلالین ص ۸)

س ☆ : بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا کتنے دنوں تک کی؟

ج : چالیس دن تک (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۱۷)

س ☆ : کیا انسان اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں کی مٹی سے وہ پیدا ہوتا ہے؟

ج : ایک روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاں انسان کو مرنے کے بعد دفن ہونا ہوتا ہے وہیں کی مٹی اس کی خمیر میں ملائی جاتی ہے چنانچہ عبد بن حمید اور ابن المنذر حضرت عطاء خراسانی کی روایت کی تخریج فرمائی ہے کہ فرشتہ اس مقام پر جاتا ہے جہاں اس شخص کو دفن ہونا ہے اور وہاں سے مٹی لیتا ہے پس اس کو نطفہ پر بکھیر دیتا ہے۔ پھر مٹی اور نطفہ سے بچہ کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں کی مٹی

سے وہ پیدا ہوتا ہے۔ اس پر مفسرین حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق جس مٹی سے ہوئی وہ کعبہ کی مٹی تھی مگر طوفان نوح میں وہ مٹی اس مقام پر منتقل ہو گئی تھی۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے۔ (انوار الداریات ص ۱۸۷ لاستاذی المحترم حضرۃ مولانا محمد انور ا گنگوہی مدظلہ)

س ☆ : اللہ نے جس وقت زمین کو پانی پر بچھا دیا تو یہ نہریں اور چشمے کہاں سے جاری ہو گئے؟

ج : دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ نے زمین کی طرف وحی بھیجی کہ میں تجھ سے ایسی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جن کو اطاعت پر جنت اور نافرمانی پر جہنم ملے گی تو زمین نے جواب میں معلوم کیا کہ اے میرے پروردگار کیا تو مجھ سے ایسی مخلوق بھی پیدا کرے گا جو جہنم میں جائے گی اللہ نے فرمایا ہاں! تو زمین رونے لگی اور اتنی روئی کہ اس کے رونے کی وجہ سے چشمے اور نہریں جاری ہو گئیں جو تاقیامت جاری رہیں گی۔ (حاشیہ جلالین ج ۲ ص ۱۱۱)

س ☆ : قیامت کے دن اللہ کے دربار میں لوگوں کی پیشی کتنی مرتبہ ہو گی اور کس لیے ہو گی؟

ج : تین بار ہو گی' پہلی بار اللہ کے دربار میں وہ لوگ پیش کیے جائیں گے جو گنہگار نافرمان اور اللہ کے دشمن ہوں گے اور وہ یہ چاہیں گے کہ جس طرح تم دنیا سے جھگڑا کر کے اپنی بات منوا لیا کرتے تھے اسی طرح وہ لوگ یہ سوچ کر اللہ سے جھگڑا کریں گے کہ ہم کو نجات مل جائے۔ دوسری پیشی اس لیے ہو گی کہ اللہ دشمنوں کے خلاف حضرت آدمؑ اور دیگر انبیاء کے سامنے اتمام حجت فرما کر دشمنوں کو جہنم رسید کر دیں گے۔ تیسری پیشی اہل ایمان کی ہو گی یہ پیشی برائے نام ہو گی۔ اور اللہ جل شانہ تنہائی میں ان پر صرف اتنا عتاب فرمائیں گے کہ ان کو شرم آ جائے گی۔ پھر ان سے راضی ہو کر مغفرت کر کے

جنت میں داخل فرمادیں گے۔ (درسی تفسیر ص ۹۹)

س ☆ : وہ آیات جن سے احکام و مسائل نکالے جاتے ہیں کتنی ہیں؟

ج : وہ آیات پانچ سو ہیں۔ ان کے علاوہ باقی فضائل وغیرہ کی ہیں۔ (حاشیہ اصول الشاشی ص ۵)

س ☆ : جن احادیث سے مسائل نکالے جاتے ہیں ان کی تعداد کیا ہے؟

ج : ان احادیث کی تعداد پانچ ہزار ہے۔ (حاشیہ اصول الشاشی ص ۵)

واخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العلمین
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
وتب علینا انک انت التواب الرحیم
والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد
والہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین
برحمتک یا ارحم الراحمین۔

فقط والسلام
محمد غفران کیرانوی
خادم جامعہ اشرف العلوم گنگوہ
۱۸ جمادی الآخرۃ
۱۴۱۲ھ

روح سے متعلق معلومات

س ☆: روح کسے کہتے ہیں۔

ج : روح ایک خاص چیز ہے جو اللہ کے حکم سے بدن میں ڈالی جاتی ہے تو بدن زندہ ہو جاتا ہے اور اگر اس کو نکال لیں تو بدن مر جاتا ہے۔ (معارف القرآن للکائد صلوہ ج ۴ ص ۳۵)

س ☆: روح سے متعلق مکمل علم انسان کو کیوں نہیں دیا گیا۔

ج : روح کے علم کو انسان سے اس لیے پوشیدہ رکھا گیا ہے کہ انسان کو اپنا عاجز اور قاصر ہونا معلوم ہو جائے اور اپنی حقیقت کو نہ بھولے۔ (تفسیر قرطبی ج ۴ ص ۳۲۴)

س ☆: موت کے بعد قیامت تک روحیں کہاں ٹھہرتی ہیں۔

ج : (۱)۔ مومنین کی روحیں علیین میں اور کافروں کی سجین میں رہتی ہیں۔

(۲) مومنین کی روحیں حضرت آدمؑ کے دائیں طرف اور کافروں کی بائیں طرف۔

(۳) مومنین کی روحیں جنت میں اور کافروں کی روحیں جہنم میں عند امام احمدؒ (بحوالہ کتاب الروح لابن قیمؒ مترجم ص ۱۹۷)

س ☆: روح پہلے پیدا ہوئی یا جسم۔

ج : ابن حزم فرماتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ روحیں پہلے پیدا ہوئی ہیں۔ (کتاب الروح ص ۲۴۹)

س ☆: روحیں جسم سے کتنا عرصہ پہلے پیدا کی گئی۔

ج : حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے روحوں کو جسموں سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا۔ (کتاب الروح ص ۲۵۴)

جنات سے متعلق معلومات

س ☆ : جن کس چیز سے بنا ہے اور اس کی تعریف کیا ہے؟

ج : جن وہ آگ کا جسم جو کئی شکلوں میں آ سکتا ہے۔ (حاشیہ تیسرالمنطق ص ۴)

س ☆ : جنات کا ذکر قرآن پاک میں کتنی مرتبہ آیا ہے۔

ج : قرآن کریم کی ۳۱ آیات میں ۳۲ مرتبہ جن کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ (سیرۃ انبیائے کرام ص ۳۵ ج ۱)

س ☆ : وہ جنات جنہوں نے جمع ہو کر حضورؐ سے قرآن کریم سنا تھا وہ کتنے تھے اور کس علاقے کے تھے۔

ج : (۱) حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ یہ کل سات جنات تھے اور نصیبین کے علاقے کے تھے۔

(۲) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ان جنات کی تعداد نو تھی۔ (بحوالہ ابن کثیر ص ۱۷/۱۸ ج ۵ پارہ نمبر۲۶)

(۳) بعض نے کہا کہ ان کی تعداد تین سو تھی۔

(۴) بعض نے کہا ہے کہ ان کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیر ج ۵ ص ۲۱ پارہ نمبر۲۶)

س ☆ : قیامت میں جنات حساب و کتاب کے بعد جنت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔

ج : (۱) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مومن جن جنت میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ ابلیس کی اولاد ہیں اور اولاد ابلیس جنت میں نہیں جائے گی۔

(۲) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں تو نہیں داخل ہوں گے ان کے کناروں پر ہوں گے۔

(۳) جنت میں تو جائیں گے لیکن معاملہ برعکس ہو گا یعنی انسان تو جنات کو دیکھیں گے لیکن جنات انسان کو نہیں دیکھیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۷ ج ۵ پارہ نمبر۲۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ دوم —— سوالاً وجواباً

جس میں قرآنی حقائق وتفسیری دقائق، تاریخی معلومات اور ادبی پہیلیاں بڑی عرق ریزی وخوش اسلوبی کے ساتھ کتبِ معتبرہ کے حوالوں سے پیش کی گئی ہیں!

تالیف:

مولانا محمد غفران رشیدی کیرانوی، مدرس جامعہ اشرف العلوم انڈیا

مقدمہ • اضافہ • نظرِ ثانی

مولانا محمد ذاکر عزیز: فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

عرض مولف

الحمد للہ الذی علمنا مالم نعلم والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد الاکرم وعلی الہ واصحابہ الذین ہم قادۃ الامم اما بعد!

خداوند قدوس کا شکر و احسان ہے کہ بندہ کی تالیف ذخیرہ معلومات (قسط اول) عجیب و غریب معلومات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے انتہائی قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی اور خدا کا فضل ہے کہ عوام و خواص ہر دو میں کافی مقبول ہوئی حتیٰ کہ ساتھ ہی ساتھ قسط ثانی کی فرمائش بھی شروع ہو گئی تھی۔ خدا کی توفیق اور قدر دانوں کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ کہ احقر نے قسط ثانی تیار کرنے کی بھی سعادت حاصل کرلی جو ماشاء اللہ قسط اول کی طرح نادر اور اہم ضروری معلومات لئے ہوئے ہے بندہ نے انتہائی جانفشانی اور کوشش کی ہے کہ ہر بات مدلل اور باحوالہ ہو۔ میری یہ کاوش اولا اللہ کے فضل ثانیا میرے مشفق اساتذہ کرام کی رہنمائی و نگرانی کی مرہون منت ہے اللہ رب العزت سے توقع ہے کہ وہ قسط سابق کی طرح اسکو بھی اپنے بندوں میں مقبول بناکر میرے لیے توشہ آخرت اور ذخیرہ دار باقی بنائیں گے۔ آمین

ناظرین سے درخواست ہے کہ کتاب میں جہاں کہیں کوئی لغزش سہو ونسیان سامنے آئے مطلع فرماکر علمی تعاون فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

طالب دعا
محمد غفران رشیدی کیرانوی غفرلہ مدرس
جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہی ضلع
سہارنپور یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وحی سے متعلق معلومات

س ☆ : خداوند تعالیٰ فرشتہ کو وحی کس طرح کرتے تھے؟

ج : خداوند کریم جب فرشتہ کو کسی نبی کے پاس وحی لیکر بھیجتے تو اسکو روحانی طور پر وحی کا القاء کرتے یا وہ فرشتہ لوح محفوظ سے یاد کرکے لاتا اور نبی کو سنادیتا (عمدہ القاری شرح البخاری المسمی بالعینی ص ۱۷۴ ج ۲

س ☆ : قرآن کریم جس ترتیب سے لوح محفوظ میں ہے اسی ترتیب پر نازل ہوا یا دیگر ترتیب پر؟

ج : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قرآن کریم شب قدر میں اکٹھا ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کیا گیااور وہ مواقع نجوم کے مطابق تھا یعنی جس طرح باختلاف واقعات اسے نازل کیا جانا ارادہ الٰہی میں تھا اسی کے موافق نزول کی ترتیب تھی لوح محفوظ میں جس ترتیب سے لکھا ہوا ہے اسی ترتیب سے نازل نہیں ہوا۔) الاتقان فی علوم القرآن ص ۵۴ ج ۱)

س ☆ : انبیاء سابقین جنکی زبانیں عربی کے علاوہ تھیں ان کے پاس حضرت جبرئیلؑ کس زبان میں وحی لیکر آتے تھے۔

ج : خداوند تعالیٰ کے یہاں سے حضرت جبرئیلؑ وحی عربی زبان میں لیکر آتے تھے پھر ہر نبی اپنی زبان میں ترجمہ کرکے قوم کو بتلاتا قوم کو سمجھاتا اور احکام خداوندی کی تبلیغ کرتا تھا(الاتقان ص ۶۰ ج ۱

س ☆ : وحی کی کل کتنی قسمیں ہیں۔

ج : وحی کی کل تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ وحی قلبی ۲۔ کلام الٰہی ۳۔ وحی ملکی (علوم القرآن ص ۳۱ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ)

س ☆ : حضورؐ پر وحی نازل ہونے کے کتنے طریقے تھے اور کون کون سے تھے؟

ج : حضورؐ پر وحی کے نزول کے کل چھ طریقے تھے۔

۱۔ صلصلۃ الجرس (یعنی آپ کو ایسی آواز آتی تھی جیسی گھنٹی کی ہوتی ہے) ۲۔ تمثیل ملک (فرشتہ انسانی شکل میں آنا) ۳۔ فرشتہ اصلی شکل میں آنا ۴۔ رویائے صادقہ (سچے خواب کا نظر آنا) ۵۔ کلام الٰہی (خدا تعالیٰ خود آپؐ سے ہم کلام ہو) ۶۔ نفث فی الروع (آپ کے دل میں کوئی بات القاء کر دی جاتی) (حوالہ بالا)

آسمانی کتابوں سے متعلق معلومات

س ☆: آسمانی کتابوں کی تعداد کیا ہے؟

ج : حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر ایک سو چار کتابیں نازل فرمائی ہیں جن میں سے سو صحیفے اور چار کتابیں ہیں (حاشیہ شرح عقائد کلاں ص ۱۰۱)

س ☆: وہ انبیاء و رسل جن پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں ہیں کتنے اور کون کون ہیں؟

ج : خداوند قدوس نے کل آٹھ نبیوں و رسولوں پر کتابیں نازل کیں جن کے نام بالترتیب یہ ہیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت شیث علیہ السلام (۳) حضرت ادریس علیہ السلام (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام (۵) حضرت داؤد علیہ السلام (۶) حضرت موسیٰ علیہ السلام (۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۸) حضرت محمد صلی علیہ وسلم (حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱

س ☆: کس رسول پر کتنے صحیفے نازل ہوئے؟

ج : جن رسولوں پر صحیفے نازل ہوئے ان کی تفصیل یہ ہے۔ کہ دس صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر، پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر، تیس صحیفے حضرت ادریس علیہ السلام پر، دس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن حضرت سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا (بحوالہ بالا)

س ☆: صحف ابراہیم کس مہینہ کی کس تاریخ میں نازل ہوئے؟

ج : صحف ابراہیم رمضان المبارک کی پہلی رات یا پہلے دن میں نازل ہوئے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۷۶ ج ۱)

س ☆: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات شریف کس ماہ کی کس تاریخ میں عطا ہوئی؟

ج : تورات شریف کا نزول ۶ رمضان المبارک کو ہوا (عمدۃ القاری ص ۷۶ ج ۱ یہ البدایہ والنہار ص ۸۷ ج ۲ دوسرا قول یہ ہے کہ تورات کا نزول یوم نحر یعنی دس ذی الحجہ کو ہوا (حاشیہ جلالین ص ۱۴۱)

س ☆: تورات کی کتنی تختیاں تھیں اور کس چیز کی تھیں؟

ج : ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت عباسؓ کی یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات شریف زبر جد کی سات تختیوں میں لکھی ہوئی عطا ہوئی تھی (الاتقان ص ۵۷ ج ۱) دوسرا قول یہ ہے کہ تورات کی کل دس تختیاں تھیں اور تختیاں جنت کے درخت سدرہ (بیری) کی تھیں اور بعض نے کہا یہ تختیاں زمرد (سبز رنگ کے پتھر) کی تھیں جلالین ص ۱۴۱)

س ☆: تورات کی تختیوں کی لمبائی کتنی تھی اور تورات کا ایک جزو کتنے سال میں پڑھا جاتا تھا؟

ج : ہر تختی کی لمبائی بارہ ہاتھ کی تھی (الاتقان ص ۵۷ ج ۱) اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دس ہاتھ لمبائی تھی اور اس کا ایک جزو ایک سال میں پڑھا جاتا تھا اور اس کے اجزاء کو حضرت موسیٰ حضرت عزیرؑ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے علاوہ کسی نے نہیں پڑھا۔(حاشیہ جلالین ص ۱۴۱)

س ☆: تورات میں سورتیں اور آیتیں کتنی کتنی تھیں؟

ج : تورات میں ایک ہزار سورتیں تھیں اور ہر سورت میں ایک ایک ہزار آیات تھیں (حاشیہ جلالین ص ۲۹۵)

س ☆ : تورات کس زبان میں تھی؟

ج : علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ تورات عبرانی زبان میں تھی (عمدۃ القاری ص ۵۳ ج ۱) ومعالم لتنزیل ص ۲۷۷ ج ۱) دوسرا قول یہ ہے کہ تورات سریانی زبان میں تھی۔ (الاتقان فی علوم القرآن ص ۵۲ ج ۱)

س ☆ : تورات کا آغاز اور اختتام قرآن کی کس کس آیت پر ہوا تھا؟

ج : تورات کا آغاز سورہ انعام کی شروع کی دس آیات الحمد لله الذی خلق السموات والارض الایہ سے ہوا تھا اور اختتام سورہ ہود کی آخری آیت فاعبده و توکل علیه وما ربک بغافل عما تعملون پر ہوا تھا (الاتقان ص ۵۲ ج ۱ و تفسیر خازن ص ۲۷۷ ج ۲)

س ☆ : ہمارے اس زمانہ میں جو کہیں کہیں تورات شریف موجود ہے کیا یہ اصلی تورات ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی یا تحریف شدہ یعنی ردوبدل کی ہوئی ہے؟

ج : واضح رہے کہ موجودہ تورات اصلی نہیں ہے بلکہ یہ حضرت موسیٰؑ کے بعد تصنیف ہوئی جسمیں کچھ مضامین اصلی تورات کے بھی بطور یاد داشت درج کرکے اس کا نام تورات رکھدیا گیا ہے قطعی طور پر یہ وہ تورات نہیں ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر موجود ہے (لغات القرآن مصنفہ عبد الرشید نعمانی ص ۲۰۷ ج ۲

س ☆ : تورات کی وہ کونسی آیت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کی گئی؟

ج : تورات کی وہ آیت یہ ہے۔ الهم لا تولج الشیطان فی قلوبنا و خلصنا منه من اجلان لک الملکوت و الابدوالسلطان والملک والحمد والارض والسمآ والدهر الدبر ابدا ابدا آمین آمین (الانقان ص ۵۳ ج ۱

س ☆ : زبور کب اور کس مہینے کی کس تاریخ میں نازل ہوئی؟

ج : زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر صحف ابراہیم کے پانچ سو سال بعد بارہ یا تیرہ رمضان المبارک کو نازل ہوئی (البدایہ ص ۷۸ ج ۲) حاشیہ' شرح عقائد ص ۱۰۱

س ☆ : زبور تورات کے کتنے سال بعد نازل ہو؟

ج : زبور تورات کے چار سو بیاسی سال بعد نازل ہوئی (البدایہ والنہایہ ص ۷۸ ج ۲

س ☆ : زبور کس زبان میں نازل ہوئی؟

ج : اس سلسلہ میں صاحب عمدۃ القاری نے ص ۳۵ ج ۱ پر یہ نقل کیاہے کہ قرآن کے علاوہ تمام کتابیں عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھیں۔

س ☆ : زبور میں کتنی سورتیں تھیں؟

ج : ابن ابی حاتم نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ہم لوگ اس بات کو کہا کرتے تھے کہ زبور میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں جو سب کی سب مواعظ اور ثناء میں ہیں اور ان سورتوں میں حلال و حرام فرائض و حدود کا کہیں ذکر نہیں (الاتقان ص ۸۸ ج ۱)

س ☆ : اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام زبور کتنی آوازوں میں پڑھتے تھے؟

ج : حضرت داؤد علیہ السلام ستر آوازوں میں زبور کی تلاوت کیاکرتے تھے (البدایہ والنہایہ ص ۱۲ ج ۹۳)

س ☆ : انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کس مہینہ کی کس تاریخ میں نازل ہوئی؟

ج : انجیل کے متعلق مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ ۲ رمضان المبارک کو نازل ہوئی (حاشیہ' شرح عقائد ص ۱۰۱) دوسرا قول یہ ہے کہ ۱۳ رمضان المبارک کوانجیل کا نزول ہوا (عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۷۶ ج ۱) تیسرا قول ۱۲ رمضان کا ہے اور چوتھا قول یہ ہے کہ ۱۸ رمضان کو انجیل کا نزول ہوا (البدایہ والنہایہ ص ۷۸ ج ۲)

س ☆ : انجیل زبور کے کتنے سال بعد نازل ہوئی؟

ج : انجیل زبور کے ایک ہزار پچاس سال بعد نازل ہوئی (البدایہ ص ۸۷ ج ۲)

س ☆ : انجیل کس زبان میں نازل ہوئی تھی؟

ج : انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی تھی (معالم التنزیل للبغوی ص ۲۷۷ ج ۱) اور ایک قول عمدۃ القاری ص ۵۳ ج ۱) کے حوالہ سے گذر چکا ہے کہ تمام کتابیں عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھیں علاوہ قرآن کریم کے۔

س ☆ : انجیل میں سورتیں تھیں یا نہیں؟

ج : جی ہاں انجیل میں سورتیں تھیں جن میں سے ایک سورت کا نام سورۃ الامثال تھا (الاتقان فی علوم القرآن ص ۸۷ ج ۱)

س ☆ : قرآن کریم انجیل کے کتنے سال بعد کس مہینہ کی کس تاریخ میں نازل ہوا؟

ج : قرآن انجیل کے تین سو ساٹھ سال یا سات سو سال بعد یا پانچ سو سال بعد ۲۴ رمضان میں نازل ہوا۔ کما فی حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱ یا ۲۵ رمضان (کما فی البدایہ ج ۲ ص ۷۸)

قرآن کا وہ حصہ جو پہلے نبیوں پر بھی نازل ہوا

س ☆ : قرآن کا وہ حصہ کونسا ہے جو پہلے انبیاء پر بھی نازل ہوا ہے؟

ج : قرآن کا وہ حصہ جو پہلے انبیاء پر بھی نازل ہوا ہے یہ ہے۔ (۱) سبح اسم ربک الا علی جس وقت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پوری سورت حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی نازل ہوئی تھی اور امام حاکم نے قاسم کے طریق سے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کیا ہے کہ خدا نے اپنے رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہوئی کتاب میں سے حضرت ابراہیمؑ پر حسب ذیل آیتیں نازل کی تھیں۔ (۱) التائبون العابدون الحامدون مکمل آیت (۲) قد افلح المؤمنون پ

۱۸ کے شروع سے فیھا خلدون تک (۳) ان المسلمین والمسلمات پ ۲۲ مکمل آیت (۴) سورۂ معارج کی یہ آیتیں الذین ھم علی صلوتھم دائمون سے قائمون تک غرضیکہ خداوند تعالیٰ نے یہ حصے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو پورے کرکے نہیں دیئے اور سورۂ انعام کی دس آیات قل تعالوا اتل ما حرم ربکم الایات تورات میں سب سے پہلے نازل ہوئی تھیں اور تورات میں اختتام سورۂ ھود کے خاتمہ پر ہوا تھا دوسرا قول یہ ہے کہ تورات کا اختتام الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا " سے وکبرہ تکبیرا تک پر ہوا تھا۔
(الاتقان ا ص ۵۲)

س ☆ : قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جو تورات میں سات سو آیات کا درجہ رکھتی ہے؟

ج : وہ سورۂ جمعہ کی شروع کی آیت یسبح للہ ما فی السموت تا العزیز الحکیم اس کا مرتبہ تورات میں سات سو آیات کے برابر ہے۔
(الاتقان ا ص ۵۳)

س ☆ : قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے نبی پر نازل نہیں ہوئی؟

ج : وہ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جو صرف سلیمان علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے نبی پر نازل نہیں ہوئی۔ (کنزل العمال ا ص ۵۵۹)

س ☆ : قرآن کی وہ کونسی آیات ہیں جو حضرت یوسف علیہ السلام پر بھی نازل ہوئیں؟

ج : ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب القرظی سے نقل کیا وہ کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام پر نازل ہونے والی قرآن پاک کی یہ تین آیات تھیں۔ (۱) وان علیکم لحافظین کراما " کاتبین یعلمون ما تفعلون (۲) وما تکون فی شان الایتہ (۳) افمن ھو قائم علی کل نفس

الایتہ اور محمد بن کعب کے سوا کسی اور نے چوتھی آیت ولا تقربوا الزنا الایتہ کا بھی اضافہ کیا ہے اور ابن ابی حاتمؒ نے ابن عباسؓ سے بھی روایت نقل کی وہ خدا کا فرمان لولا ان رای برھان ربہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام نے اس وقت قرآن کریم کی اس آیت کا مشاہدہ کیا تھا جس نے ان کو اس فعل بد میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھا اور وہ آیت ان کے لیے دیوار کی سطح پر نمایاں کی گئی تھی۔ (الاتقان ا ص ۵۳)

س ☆: قرآن کی وہ سورتیں جو قرآن میں بھی ہیں اور پہلی کتابوں میں تھیں کونسی ہیں؟

ج: سورۂ آل عمران اس کا نام تورات میں طیبہ تھا (۲) سورۂ کہف جس کا نام تورات میں العائلہ تھا (۳) سورۂ قمر جس کا نام تورات میں المبضہ تھا (الاتقان ا ص ۷۲) (۴) سورۂ الملک جس کا نام تورات میں سورنہ المانعہ تھا (کنزالعمال ا ص ۵۹۳)

س ☆: قرآن کریم کا وہ حصہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوا کونسا ہے؟

ج: قرآن حکیم کا وہ حصہ جو دوسرے کسی نبی پر نازل نہیں ہوا یہ ہے (۱) سورے فاتحہ (۲) آیۃ الکرسی (۳) سورے بقرہ کا آخری رکوع یہ تینوں حصے عرش کے خزانے سے نازل ہوئے (الاتقان ص ۵۱ ج ۱)

قرآن کریم کی خصوصیات آسمانی کتابوں پر

س ☆: قرآن کریم کی دوسری آسمانی کتابوں پر کیا خصوصیت ہے؟

ج: ویسے تو خصوصیات بہت ہیں مگر چند اس مقام پر ذکر کی جاتی ہیں (۱) قرآن شریف ایسی کتاب ہے کہ فصاحت و بلاغت میں ایسی کوئی کتاب نہیں جیساکہ اللہ کا فرمان وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو بسورۃ من مثلہ پارہ ۱ (۲) قرآن کریم کا حفظ یاد ہو جانا بھی قرآن کی خصوصیت ہے

ورنہ اس سے قبل عام طور پر دیگر کتب سماویہ کا حفظ کیا جانا ثابت نہیں۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے ولقد یسرنا القران للذکر فھل من مدکر پ
۲۷۔ ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لیے آسان کیا ہے پس کوئی ہے یاد کرنے
والا۔ (۳) قرآن کو ہاتھ لگانے کیلئے وضو ضروری ہے لیکن دوسری کتابوں کو
چھونے کیلئے وضو ضروری نہیں جیساکہ ارشاد خداوندی ہے لا یمسہ الا
المطھرون نہ چھوویں قرآن کو مگر پاک لوگ (۴) قرآن کا انکار کرنے والا
کافر ہے اور کسی کتاب کا انکار کفر نہیں ہے اللہ کا ارشاد ہے وما یجحد
بایتنا الا الکفرون اور نہیں انکار کرتے ہیں ہماری آیات کا مگر کافر لوگ
وما یجحد بایتنا الا کل ختار کفور نہیں انکار کرتے ہیں ہماری
آیات کا مگر جھوٹے ناشکرے لوگ (۵) قرآن پاک کی تلاوت سے پہلے اعوذ
باللہ پڑھنا ضروری ہے دیگر کتابوں کیلئے اعوذ پڑھنا ضروری نہیں چنانچہ ردالمحتار
حاشیہ درالمختار میں لکھا ہے کہ دیگر کتابوں کیلئے اعوذ نہ پڑھے فرمان خداوندی
ہے فاذا قرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم جب
آپ قرآن پڑھیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگئے۔ (۶) جب قرآن پڑھا
جائے تو اس کا سننا اور سننے کیلئے خاموش رہنا ضروری ہے اور دیگر کتابوں کیلئے
ایسا نہیں ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے واذقری القران فاستمعو الہ
وانصتوا اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش
رہو (ہدایہ الترتیل ص ۳۱۹)

س ☆ : قرآن کریم کے کل کتنے نام ہیں؟

ج : قرآن کریم کے کل پچپن نام ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں
کتاب۔ قرآن۔ جبین۔ فرقان۔ شفاء۔ ذکر۔ مبارک۔ حکمت۔ ھدیٰ۔
تنزیل۔ علم۔ حق وغیرہم (الاتقان فی علوم القرآن عربی ص ۵۰)

س ☆ : قرآن کریم میں کتنے انبیاء کے نام آتے ہیں؟

ج : قرآن کریم میں (۲۴) چوبیس انبیاء کے نام مذکور ہیں۔ ان میں سے بعض

یہ ہیں۔ حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ حضرت ادریسؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت الیسعؑ حضرت ذوالکفلؑ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ حضرت محمد رسول اللہ علیہم الصلوۃ والسلام۔ (فضائل حفظ القرآن ص ۱۹۳)

س ☆ : قرآن کریم کتنے عرصہ میں نازل ہوا۔

ج : قرآن کریم بائیس سال پانچ ماہ، چودہ دن (۲۲ سال ۵ ماہ ۱۴ دن) میں نازل ہوا۔ (فضائل حفظ القرآن ص ۱۷۴)

موافقات رسولؐ و صحابہؓ و ملائکہؑ

(یعنی قرآن کا وہ حصہ جو نزول سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے بعض صحابہ یا فرشتوں کی زبان پر جاری ہوا پھر بالکل اسی طرح حق تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو گیا)

س ☆ : وہ کون سی آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوئی پھر اسی طرح آسمان سے نازل ہو گئی؟

ج : وہ دو آیتیں ہیں (۱) قد جاء کم بصائر من ربکم (۲) افغیر اللہ ابتغی حکما (الاتقان فی علوم القرآن ص ۴۷ ج ۱)

س ☆ : وہ کون سی آیات ہیں جو فرشتوں کی زبان پر جاری ہوئیں پھر اسی طرح نازل ہوئیں؟

ج : وہ دو آیتیں ہیں (۱) وما نتنزل الا بامر ربک یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زبان پر جاری ہوئی اور اسی کے موافق اللہ نے نازل فرمادی (۲) وما منا الا له مقام معلوم وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون یہ آیات نزول سے قبل فرشتوں کی زبان پر جاری ہوئیں پھر اسی طرح اللہ کی طرف سے نازل ہو گئیں (الاتقان ص ۴۷ ج ۱)

س ☆ : قرآن حکیم کا وہ کونسا حصہ ہے جو بعض صحابہ کی زبان پر جاری ہوا یا انھوں نے اسکی تمنا کی اور اسی کے موافق حق تعالیٰ نے اس کو نازل فرما دیا؟

ج : اس سلسلہ کی زیادہ تر حضرت عمرؓ کی زبان پر جاری ہونیوالی آیات ہیں جن کو موافقات عمری کے نام سے موسوم کیا جاتاہے چنانچہ چند چیزوں میں خداوند کریم نے حضرت عمرؓ کی موافقت کی ہے (۱) حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اگر ہم مقام ابراہیم کو مصلیٰ (نماز پڑھنے کا مقام) بناتے تو کیا اچھا ہوتا اسی وقت آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی اور تم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو (۲) جب حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گذارش کی کہ یا رسول اللہؐ آپ کے پاس آپ کی بیویوں کے سامنے نیک و بد ہر طرح کے لوگ چلے جاتے ہیں اس لئے اگر آپ ان کو پردے کا حکم دیتے تو اچھا ہوتا پس آیت حجاب (پردہ کے حکم کی آیت) فاسئلو ھن من ورآء حجاب نازل ہوئی (۳) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت غیرت رکھنے میں ایک سی ہو گئیں تھیں تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا عسیٰ ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا خیرا منکن الایہ ترجمہ: اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو چھوڑ دیں تو امید ہے کہ آپ کا خدا آپ کو تمھارے بدلہ میں تم سے اچھی بیویاں دیدیگا پھر اسی طرح قرآن نازل ہوگیا۔ (۴) غزوہ بدر کے قیدیوں کے متعلق جو حضرت عمرؓ کی رائے تھی اس طریقہ سے اللہ نے نازل فرمایا تھا(۵) جب ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الایہ نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ کی زبان پر اسکو سنکر بیساختہ جاری ہو فتبارک اللہ احسن الخالقین پھر خدا کی طرف سے بھی اسی طرح نازل ہو گیا۔ (۶) ایک یہودی کی حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی یہودی کہنے لگا کہ بیشک وہ جبریلؑ جس کا ذکر تمہارا دوست (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کرتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے حضرت عمرؓ نے اس کا جواب دیا من کان عدوا اللہ و ملیئکته ورسوله و جبریل ومیکائیل فان اللہ عدو للکفرین ترجمہ: جو اللہ اور اس کے فرشتوں اوراس کے رسولوں اور جبرئیل و میکائیل کا

دشمن ہے تو اس میں شک نہیں کہ اللہ کافروں کا دشمن ہے جس طرح یہ آیت حضرت عمرؓ کی زبان پر جاری ہوئی ٹھیک اسی طرح اللہ نے بھی نازل فرمادی (الاتقان ص ۸۹ ج۱)

س ☆ : حضرت معاذ بن جبلؓ کی زبان پر کونسی آیت جاری ہوئی جس کے موافق اللہ نے بھی نازل فرمادی؟

ج : جب حضرت عائشہ صدیقہؓ پر منافقین نے بہتان باندھا تھااور حضرت معاذؓ نے حضرت عائشہؓ کے متعلق یہ بری بات سنی تھی تو ان کی زبان سے نکلا سبحانک ھذا بھتان عظیم پھر اسی طرح خدا کی طرف سے یہ آیت نازل ہو گئی اور صحابہ میں سے دو صحابی حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت ابو ایوبؓ یہ دونوں جب کسی کے بارے میں ایسی بری بات سنتے تو کہتے سبحانک ھذا بھتان عظیم پھر اسی طرح یہ آیت اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی (الاتقان فی علوم القرآن ص ۴۷ ج ۱)

س ☆ : حضرت مصعب بن عمیرؓ کی زبان پر وہ کونسی آیت جاری ہوئی اور کہاں ہوئی جس کے موافق اللہ نے قرآن میں نازل فرمائی

ج : غزوہ احد میں اسلام کا جھنڈا حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھوں میں تھا لڑتے لڑتے ان کا داہنا ہاتھ کٹ گیا تو جھنڈا بائیں ہاتھ میں تھاما اور کہنے لگے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ترجمہ: اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں پھر کیا اگر وہ وفات پاگئے یا قتل کردئے گئے تو تم پشت پھیر کر بھاگ نکلو گے اس کے بعد انکا دوسرا ہاتھ بھی کٹ گیا اور وہ شہید ہو گئے یہ آیت اسی طرح اس واقعہ کے بعد نازل ہوئی اور ایاک نعبد و ایاک نستعین بھی بندوں کی زبانوں پر وارد ہوا ہے (الاتقان فی علوم القرآن ص ۴۷ ج۱)

قرآن کی سورتوں اور آیات کیساتھ فرشتوں کا نزول

س ☆ : وہ سورتیں اور آیات کون کونسی ہیں جن کے ساتھ فرشتوں کا بھی نزول ہوا؟

ج : اس طرح کی سورتیں اور آیات یہ ہیں (۱) سورۃ انعام جس کو لیکر ستر ہزار فرشتے اترے (۲) سورۃ الفاتحہ اس کو لیکر اسی ہزار فرشتے نازل ہوئے (۳) سورۃ یونس اس کو لیکر تیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۴) واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اس کے ساتھ بیس ہزار فرشتے نازل ہوئے (۵) آیۃ الکرسی اس کے ساتھ تیس ہزار فرشتے آسمان سے نازل ہوئے (الاتقان ص ۵۰ ج ۱) سورۃ الکھف اس کو لیکر ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے (کنزل العمال ص ۵۷۸ ج ۱)

قرآن کریم کی سورتوں کی مکی اور مدنی ترتیب نزول

س ☆ : قرآن کریم کیا اسی ترتیب پر نازل ہوا تھا جس ترتیب سے تلاوت کی جاتی ہے؟

ج : قرآن کریم جس ترتیب پر ہمارے سامنے موجود ہے اس ترتیب پر نازل نہیں ہوا تھا بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جس ترتیب سے قرآن نازل ہوا اس کی تفصیل یہ ہے۔

مکی ترتیب نزول

۱۔ العلق
۲۔ القلم
۳۔ المزمل
۴۔ المدثر
۵۔ الفاتحہ
۶۔ اللھب
۷۔ التکویر
۸۔ الاعلیٰ
۹۔ الیل
۱۰۔ الفجر
۱۱۔ الضحیٰ
۱۲۔ الم نشرح
۱۳۔ العصر
۱۴۔ العدیٰت
۱۵۔ الکوثر
۱۶۔ التکاثر
۱۷۔ الماعون
۱۸۔ الکفرون
۱۹۔ الفیل
۲۰۔ الفلق
۲۱۔ الناس
۲۲۔ الاخلاص
۲۳۔ النجم
۲۴۔ عبس
۲۵۔ القدر
۲۶۔ الشمس
۲۷۔ البروج
۲۸۔ التین
۲۹۔ قریش
۳۰۔ القارعہ
۳۱۔ القیمہ
۳۲۔ الھمزۃ
۳۳۔ المرسلت
۳۴۔ ق
۳۵۔ البلد
۳۶۔ الطارق
۳۷۔ القمر
۳۸۔ ص
۳۹۔ الاعراف
۴۰۔ الجن
۴۱۔ یٰس
۴۲۔ الفرقان
۴۳۔ فاطر
۴۴۔ مریم
۴۵۔ طٰہٰ
۴۶۔ الواقعہ
۴۷۔ الشعراء
۴۸۔ النمل
۴۹۔ القصص
۵۰۔ بنی اسرائیل
۵۱۔ یونس
۵۲۔ ھود
۵۳۔ یوسف
۵۴۔ الحجر
۵۵۔ الانعام
۵۶۔ الصفت
۵۷۔ لقمٰن
۵۸۔ سبا
۵۹۔ الزمر
۶۰۔ المومن
۶۱۔ حم سجدہ
۶۲۔ الشوریٰ
۶۳۔ الزخرف
۶۴۔ الدخان
۶۵۔ الجاثیہ
۶۶۔ الاحقاف
۶۷۔ الذریت
۶۸۔ الغاشیہ
۶۹۔ الکھف
۷۰۔ النحل
۷۱۔ نوح
۷۲۔ ابراہیم
۷۳۔ الانبیاء
۷۴۔ المومنین
۷۵۔ السجدۃ
۷۶۔ الطور
۷۷۔ الملک
۷۸۔ الحاقہ
۷۹۔ المعارج
۸۰۔ النباء
۸۱۔ النزعت
۸۲۔ الانفطار
۸۳۔ الانشقاق
۸۴۔ الروم
۸۵۔ العنکبوت
۸۶۔ المطففین

مدنی ترتیب نزول

۱۔ البقرۃ	۸۔ الحدید	۱۵۔ الحشر	۲۲۔ التغابن
۲۔ الانفال	۹۔ محمد	۱۶۔ النور	۲۳۔ الصف
۳۔ ال عمران	۱۰۔ الرعد	۱۷۔ الحج	۲۴۔ الجمعہ
۴۔ الاحزاب	۱۱۔ الرحمٰن	۱۸۔ المنافقون	۲۵۔ الفتح
۵۔ الممتحنہ	۱۲۔ الدھر	۱۹۔ المجادلہ	۲۶۔ المائدۃ
۶۔ النساء	۱۳۔ الطلاق	۲۰۔ الحجرات	۲۷۔ التوبہ
۷۔ الزلزال	۱۴۔ البینہ	۲۱۔ التحریم	۲۸۔ النصر

(ماخوذانہ قرآن پاک مطبوعہ ماہنامہ آستانہ دہلی)

س ☆ : قرآن پاک کی ساتوں منزلیں کون کون سی سورت سے شروع ہوتی ہیں؟

ج : پہلی منزل سورہ فاتحہ سے دوسری سورہ مائدہ سے تیسری سورہ یونس سے چوتھی بنی اسرائیل سے پانچویں سورہ شعراء سے چھٹی سورہ صفت سے ساتویں سورہ ق سے

قرآن کریم کی آیات و حروف کی تعداد

س ☆ : قرآن کریم کی آیات کی تعداد کیا ہے؟

ج : قرآن کریم کی آیات کی تعداد چھ ہزار پانچسو (۶۵۰۰) ہے (جمل ص ۵ ج ۱) دوسرا قول یہ ہے کہ چھ ہزار چھ سو سولہ (۶۶۱۶) آیات ہیں (الاتقان ص ۸۹ ج ۱) اور علامہ دانی نے علماء کا اجماع اس بات پر نقل کیا ہے کہ قرآن کی آیات کی تعداد چھ ہزار (۶۰۰۰) ہیں مگر پھر اس تعداد سے زیادتی کے متعلق ان میں آپس میں اختلاف ہو گیا ہے بعض لوگوں نے کچھ زیادتی ہی نہیں مانی اور چند صاحبوں نے دو سو چار آیتیں زائد بتائی ہیں (الاتقان ص ۸۹ ج ۱)

س ☆ : قرآن کریم میں کل کتنے حروف ہیں؟

ج : طبرانی نے حضرت عمر بن الخطاب سے مرفوعاً" روایت کی ہے کہ قرآن کے دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں یہ مقدار تمام آیات منسوخہ کو ملا کر ہے (جمل ص ۵ ج ۱' الاتقان ص ۹۳ ج ۱)

س ☆ : پورے قرآن میں حروف تہجی میں سے کس حرف کی کتنی تعداد ذکر کی گئی ہے؟

ج : قرآن کریم میں کونسا حرف کتنی مقدار میں آیا ہے اس کی تفصیل امام سفی نے بالترتیب اپنی کتاب (مجموع العلوم و مطلع النجوم) میں الگ الگ حرفاً" حرفاً" ذکر کی ہے جس کو ذیل میں لکھا جاتا ہے۔ ا قرآن میں اڑتالیس ہزار سات سو چالیس ۴۸۷۴۰ ہیں۔ ب قرآن کریم میں گیارہ ہزار چار سو بیس ۱۱۴۲۰ ہیں ت قرآن میں چار لاکھ ۴۰۰۰۰۰۰ ہیں' ث دس ہزار چار سو اسی ۱۰۴۸۰ ہیں ج تین ہزار تین سو بائیس ۳۳۲۲ ہیں ح چار ہزار ایک سو اڑتیس ۴۱۳۸ ہیں' خ دو ہزار پانچسو تین ۲۵۰۳ ہیں د پانچ ہزار نو سو اٹھانوے ۸۹۹۸ ہیں' ر دو ہزار دو سو چھ ۲۲۰۶ ہیں' ز ایک ہزار چھ سو اسی ۱۶۸۰ ہیں' س پانچ ہزار سات سو ننانوے ۸۷۹۹ ہیں' ش دو ہزار ایک سو پندرہ ۲۱۱۵ ہیں' ص دو ہزار سات سو اسی ۲۷۸۰ ہیں' ض ایک ہزار آٹھ سو بیاسی ۱۸۸۲ ہیں' ع نو ہزار چار سو ستر ۹۴۷۰ ہیں' غ ایک ہزار دوسو انتیس ۱۲۲۹ ہیں' ف نو ہزار آٹھ سو تیرہ ۹۸۱۳ ہیں' ق آٹھ ہزار ننانوے ۸۰۹۹ ہیں ک آٹھ ہزار بائیس ۸۰۲۲ ہیں ل تینتیس ہزار نو سو بائیس ۳۳۹۲۲' م اٹھائیس ہزار نو سو بائیس ۲۸۹۲۲ ہیں' ن ستر ہزار ۷۰۰۰۰ ہیں' ھ چھبیس ہزار نوسو پچیس ۲۶۹۲۵ ہیں' لا چودہ ہزار سات سو سات ۱۴۷۰۷' ی پندرہ ہزار سات سو سترہ ۱۵۷۱۷ ہیں (الفتوحات الالٰہیہ ص ۵ ج ۱)

رات میں نازل ہونے والی آیات

س ☆ : وہ سورتیں اور آیات کون کون سی ہیں جن کا نزول رات کے وقت ہوا ہے۔

ج : رات میں نازل ہونے والی سورتیں یہ ہیں (۱) سورہ انعام مکہ میں رات کیوقت نازل ہوئی اس طرح پر کہ ستر ہزار فرشتے اس کے گرد تسبیح (سبحان اللہ العظیم) کی آواز بلند کرتے آرہے تھے یہ سورت مکمل ایک بارگی میں نازل ہوئی (۲) سورہ مریم کا نزول بھی رات کو ہوا چنانچہ حضرت مریم غسانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ آج رات میرے گھر میں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات مجھ پر سورہ مریم نازل ہوئی اس لئے اس لڑکی کانام مریم رکھو (الاتقان ص ۲۸ ج ۱) (۳) سورہ المنافقون کا نزول بھی رات میں ہوا ہے (۴) سورۃ المرسلات کا نزول بھی رات کے وقت ہوا ہے (۵) لو (۶) قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ان دونوں سورتوں کا نزول بھی رات کے وقت ہوا ہے (الاتقان ص ۲۹ ج ۱) (۷) سورہ ال عمران کے آخری حصہ کی نسبت ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور ابن المنذر وابن مردویہ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب التفکر میں ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلالؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز فجر کی اذان سنانے آئے حضرت بلالؓ نے دیکھا آقا صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں حضرت بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیوں نہ روؤں جبکہ آج رات مجھ پر ان فی خلق السموت والارض واختلاف الیل والنھار لایت لاولی الالباب کا نزول ہوا ہے

اس کے بعد فرمایا بد بختی ہے اس شخص کیلئے جو اس آیت کو پڑھے پھر بھی صنعت خالق میں غور نہ کرے (الاتقان ص ۲۸ ج ۱) (۸) واللہ یعصمک من الناس امام ترمذی و حاکم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے صحابہ رات میں پہرہ دیتے تھے جسوقت یہ آیت واللہ یعصمک الایہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ سے سر نکال کر فرمایا لوگو تم واپس جاؤ خدا نے خود مجھ کو اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور طبرانی نے عصمہ بن مالک الخطمی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کیا کرتے تھے جب یہ آیت واللہ یعصمک نازل ہوئی تو پہرہ توڑ دیا گیا (۹) آیہ الثلاثہ یعنی و علی الثلثہ الذین خلفو احتی اذا ضاقت علیہم الارض بمارحبت اس آیت کی نسبت صحیحین میں حدیث کعب بن مالک سے مروی ہے انھوں نے کہا خدا نے ہماری توبہ ایسے وقت میں نازل فرمائی جبکہ رات کا پچھلا تیسرا حصہ باقی رہ گیا تھا جسکی کچھ تفصیل یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر غزوہ تبوک کیلئے روانہ ہوا تو کعب بن مالک' مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ یہ تینوں سواری والے تھے اس لئے ان تینوں نے یہ سوچا کہ صحابہ تو پیدل چل رہے ہیں ہمارے پاس سواری ہے اگر ہم کچھ ٹھیر کر بھی چلے تو ان کے ساتھ مل جائیں گے مگرایک دن گذرا دو دن گذرے اسی طرح آج کل آج کل کرتے رہے اور یہ اس غزوہ میں شریک نہ ہو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو دیگر جو صحابہ عذر کی وجہ سے شریک جنگ نہ ہو سکے تھے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عذر پیش کرکے معافی مانگ لی مگر جب یہ تینوں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا فیصلہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک اللہ کے یہاں سے کوئی حکم نہ آجائے آخر کار تمام صحابہ نے ان سے بولنا بند کردیا پھراللہ نے

چالیس دن بعد ان کی توبہ کا پروانہ نازل فرمایا۔ (الاتقان ص ۲۸ ج ۱) (۱۰) آغاز سورہ النجم اس کا نزول اس وقت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے بوقت نزول کچھ لوگ سو گئے تھے اور بعض لوگ منتشر ہو چکے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کو بلند آواز سے پڑھا(رواہ ابن مردویہ عن عمران بن حصینؓ - (الاتقان ص ۲۸ ج۱) (۱۱) سورہ الاحزاب کی وہ آیت جو عورتوں کے باہر نکلنے کی اجازت کے بارے اتری ہے قاضی جلال الدین نے کہا ہے وہ آیت یاایھا النبی قل لازوٰجک وبنا تک الایہ ہے (۱۲) واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا الایہ کا نزول بقول ابن حبیب معراج کی رات میں ہوا (الاتقان ص ۲۸ ج ۱) آغاز سورہ الفتح یعنی انا فتحنا لک فتحا مبینا رات کے وقت نازل ہوئی (الاتقان ص ۲۸ ج ۱)

جن لوگوں اور چیزوں کے نام کنیت لقب قرآن میں ذکر کیے گئے

س ☆ : اللہ نے قرآن کے اندر کل کتنے انبیاء علیہم السلام کے ناموں کو ذکر کیا ہے؟

ج : اللہ نے قرآن میں انبیاء و رسولوں میں کل پچیس کے ناموں کو ذکر فرمایا ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے (۱) حضرت آدم علیہ السلام' (۲) حضرت نوح علیہ السلام' (۳) حضرت ادریس علیہ السلام' (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام' (۵) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام' (۶) حضرت اسحاق علیہ السلام' (۷) حضرت یعقوب علیہ السلام' (۸) حضرت یوسف علیہ السلام' (۹) حضرت لوط علیہ السلام' (۱۰) حضرت ہود علیہ السلام' (۱۱) حضرت صالح علیہ السلام' (۱۲) حضرت شعیب علیہ السلام' (۱۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام' (۱۴) حضرت ہارون علیہ السلام' (۱۵) حضرت داؤد علیہ السلام' (۱۶) حضرت سلیمان علیہ السلام' (۱۷) حضرت

ایوب علیہ السلام' (۱۸) حضرت ذوا لکفل علیہ السلام' (۱۹) یونس بن متی علیہ السلام' (۲۰) حضرت الیسع علیہ السلام' (۲۱) حضرت زکریا علیہ السلام' (۲۲) حضرت یحیٰ علیہ السلام' (۲۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام' (۲۵) حضرت سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (الاتقان ص ۱۷۵ ج ۲)

س ☆ : قرآن میں فرشتوں میں سے کتنے فرشتوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں؟

ج : بارہ فرشتوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں جن کی تفصیل یہ (۱) حضرت جبرئیل (۲) حضرت میکائیل (۳) ہاروت (۴) ماروت (۵) الرعد (ایک قول کی بنا پر ایک فرشتہ کا نام ہے) (۶) برق (ایک قول کی بناپر یہ ایک فرشتہ کا نام ہے) (۷) مالک داروغہ جہنم کا نام ہے (۸) قعید (ایک قول کی بنا پر یہ بھی ایک فرشتہ کانام ہے) (۹) سجل (ایک قول پر یہ بھی ایک فرشتہ کا نام ہے) (۱۰) ذوالقرنین (یہ بھی ایک قول میں فرشتہ کا نام ہے) (۱۱) الروح (یہ بھی ایک قول کی بناپر ایک مخصوص فرشتہ کانام ہے (۱۲) السکینہ یہ بھی ایک قول پر ایک فرشتہ کانام ہے اس طرح قرآن میں ذکر ہونیوالے فرشتوں کے ناموں کی تعداد بارہ ہو جاتی ہے (الاتقان ص ۱۷۹ و ص ۱۸۰)

س ☆ : قرآن کریم میں صحابہ میں کس کس کے نام مذکور ہوئے ہیں؟

ج : قرآن میں صرف دو صحابیوں کے نام آئے ہیں حضرت زید بن حارثہ کانام جو اس آیت شریفہ میں ہے فلما قضی زید منها وطرا زوجنکها الایہ پ ۲۲ اور دوسرے صحابی حضرت سجل یوم نطوی السماء کطی السجل الکتب میں ہے حضرت سجل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے جیسا کہ ابو داؤد شریف ص ۴۰۷ ج ۲' میں حضرت ابن عباس کی روایت میں اس کی تصریح ہے السجل کاتب کان النبی صلی اللہ وسلم (سجل کے بارے میں ایک قول پہلے گذر چکا کہ یہ فرشتہ کا نام ہے

س ☆ : قرآن کریم میں کسی صحابی کا نام نہیں حتیٰ کہ خلفاء اربعہ کا نام بھی

نہیں تو پھر زید ابن حارثہ کا نام آنے کی کیاوجہ ہے ان کی کیا خصوصیت ہے؟

ج : وجہ اسکی یہ کہ زید بن حارثہ زمانہ جاہلیت کے غلاموں میں سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید کر آزاد کردیا تھااور اپنا لے پالک بیٹا بنا لیا تھا لوگ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے زید بن محمد کہا کرتے تھے اور ان کو آپ کا فرزند حقیقی کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی اپنی پھوپھی کی لڑکی حضرت زینب سے کردی تھی ان دونوں (میاں بیوی) میں موافقت نہ ہوئی تو زید نے زینب کو طلاق دیدی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب کی دلداری کیلئے اس سے شادی کرنے پر تردد میں تھے ادھر کفار کی طرف سے طعن کا اندیشہ تھا کہ لوگ طعنہ دیں گے کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی اللہ نے حکم نازل فرمایا فلما قضی زید منھا وطرا زوجنکھاکہ جب زید نے زینب سے اپنی حاجت پوری کرلی (یعنی ان کو طلاق دیدی) تو ہم نے ان کی شادی آپ سے کردی' اس پر کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کرلی اللہ نے آیت نازل فرمائی ما کان محمد ابا احد من رجالکم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور زید ان کے حقیقی بیٹے نہیں ہیں اور حکم ہوگیا کہ زید بن حارثہ کو زید بن محمد نہ کہو بلکہ زید بن حارثہ کہا کرو اس وقت سے ان کو زید بن حارثہ کہا جانے لگاتو چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کی شرافت فضیلت سے یہ محروم کردئے گئے تھے اللہ نے اس کے بدلہ میں ان کو دوسری شرافت و فضیلت سے نواز دیا کہ ان کا نام قرآن میں ذکر فرمادیا (ہدایت الترتیل لتلاوۃ التنزیل ص ۳۹۵ ص ۲ مع زیادہ توضیح

س ☆ : قرآن پاک میں انبیاء و رسل کے علاوہ پہلے مومن لوگوں میں سے کس کس کے نام آئے ہیں۔

ج : قرآن میں ایسے چھ لوگوں کے نام آئے ہیں۔ ا۔ حضرت عمران یہ حضرت

مریم کے والد تھے جن کا ذکر واذقالت امراۃ عمران الایتہ اور ومریم بنت عمران التی احصنت الایتہ میں ہے۔ ۲۔ حضرت تبع یہ نیک لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اللہ کے قول وقوم تبع میں ہے۔ ۳۔ حضرت لقمان ایک حبشی غلام تھے جو بڑھئی کا کام کرتے تھے قالہ ابن عباسؓ ان کا ذکر اللہ کے قول ولقد اتینا لقمان الحکمنہ میں ہے۔ ۴۔ حضرت یوسف یہ ایک شخص کا نام ہے جس کا ذکر سورۂ مومن میں ولقد جاء کم یوسف من قبل الایتہ میں ہے۔ ۵۔ یعقوب جس کا ذکر سورۂ مریم کے شروع میں ہے۔ یرثنی ویرث من ال یعقوب یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے علاوہ کسی اور شخص کا نام ہے۔ ۶۔ تقی یہ ایک شخص کا نام ہے جو نیکی میں مشہور تھا۔ زیادہ نیک ہوتا تھا اس کو لوگ کہتے تھے کہ تو نیکی میں تقی کی طرح ہے اس کا ذکر آیت شریفہ انی اعوذ بالرحمٰن منک ان کنت تقیا میں ہے۔ (الاتقان ۲ ص ۱۸۰)

س ☆ : قرآن کریم میں عورتوں میں سے کن کن عورتوں کے نام آئے ہیں؟

ج : قرآن کریم میں عورتوں میں سے صرف حضرت مریم علیہا السلام کا نام آیا ہے۔ مگر ابن عساکر نے کہا ہے کہ اللہ کے فرمان اتدعون بعلا میں بعل ایک عورت کا نام تھا جس کی لوگ عبادت کیا کرتے تھے یعنی دیوی مانتے تھے۔ (الاتقان ۲ ص ۱۸۱)

س ☆ : قرآن کریم میں کسی عورت کا نام نہیں مگر حضرت مریم کا نام جابجا ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟

ج : واللہ اعلم اس کی وجہ یہ ہے کہ زوجہ کا نام لینا زمانہ جاہلیت میں برا سمجھا جاتا تھا چونکہ نصاریٰ حضرت مریم کو اللہ کی بیوی کہتے تھے۔ اللہ نے نصاریٰ کے اعتقاد کو باطل کرنے کے لیے جگہ جگہ حضرت مریم کا ذکر فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ مریم اللہ کی زوجہ نہیں اگر ہوتی تو اللہ تعالیٰ ان کا نام نہ لیتا (ہدایتہ الترتیل لتلاوۃ التنزیل ۲ ص ۳۹۵)

س ☆ : قرآن کریم میں کن کن کافروں کے نام ذکر کئے گئے ہیں؟

ج : قرآن میں جن کافروں کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں۔ ۱۔ قارون یہ ـعصر کا بھائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا۔ ۲۔ جالوت یہ ایک بادشاہ تھا جس کا ذکر وقتل داؤد جالوت میں ہے۔ ۳۔ ہامان نمرود کا وزیر تھا۔ ۴۔ بشری یہ حضرت یوسف علیہ السلام والے کنویں پر آنے والا شخص تھا جس نے پکارا یبشریٰ ھذا غلام ۵۔ آزر حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد کا نام تھا اور بعض نے کہا تارخ نام تھا اور آزر لقب تھا۔ ۶۔ لنسسی یہ بنی کنانہ کے قبیلہ سے ایک آدمی لنسسی نامی گزرا ہے جو ماہ محرم کو ماہ صفر بنا دیا کرتا تھا۔ (الاتقان ۲ ص ۱۸)

س ☆ : قرآن کریم میں جنات کے ناموں میں سے کس کا نام آیا ہے؟

ج : قرآن میں جنات میں سے صرف ابلیس کا نام آیا ہے جو ان سب جنات کا جد اعلیٰ کہلاتا ہے۔ (الاتقان ۲ ص ۱۸۱)

س ☆ : قرآن کریم میں کتنے اور کن کن قبیلوں کے نام آئے ہیں؟

ج : قرآن کریم میں چھ قبیلوں کے نام آئے ہیں۔ ۱۔ یاجوج ۲۔ ماجوج ۳۔ عاد ۴۔ ثمود ۵۔ مدین ۶۔ قریش (الاتقان ۲ ص ۱۸۱)

س ☆ : قرآن کریم میں کن کن بتوں کے نام آئے ہیں جو کہ انسانوں کے نام تھے؟

ج : قرآن کریم میں جن بتوں کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں۔ ۱۔ ود ۲۔ سراع ۳۔ یغوث ۴۔ یعرق ۵۔ نسر یہ پانچوں قوم نوح کے اصنام تھے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ پانچوں قوم نوح کے نیک لوگوں کی نام ہیں مگر جب یہ لوگ مر گئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ وہ ان لوگوں کی نشست گاہوں پر پتھروں کے نشانات قائم کر دیں اور ان پتھروں کو ان ہی مردہ لوگوں کے نام سے موسوم کر دیں اور ان ہی کی طرف ان کی نسبت کر دیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن جب تک ان

نشانات کو جاننے والے لوگزندہ رہے۔ اس وقت تک تو ان کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔ جب واقف کار لوگ انتقال کر گئے اور اصل حقیقت معدوم ہو گئی تو ان کی عبادت شروع کر دی۔ یہاں سے پتھروں کی عبادت شروع ہو گئی۔ ۶۔ لات۔ یہ بھی ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کے لیے ستو گھولا کرتا تھا۔ ۷۔ منات ۸۔ عزیٰ۔۔۔ یہ تینوں قریش کے بت ہیں۔ ۹۔ الرجز (بضم الراء) یہ بھی ایک قول کی بنا پر ایک بت کا نام ہے۔ ۱۰۔ جبت ۱۱۔ طاغوت یہ دونوں بھی بتوں کے نام ہیں مشرکین ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ۱۲۔ الرشاد جس کا ذکر اللہ کی ارشاد وما اھدیکم الا سبیل الرشاد میں ہے۔ یہ ایک قول کی بنا پر فرعون کے بتوں میں سے ایک بت تھا۔ ۱۳۔ بعل یہ قوم الیاسؑ کا بت تھا۔ ۱۴۔ ازر یہ بھی ایک قول کی بنا پر ایک بت کا نام تھا۔ (الاتقان ۲ ص ۱۸۱)

س ☆ : قرآن کریم میں کن کن شہروں، گاؤں اور جگہوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں؟

ج : قرآن کریم میں جن جن شہروں، گاؤں اور جگہوں کے نام آئے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ بکتہ جو مکہ کا نام ہے۔ ۲۔ مدینہ ۳۔ احد ۴۔ حنین یہ طائف کے قریب گاؤں ہے۔ ۵۔ مصر ۶۔ بابل ۷۔ الایکتہ قوم شعیب کا شہر تھا۔ ۸۔ الرقیم اس قریہ کا نام ہے جہاں سے اصحاب کہف نکلے تھے۔ ۹۔ حرد ایک گاؤں کا نام ہے اور قرآن میں جن جگہوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں۔ ۱۰۔ مشعر حرام مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے۔ ۱۱۔ نقع عرفات سے مزدلفہ کے درمیان جگہ کا نام ہے ۱۲۔ احقاف حضرموت اور عمان کے مابین ریگستانی پہاڑ کا نام ہے۔ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ احقاف ملک شام کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ۱۳۔ طور سینا وہ پہاڑ ہے جس پر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو باری تعالیٰ نے پکارا تھا۔ ۱۴۔

الجودی یہ الجزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ ۱۵۔ طوی ایک وادی کا نام ۱۶۔ الکھف پہاڑ میں تراشا ہوا گھر ہے۔ ۱۷۔ المحرم ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء سے روایت کی ہے کہ عرم ایک وادی کا نام ہے۔ ۱۸۔ الصریم ابن جریر نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے یہ ملک یمن میں ایک زمین کا نام ہے۔ ۱۹۔ ق ایک پہاڑ ہے جو زمین کے گرد محیط ہے (اسی کا نام کوہ قاف بھی ہے) الجرز ایک زمین کا نام ہے۔ ۲۰۔ الطاغیتہ یہ اس مقام کا نام ہے جہاں قوم ثمود کو ہلاک کیا گیا تھا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ۲ ص ۱۸۲)

س ☆ : قرآن حکیم میں آخرت کے مقامات میں سے کن کن جگہوں کے نام ذکر کیے گئے ہیں۔

ج : قرآن حکیم میں آخرت کی جن جن جگہوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں۔ ۱۔ فردوس یہ جنت کی سب سے اعلیٰ جگہ ہے۔ ۲۔ علیون بعض حضرات نے کہا یہ جنت کی سب سے اعلیٰ جگہ ہے اور بعض نے کہا یہ اس کتاب کا نام ہی جس میں دونوں جہان کے نیک لوگوں کے اعمال تحریر ہیں۔ ۳۔ الکوثر یہ جنت کی ایک نہر کا نام ہے۔ ۴۔ سلسبیل ۵۔ تسنیم یہ دونوں جنت کے دو چشمے ہیں۔ ۶۔ سجین یہ کفار کی روحوں کی قرارگاہ کا نام ہے۔ ۷۔ صعود یہ جہنم کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ۸۔ غنی۔ ۹۔ اثام ۱۰۔ موبق ۱۱۔ سعیر ۱۲۔ ویل ۱۳۔ سائل ۱۴۔ سحق یہ ساتوں جہنم کی وادیاں (ندیاں) ہیں جن میں جہنمیوں کی راد اور پیپ بہے گی۔ (۱۵) الفلق جہنم میں ایک کنواں ہے۔ ۱۶۔ یحموم یہ جہنم کے سیاہ دھویں کا نام ہے۔ (الاتقان ۲ ج ا ص ۱۸۳)

س ☆ : قرآن میں وہ نام کون کون سے ہیں جو جگہوں کی جانب منسوب ہیں؟

ج : قرآن میں جگہوں کی جانب منسوب ذیل نام مذکور ہوئے۔ ۱۔ الامی۔ یہ ام القریٰ (وادی مکہ) کی جانب منسوب ہے۔ ۲۔ عبقری یہ عبقر کی جانب منسوب ہے جو جنوں کی ایک جگہ کا نام ہے اور ہر نادر چیز اس کی طرف

منسوب کی جاتی ہے۔ ۳۔ السامری یہ ایک سرزمین کی طرف منسوب ہے جس کا نام سامرون اور بعض نے سامرہ بتلایا ہے۔ ۴۔ العربی یہ عربہ کی جانب منسوب تھا اور یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گھر کا صحن (آنگن) تھا۔ (الاتقان ۲ ص ۱۸۳)

س ☆ : خداوند تعالیٰ نے قرآن میں کس کی کنیت ذکر فرمائی؟

ج : اللہ نے قرآن مجید میں سوائے ابولہب کے اور کوئی کنیت ذکر نہیں فرمائی۔ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ تھا اور یہ نام قرآن میں اس وجہ سے نہیں آیا چونکہ یہ شرعاً حرام ہے (الاتقان ۲ ص ۱۸۳)

س ☆ : کلام الٰہی میں واقع ہونے والے القاب کون کون سے ہیں؟

ج : اللہ کے کلام میں مذکور ہونے والے القاب یہ ہیں۔ ۱۔ اسرائیل۔ یہ حضرت یعقوبؑ کا لقب ہے جس کے معنی عبداللہ کے ہیں۔ ۲۔ المسیح۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کا لقب ہے۔ ۳۔ ادریس یہ بھی لقب ہے اصل نام اخنوخ تھا بوجہ کثرت درس کتاب اللہ کے ادریس نام پڑ گیا۔ ۴۔ ذوالکفل یہ حضرت الیاسؑ کا لقب ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ حضرت یوشع کا لقب ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ حضرت یسعؑ کا لقب ہے چوتھا قول یہ ہے کہ یہ حضرت زکریاؑ کا لقب ہے۔ ۵۔ نوح یہ بھی لقب ہے آپ کا اصل نام عبدالغفار تھا بوجہ اپنے نفس پر کثرت سے رونے کے نوح لقب پڑ گیا۔ ۶۔ ذوالقرنین بھی لقب ہے اصل نام اسکندر تھا۔ ۷۔ فرعون لقب ہے اصل نام ولید بن مصعب تھا اور اس کی کنیت ابوالعباس تھی۔ ۸۔ تبع لقب ہے۔ اصل نام اسعد بن ملکی کرب تھا یہ شاہان یمن کا عام لقب تھا جو بھی یمن کا بادشاہ بنا اس کو تبع کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۸۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امور

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کس ماہ کی کس تاریخ، کس دن اور کس گھر میں ہوئی؟

ج : آنحفت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول بروز دو شنبہ (پیر) دار ابن یوسف میں پیدا ہوئے اور یہ گھر دار ابن یوسف کے نام سے مشہور تھا۔ (الکامل فی التاریخ لابن کثیر ج ۱ ص ۴۵۸)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین، دادا دادی اور نانا نانی کے نام کیا کیا تھے؟

ج : آپ کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ، دادا کا نام عبدالمطلب، دادی کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ اور آپ کے نانا کا نام وہب اور نانی کا نام برہ بنت عبدالعزیٰ تھا۔ (اصح السیر ص ۳ و ۵، البدایہ والنہایہ)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی پھوپھیاں تھیں اور نام کیا کیا تھے؟

ج : چھ پھوپھیاں تھیں جن کے نام یہ تھے۔ صفیہ، ام حکیم البیضاء، عاتکہ، امیمہ، اروی، برہ (اوجز السیر لخیر البشر ص ۶) اور ان میں سے صرف صفیہ مسلمان ہوئیں۔ (اصح السیر ص ۵)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سب سے پہلے کونسا کلام نکلا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سب سے پہلے نکلنے والا کلام یہ ہے اللّٰہ اکبر کبیراً" والحمد للّٰہ کثیرا و سبحان اللّٰہ بکرۃ واصیلاً " (نشر الطیب ص ۲۳)

س ☆ : احد کی لڑائی میں جب آپ کے دندان مبارک شہید ہو گئے تھے ان سے جو خون نکلا تھا وہ کہاں گیا تھا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک سے جو خون نکلا تھا وہ حضرت مالک ابن سنان نے پی لیا تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ جس کے خون میں میرا خون مل گیا ہو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ ۴ ص ۲۸۱)

س ☆ : وہ کونسے انبیاء ہیں جن کے دو نام رکھے گئے؟

ج : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے سوا کسی نبی کے دو نام ا نام نہیں رکھے گئے۔ (الاتقان ۲ ص ۳۴۹)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس سواری پر سوار ہو کر معراج میں تشریف لے گئے تھے اس کا رنگ کیسا تھا قد کتنا تھا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ کے براق پر سوار ہو کر معراج میں گئے جو گدھے سے ذرا اونچا اور خچر سے ذرا نیچا تھا۔ (مسلم شریف ا ص ۹۱)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب براق پر سوار ہونے لگے تو رکاب و لگام کس نے تھامی تھی؟

ج : حضرت جبرئیلؑ نے رکاب اور میکائیل نے لگام تھامی تھی۔ (نشر الطیب ص ۳۷)

س ☆ : شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کی امامت کس جگہ کرائی اور کتنی رکعتیں پڑھائیں؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ (مسلم ا ص ۹۱)

س ☆ : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کے لیے کس نے بڑھایا اور مقتدی کس ترتیب پر کھڑے تھے؟

ے محمد اور احمد۔ عیسیٰ اور مسیح علیہما السلام

ج : انبیاء علیہم السلام جب صفیں درست کر چکے تو کھڑے ہوئے یہ انتظار کر رہے تھے کہ دیکھو کون امامت کے لیے آگے بڑھتا ہے حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر امامت کے لیے آگے بڑھا دیا۔ (نشر الطیب ص ۴۴) اور اس نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے قریب حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے تھے۔ داہنی جانب حضرت اسمٰعیلؑ کھڑے تھے۔ بائیں جانب حضرت اسحٰقؑ پھر حضرت موسیٰؑ پھر تمام انبیاء و رسل کھڑے تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۴۰۸)

س ☆ : اس نماز میں رسولوں اور نبیوں کی کتنی صفیں تھیں؟

ج : کل سات صفیں تھیں جن میں سے تین میں رسل عظام تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۴۰۸) اور چار صفوں میں انبیاء کرام علیہم السلام تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۴۰۸)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ سے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تک کتنا زمانہ گزرا؟

ج : زمانہ فترت کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ (۱) پانچسو انہتر (۵۶۹) سال کا عرصہ ہوا۔ (۲) حضرت ابوعثمان ہندی کہتے ہیں زمانہ فترۃ چھ سو سال کا ہوا۔ (۳) قتادہ نے کہا ہے کہ پانچ سو ساٹھ سال کا ہوا۔ (حاشیہ جلالین ص ۹۷)

س ☆ : غار حرا کا طول و عرض کتنا تھا؟

ج : لمبائی چار گز اور چوڑائی دو گز تھی۔

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر کس نے، کب اور کس کھانے میں ملا کر دیا تھا اور اس کے کتنے سال بعد آپ کی وفات ہوئی؟

ج : سلام بن مشکم کی عورت زینب بنت الحارث نے ایک بکری کے گوشت میں زہر ملا کر غزوۂ خیبر کے موقعہ پر آپ کے سامنے پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے گوشت منہ میں لیا مگر معلوم ہو گیا بعض روایات میں ہے کہ گوشت نے کہہ دیا کہ زہر ملا ہوا ہے۔ آپ نے اس کو تھوک دیا۔

اس واقعہ کے تین سال بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ (اصح السیر ص ۲۰۲)

س ☆ : حضورؐ کے اسماء گرامی کتنے ہیں؟

ج : ۱۔ حضورؐ کے اسماء گرامی کل ننانوے ہیں۔

۲۔ حضورؐ کے کل نام پانچ سو اکیس ہیں۔ (بحوالہ قصیدہ حسنی ص ۳۳)

۳۔ حضورؐ کے کل نام آٹھ سو پانچ ہیں۔ (بحوالہ البرکات المکیہ ص ۲۴۸)

۴۔ بعض نے کہا ہے کہ حضورؐ کے نام و القاب ایک ہزار ہیں۔ (قصص القرآن ج ۴ ص ۲۱۴)

س ☆ : قرآن کریم میں حضورؐ کے کتنے نام ذکر کیے گئے ہیں۔

ج : قرآن کریم میں کل انتیس (۲۹) نام ذکر کیے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض کئی کئی جگہ بھی ذکر ہوئے ہیں۔ (بحوالہ قصص القرآن ج ۴ ص ۲۱)

س ☆ : معراج کا واقعہ کتنے صحابہؓ سے روایت کیا گیا ہے۔

ج : ۱۔ معراج کا واقعہ چھبیس صحابہؓ سے منقول ہے۔ (نشر الطیب ص ۵۳)

۲۔ معراج کا واقعہ پینتالیس صحابہ سے منقول ہے۔ (قصص القرآن ج ۴ ص ۳۳۵)

جن میں مہاجرین بھی ہیں اور نصار بھی' مرد بھی عورتیں بھی۔

س ☆ : جن صحابہؓ سے معراج کا واقعہ منقول ہے ان کے نام کیا کیا ہیں؟

ج : ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ حضرت عمرؓ ۲۔ حضرت علیؓ ۳۔ حضرت ابن مسعودؓ ۴۔ حضرت ابن عباسؓ ۵۔ حضرت ابن عمرؓ ۶۔ حضرت ابن عمرو ۷۔ حضرت ابی بن کعب ۸۔ حضرت ابو ہریرۃؓ اور صحابیات میں

۱۔ حضرت عائشہؓ ۲۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ ۳۔ حضرت ام ہانیؓ

۴۔ حضرت ام سلمہؓ

س ☆ : جب معراج کا واقعہ پیش آیا اس وقت آپ کہاں تشریف رکھتے تھے؟

ج : ۱۔ آپ حطیم میں تھے۔ (بخاری) ۲۔ آپ شعب ابی طالب میں تھے۔ (واقدی) ۳۔ آپ ام ہانی کے گھر تھے (طبرانی) ۴۔ آپ گھر میں تھے۔

(بخاری) ۵۔ آپ مسجد حرام میں تھے (بخاری) (بحوالہ نشر الطیب ص ۵۳)

س ☆ : معراج کے سفر میں آپ نے کتنے مقامات پر نماز پڑھی تھی۔

ج : انبیاءؑ کی امامت کے علاوہ تین مقامات پر آپ نے نماز پڑھی۔ ۱۔ مدینہ منورہ میں ۲۔ مدین میں ۳۔ بیت اللحم میں اور بعض نے مدین کی جگہ طور سینا کا ذکر کیا ہے۔ (نشر الطیب ص ۵۶)

س ☆ : بیت اللحم کس جگہ کا نام ہے؟

ج : بیت اللحم وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی تھی۔ (حوالہ بالا)

س ☆ : طور سینا کس جگہ کا نام ہے؟

ج : طور سینا اس پہاڑ کو کہتے ہیں جہاں خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام فرمایا تھا۔ (حوالہ بالا)

آنحضرت ﷺ کی خصوصیات

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی خصوصیات ہیں جو دنیا میں آنے سے قبل آپ کو عطا ہوئیں؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات تو بہت ہیں ان میں سے چند ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔ (۱) عالم ارواح میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا ہونا (۲) سب سے پہلے آپ کو نبوت عطا ہونا۔ (۳) آپ کا نام مبارک عرش پر لکھا ہوا ہونا۔ (۴) عہد الست میں بلیٰ کہہ کر سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دینا۔ (۵) خلق عالم سے آپ کا مقصود ہونا۔ (۶) پہلی کتابوں میں آپ کی بشارت ہونا۔ (نشر الطیب ص ۱۸۴)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ خصوصیات جو آپ کو دنیا میں آنے کے بعد عطا ہوئیں وہ کون کون سی ہیں؟

ج : چند خصوصیات ذکر کی جاتی ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔ ۱۔ بوقت پیدائش آپ کے

جسم اطہر کا نجاست و گندگی سے بالکل پاک و صاف ہونا۔ ۲۔ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کا سجدہ کی حالت میں انگشت شہادت کا آسمان کی جانب اٹھائے ہوئے ہونا۔ ۳۔ ولادت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کا ایک ایسے نور کو دیکھنا جس کی روشنی سے کسریٰ کے محلات نظر آ گئے۔ ۴۔ گہوارہ میں فرشتوں کا جھونکا دینا۔ (۵) گہوارہ میں کلام کرنا (یہ دوسرے انبیاء کی بھی خصوصیت ہے) (۶) گہوارہ میں فرشتوں کی طرف انگشت سے اشارہ کرنا اور چاند کا آپ کی طرف مائل ہو جانا۔ (۷) اپنی پشت کی طرف سے اس طرح دیکھ لینا جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے۔ ۸) کھارے پانی میں لعاب مبارک ڈالنے سے پانی کا میٹھا ہو جانا۔ (۹) آپ کا لعاب دہن دودھ پیتے بچہ کے منہ میں ڈالنے سے اس کو بھوک نہ لگنا اور اس کا دودھ طلب نہ کرنا۔ (۱۰) آپ کی بغل میں بالوں کا نہ ہونا بغل کا سفید اور چمکدار ہونا۔ (۱۱) آواز کا اتنی دور تک پہنچ جانا کہ دوسرں کی آواز آپ کی آواز کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچتی تھی۔ (۱۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنی دوری سے بات کو سن لینا کہ دوسرے اتنی دور سے نہیں سن سکتے تھے۔ (۱۳) تمام عمر جمائی نہ آنا (۱۴) تمام زندگی خواب میں احتلام نہ ہونا۔ (۱۵) آپ کے پسینہ کا مشک سے زیادہ خوشبودار ہونا۔ (۱۶) آپ کے بول و براز (پیشاب پاخانہ) کو زمین کا اس طرح نگل جانا کہ اس جگہ نشان تک باقی نہ رہتا تھا۔ (۱۷) دھوپ میں چلتے وقت آپ کے سر پر بادل کا سایہ کر لینا۔ (۱۸) آپ جب کسی درخت کے نیچے بیٹھتے تو اس درخت کا آپ کی طرف جھک جانا (۱۹) آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنا۔ (۲۰) آپ کے کپڑوں پر مکھی وغیرہ کا نہ بیٹھنا۔ (۲۱) جب آپ کسی جانور پر سوار ہوتے تو اس کا بول و براز نہ کرنا۔ (۲۲) معراج کی سیر کرنا۔ (۲۳) دیدار الٰہی سے مشرف ہونا۔ (۲۴) ملائکہ کا میدان جہاد میں اسلامی فوج کے ساتھ شامل ہو کر قتال کرنا اور آپ کی مدد کرنا۔ (۲۵) چاند کے دو ٹکڑے ہو جانا۔ (۲۶) جملہ روئے زمین کا آپ کے لیے مسجد بنا دینا۔ (۲۷)

پوری زندگی آپ کا ستر نظر نہ آنا۔ (۲۸) سب مخلوق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل ہونا۔ (۲۹) غنائم کا آپ کے لیے حلال ہونا۔ (۳۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت جبریل امین کو ان کی اصل صورت و شکل میں دیکھنا۔ (۳۱) سونے کی حالت میں آنکھوں کا سو جانا اور دل کا بیدار رہنا۔ (یہ خصوصیت دیگر تمام انبیا کی بھی ہے) تفسیر عزیزی ص ۲۱۸ پارہ نمبر ۳ (۳۲) کہانت کا منقطع ہو جانا (۳۳) اذان و اقامت میں نام مبارک ہونا۔ (۳۴) ایسی کتاب عطا ہونا جو ہر طرح معجز ہے لفظاً" بھی معنیً" بھی تغیر سے محفوظ رہنے میں بھی' حفظ یاد ہو جانے میں بھی (۳۵ صدقہ کا حرام ہونا۔ (۳۶)ازواج مطہرات کا امت پر ابداً" حرام ہونا۔ (۳۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے بھی نسب اولاد کا ثابت ہونا۔ (۳۸) دور تک آپ کا رعب دشمن پر پڑنا (۳۹) آپ کو جوامع الکلم عطا ہونا۔ (۴۰) تمام خلائق کی طرف مبعوث ہونا۔ (۴۱) آپ پر نبوت ختم ہونا۔ (۴۲) آپ کے متبعین کا سب انبیاء کے متبعین سے زیادہ ہونا (نشر الطیب ص ۱۸۴)

س ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کونسی خصوصیات ہیں جو آپ کو قیامت کے دن عطا کی جائیں گی؟

ج: مکمل کا تو احاطہ نہ ہو سکا البتہ چند اس مقام پر ذکر کی جاتی ہیں۔ (۱) سب سے پہلے آپ کا قبر سے باہر نکلنا۔ (۲) آپ کا سب سے پہلے بے ہوشی سے ہوش میں آنا۔ (۳) آپ کا میدان حشر میں براق پر سوار ہو کر آنا اور بطور اعزاز ستر ہزار فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہونا۔ (۴) عرش کی داہنی جانب کرسی پر آپ کا بیٹھنا۔ (۵) آپ کو مقام محمود عطا ہونا۔ (۶) لوائے حمد (حمد کا جھنڈا) آپ کے ساتھ ہونا (۷) حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی جملہ ذریات کا آپ کے جھنڈے کے نیچے ہونا۔ (۸) ہر نبی کا اپنی اپنی امتوں کے ساتھ آپ کے پیچھے پیچھے ہونا۔ (۹) دیدار خداوندی سب سے پہلے آپ کو نصیب ہونا۔(۱۰) شفاعت عظمیٰ کا آپ کے لیے مخصوص ہونا (۱۱) پل صراط پر

سب سے پہلے آپ کا اپنی امت کو لے کر گزرنا۔ (۱۲) سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت کا دروازہ کھلوانا۔ (تفسیر عزیزی ص ۲۱۸ پ ۳۰ و کنز العمال ص ۲۰۳ ج ۱۱)

س ☆ : وہ کیا خصوصیات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے منجملہ دیگر امم کے خاص آپ کی امت کو عطا ہوئیں؟

ج : یہ خصوصیات امت محمدیہ کہلاتی ہیں جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) غنائم کا حلال ہونا (۲) تمام روئے زمین پر نماز کا جائز ہونا۔ (۳) نماز میں ان کی صفوف کا بطرز ملائکہ ہونا۔ ۴۔ جمعہ کا ایک خاص عبادت کے لیے مقرر ہونا۔ ۵۔ یوم جمعہ میں ساعت اجابت کا ہونا (یعنی جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی کا آنا جس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں) (۶) روزہ کی لیے سحری کی اجازت کا ہونا۔ (۷) رمضان میں شب قدر کا عطا ہونا۔ (۸) وسوسہ خطا اور نسیان کا گناہ نہ ہونا۔ (۹) احکام شاقہ کا مرتفع (ختم) ہو جانا۔ (۱۰) تصویر کا ناجائز ہونا۔ (۱۱) اجماع امت کا حجت ہونا اور اس میں ضلالت و گمراہی کا احتمال نہ ہونا۔ (۱۲) اختلاف فرعی کا رحمت ہونا۔ (۱۳) پہلی امتوں جیسے عذابوں کا نہ آنا۔ (۱۴) علماء سے وہ کام لینا جو انبیاء کرتے تھے۔ (۱۵) قیامت تک جماعت اہل حق کا موید من اللہ ہو کر پایا جانا۔ (نشر الطیب ص ۱۸۵) (۱۶) امت محمدیہ کا دیگر انبیاء کی امتوں پر گواہ بننا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لتکونوا شهداء علی الناس (تا کہ تم گواہ بنو لوگوں پر قیامت کے دن) (روح المعانی ص ۵ ج ۲)

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق امور

س ☆ : جب خداوند کریم نے پیدائش آدمؑ کا مسئلہ سامنے رکھا تو انہوں نے وجہ کیوں معلوم کی تھی؟

ج : ملائکہ عظام نے سوال اعتراضاً نہیں کیا جیسا کہ بعض جاہلوں نے گمان کر

لیا ہے بلکہ وجہ یہ تھی کہ خداوند عالم ملائکہ کو بڑے بڑے معاملوں کی خبر دیتے تھے۔ فرشتوں نے مقصد خداوندی پر مطلع ہونے کے ساتھ ساتھ حکمت معلوم کرنے کے لیے سوال کیا مقصود ملاۂ تعریض و تنقیص حضرت آدم علیہ السلام نہ تھا۔

(البدایہ والنہایہ ص ۷۰ ج ۱)

س ☆ : جنات پیدائش حضرت آدم کے کتنے سال پہلے دنیا میں آباد تھے؟

ج : پیدائش آدمؑ سے دو ہزار سال پہلے دنیا میں جنات آباد تھے۔ جب انہوں نے ناحق قتل و غارت کرنی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا جنہوں نے جنات کو تہ بالا کرکے پہاڑوں میں پھینک دیا۔ (البدایہ والنہایہ ۱ ص ۷۱)

س ☆ : خداوند کریم نے حضرت آدم علیہ السلام کو جن چار چیزوں کا شرف بخشا وہ کون کون سی ہیں؟

ج : وہ چار چیزیں یہ ہیں۔ (۱) خداوند تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ (۲) حضرت آدم میں اپنی روح پھونکی۔ (۳) ملائکہ کو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ (۴) حضرت آدمؑ کو جملہ اشیاء کے ناموں کی تفصیل سے مطلع فرمایا۔ (البدایہ والنہایہ ص ۷۲ ج ۱)

س ☆ : جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کا مٹی کا پتلہ بنا دیا تو یہ پتلہ خاک کتنے سال تک رہا یعنی اس پتلہ آدم میں کتنے سال بعد روح ڈالی گئی؟

ج : چالیس سال تک یہ پتلہ جسد خاکی رہا۔ ملائکہ جب اس پتلہ کے پاس سے گزرتے تھے تو ڈرتے تھے اور ان میں سب سے زیادہ ابلیس گھبراتا تھا۔ (چونکہ یہ پتلہ خاک اندر سے کھوکھلا تھا اور یہ اتنا سوکھ گیا تھا کہ جب اس میں چٹکی مارتے تو خوب گونج دار آواز پیدا ہوتی تھی۔) (البدایہ ص ۸۶ ج ۱)

س ☆ : خداوند عز و جل نے حضرت آدمؑ کے پتلہ میں جب روح پھونکی اس وقت پتلہ کی کیفیت کیا ہوئی تھی؟

ج : جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام میں روح پھونکنے کا ارادہ فرمایا ملائکہ کو حکم دیا کہ جب میں اس میں روح ڈال دوں تم اس کو سجدہ کرنا چنانچہ جب روح ڈالنی شروع کی اور روح سر میں پہنچی تو حضرت آدمؑ کو چھینک آئی۔ ملائکہ نے کہا اے آدم کہئے الحمد للّٰہ حضرت آدمؑ نے الحمد للّٰہ کہا حضرت آدم کے جواب میں اللہ نے کہا رحمک ربک جب روح آنکھوں میں پہنچی تو نظر جنت کے پھلوں پر پڑی پھر جب روح پیٹ میں پہنچی تو کھانے کی تمنا ہوئی جب روح پیروں میں پہنچی جنت کے پھلوں کی طرف کو بڑھے (البدایہ ص ۸۶ ج ۱)

س ☆ : اللہ نے جب حضرت آدمؑ کو پیدا فرمادیا تو کس کے پاس بھیجا تھا؟

ج : خداوند کریم نے حضرت آدمؑ کو ملائکہ کی ایک جماعت کے پاس بھیجا حضرت آدمؑ نے جاکر ان کو سلام کیا السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا وعلکیم السلام اللہ نے فرمایا یہی تیری اولاد کا سلام ہے۔ (البدایۃ ص ۸۷ ج ۱)

س ☆ : جس وقت حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام جنت سے نکالے گئے تو تاج شرافت کس نے اتارا تھا؟

ج : حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے سر مبارک سے تاج کرامت اتارا تھا۔ (البدایہ ص ۱)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام نے جس درخت کا پھل کھایا تھا یہ کونسا درخت تھا؟

ج : اس درخت کی متعلق مفسرین کے چند اقوال ہیں۔ (۱) بعض نے کہا انگور کا درخت تھا۔ (۲) گندم (گیہوں) کا درخت تھا۔ ۳۰) بعض نے کہا ہے کہ کھجور کا درخت تھا۔ (البدایہ والنہایہ ص ۷۱ ج ۱)

س ☆ : جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے ستر پر کونسا لباس تھا؟

ج : حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے

ستر پر نور کا لباس پڑا ہوا تھا۔ (البدایہ ص ۸۰ ج ۱)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کس حال میں اترے؟

ج : سعید بن میسرہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا آدمؑ و حواؑ دونوں جنت سے بالکل ننگے اترے تھے۔ زمین پر اتر کر جب حضرت آدم علیہ السلام کو گرمی لگی تو رونے بیٹھ گئے اور حضرت حواء سے کہنے لگے۔ اے حواؑ مجھ کو گرمی ستا رہی ہے۔ اس کے بعد حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور حضرت آدمؑ کو فرمایا یہ روئی ہے اس کو اس طرح کا تو اور بنو حضرت آدم و حواؑ کو حضرت جبرئیلؑ نے کاتنا اور بننا سکھلایا۔ مگر اس حدیث کو محدثین نے غریب و موضوعات میں شمار کیا ہے اور راوی سعید بن میسرہ منکر حدیث ہیں۔ (البدایہ ص ۸۰)

س ☆ : حضرت آدم و حواء علیہما السلام نے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے کس چیز کا لباس بنا کر پہنا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام نے بھیڑ کے بالوں کو کاتا اور ان کو بن کر اپنے لیے جبہ اور حضرت حواؑ کے لیے درع یعنی لفافہ مثل عربی قمیص کے اور ایک اوڑھنی تیار کی۔ (البدایہ والنہایہ ص ۱۹۲)

س ☆ : وہ الفاظ جن کو کہہ کر حضرت آدمؑ نے توبہ کی کونسے ہیں اور کس کا واسطہ دے کر دعا کی؟

ج : حضرت آدمؑ جب دنیا میں اتار دیئے گئے تو آپ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر دعا مانگی خداوند تعالیٰ نے معلوم کیا اے آدمؑ تم نے میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا حالانکہ میں نے اس کو ابھی تک پیدا بھی نہیں کیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار جس وقت تو نے مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کر کے میرے اندر روح پھونکی۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا عرش کے پاؤں پر لکھا ہوا تھا۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پس میں نے سمجھ لیا تھا کہ تو نے اپنے نام کے

ساتھ اس نام کو اس وجہ سے ملایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو جملہ مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ خداوند عالم نے فرمایا اے آدمؑ تو نے سچ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور جب تو نے میرے محبوب کے واسطے سے سوال کی جھولی پھیلائی ہے تو میں تیری مغفرت کئے دیتا ہوں۔ اگر میرا محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتا تو میں تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ (البدایہ ا ص ۸۱)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے فرمان فتلقی ادم من ربہ کلمت میں حضرت آدمؑ کا جن کلمات کے ساتھ دعا مانگنے کا ذکر ہے۔ وہ کلمات یہ ہیں اللھم لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی انک خیر الغافرین اللھم لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک رب انی ظلمت نفسی فارحمنی انک ارحم الرحیم اللھم لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم

(ترجمہ) اے خداوند تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اے اللہ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت کر دے تو بہتر مغفرت کرنے والا ہے۔ اے اللہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے خدا میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھ پر رحم فرما تو بہترین رحم کرنے والا ہے' اے اللہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پس متوجہ ہو جا تو مجھ پر یقیناً تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

امام حاکم نے اپنی مستدرک میں سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے۔ قال ادم یا رب الم تخلقنی بیدک قیل لہ بلی ونفخت فی من روحک قیل لہ بلی و عطست فقلت یرحمک اللہ وسبقت رحمتک غضبک قیل لہ بلی وکتبت علی ان اعمل ھذا قیل لہ بلی قال افرایت ان تبت ھل انت راجعی

الی الجننی قال نعم۔

(ترجمہ) حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار کیا تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا۔ ان سے کہا گیا کہ ہاں (انہوں نے عرض کیا) اور آپ نے میرے اندر اپنی روح پھونکی کہا گیا کہ ہاں (انہوں نے عرض کیا) اور مجھے چھینک آئی تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے اور آپ کی رحمت آپ کے غصہ پر غالب آ گئی۔ کہا گیا کہ ہاں (انہوں نے کہا) اور آپ نے میری تقدیر میں یہ لکھا کہ میں اس خطاء کا ارتکاب کروں جواب دیا گیا کہ ہاں انہوں نے عرض کیا آپ ذرا مجھے بتلایئے اگر میں توبہ کر لوں تو آپ مجھے پھر جنت میں واپس فرمائیں گے؟ جواب دیا گیا کہ ہاں۔ (البدایہ ۱ ص ۸۱)

س ☆ : حضرت آدمؑ نے دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے جو کھانا کھایا وہ کیا تھا اور کہاں سے آیا تھا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اتار دیئے گئے تو حضرت جبرئیلؑ گندم کے سات دانے لے کر آئے۔ حضرت آدمؑ علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہ اس درخت کے دانے ہیں جس سے آپ کو روکا گیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا میں ان کا کیا کروں گا۔ جبریل امین نے فرمایا ان کو زمین میں بکھیر دوں۔ آپ نے زمین میں بکھیر دیئے۔ خداوند تعالیٰ نے ہر دانے کے بدلہ ایک لاکھ دانے اگائے۔ حضرت آدم نے ان کو کاٹ کر دانے نکالے۔ پھر صاف کر کے پیس کر اس کو گوندھ کر روٹی پکا کر کھائی۔ اسی کو اللہ نے فرمایا فلا یخرجنکما من الجنته فتشقی (ترجمہ) پس تم کو یہ شیطان جنت سے نہ نکال دے پس تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ (البدایہ والنہایہ ۱ ص ۹۲)

س ☆ : جس وقت قابیل نے اپنے ماجائے بھائی ہابیل کو قتل کیا تو آدم علیہ السلام اس وقت کہاں تھے؟

ج : جب قابیل کی شادی حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل کی بہن اقلیم سے

کر دی تو قابیل نے (بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے) اقلیم سے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت آدمؑ نے ان دونوں بھائیوں کو قربانی کا حکم دے کر جب حج کے لیے تشریف لے جانے کا ارادہ کیا تو آسمان اور پہاڑوں کو اپنی اولاد کی حفاظت کے لیے فرمایا کہ میں ان کو تمہاری حفاظت میں دیتا ہوں۔ انہوں نے اپنی حفاظت میں لینے سے انکار کر دیا۔ قابیل کی سامنے جب بات آئی اس نے کہا میں ان سب کی حفاظت کی ضمانت لیتا ہوں اس کے بعد آپ حج کرنے چل دیئے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کرنے مکہ تشریف لے گئے۔ ادھر دونوں بھائیوں نے قربانی بارگاہ خداوندی میں پیش کی۔ ہابیل نے اچھا فربہ مینڈھا اور قابیل نے کھیت کی بیکار سی چیز قربانی میں پیش کی آگ آئی اور ہابیل کے مینڈھے کو خاکستر بنا کر دربار خداوندی میں قبولیت کے درجہ کو پہنچا دیا۔ یہ اس زمانہ میں قربانی کی قبولیت کی علامت ہوتی تھی۔ اس پر قابیل بہت غضبناک ہوا اور کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا ورنہ تو میری بہن لبودا سے شادی مت کر۔ ہابیل نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کی قربانی قبول کر لیتا ہے اور دوسری روایت ابوجعفر باقر کی اس طرح ہے کہ جب ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی تو قابیل نے حضرت آدم علیہ السلام کو کہا کہ ابا جان آپ نے ہابیل کے لیے دعا کی۔ اس لیے اس کی قربانی قبول ہوئی۔ میرے لیے دعا نہیں کی۔ اس لیے میری قربانی قبول نہیں ہوئی۔ (البدایہ ۱ ص ۹۳) بہرحال اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہابیل کے قتل کے وقت حضرت آدم علیہ السلام حج کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے۔

س ☆: حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوا کو مہر میں کیا عنایت فرمایا تھا؟

ج: ابن الجوزی نے اپنی کتاب سلوۃ الاحزان میں ذکر فرمایا کہ جب حضرت آدمؑ نے حضرت حوا سے قربت کرنی چاہی تو انہوں نے مہر طلب کیا۔ حضرت آدمؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میں ان کو مہر میں کیا چیز عطا کروں۔ ارشاد ہوا کہ آدمؑ میرے محبوب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس دفعہ درود

بھیجو۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ (نشر الطیب ص ۱)

س ☆ : حضرت آدمؑ کی زبان کیا تھی؟

ج : حضرت آدمؑ کی زبان سریانی تھی۔ علامہ کرمانی کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سریانی زبان میں گفتگو کرتے تھے اور ایسے ہی ان کی اولاد انبیاء میں سے سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کہ ان کو اللہ نے عبرانی زبان سکھائی تھی بعض نے کہا کہ آدمؑ کی زبان جنت میں عربی تھی جب زمین پر اترے تو اللہ نے سریانی میں تبدیل کر دی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اللہ نے حضرت آدمؑ کو تمام زبانیں سکھلائی تھیں۔ (عینی ا ص ۵۲)

س ☆ : جس وقت حضرت آدمؑ جنت میں تھے آپ کی داڑھی کتنی لمبی تھی وہاں اور کسی کے بھی داڑھی تھی یا نہیں؟

ج : جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ کسی کے داڑھی نہیں تھی اور آپ کی داڑھی ناف تک تھی۔ داڑھی کا رنگ کالا تھا۔ (البدایہ والنہایہ ا ص ۹۷)

س ☆ : جب حضرت آدمؑ کی وفات ہوئی تو چاند سورج کتنے ایام تک گرہن رہے اور مخلوق کتنے دن روئی۔

ج : حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کی وفات پر سات دن تک مخلوق روتی رہی۔ (البدایہ والنہایہ ا ص ۹۹) اور چاند سورج سات دن تک گرہن رہے۔ (البدایہ ا ص ۹۸)

س ☆ : حضرت حواؑ کی وفات حضرت آدمؑ کی وفات کے کتنے سال بعد ہوئی؟

ج : حضرت حواؑ بعد وفات حضرت آدمؑ صرف ایک سال زندہ رہیں۔ (الکامل فی التاریخ ص ۵۲)

س ☆ : جنت میں حضرت آدمؑ کی کنیت کیا رکھی جائے گی؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت دنیا میں تو ابوالبشر تھی اور جنت میں آپ کی کنیت ابومحمدؐ ہو گی۔ اس واسطے کہ جنت میں ہر جنتی کو اس کے نام کے

ساتھ پکارا جائے گا مگر حضرت آدمؑ کو ابو محمد؎ا کے ساتھ پکارا جائے گا۔

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے نکال دیئے گئے تو کتنے سال تک روتے رہے۔

ج : حضرت آدم علیہ السلام ایک سو اسی سال تک روتے رہے۔ ستر سال تک تواکل شجرہ پر، ستر سال تک اپنی خطاؤں پر اور چالیس سال تک ھابیل کے قتل پر روتے رہے۔ کل ایک سو اسی سال ہو گئے۔ (البدایہ والنہایہ ا ص ۸۰)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر اترے تو آپ کا قد کتنا لمبا چوڑا تھا؟

ج : جب آدمؑ زمین پر اترے سر آسمان میں لگا ہوا تھا اور پیر زمین پر تھے۔ (الکامل ا ص ۳۷) پھر اللہ نے آپ کے قد کو چھوٹا کر دیا۔ یہاں تک کہ ساٹھ ہاتھ کا رہ گیا۔ (البدایۃ والنہایہ ج ا ص ۸۸) اور حضرت آدم علیہ السلام کی چوڑائی سات ہاتھ تھی (البدایہ والنہایہ ص ۸۸)

س ☆ : حضرت آدمؑ جنت سے جو حجر اسود لے کر آئے تھے وہ کس قسم کے پتھر کا ٹکڑا تھا؟

ج : وہ یاقوت کی قسم سے تھا۔ (الکامل فی التاریخ ج ا ص ۳۹)

س ☆ : جس وقت قابیل نے اپنے بھائی کو قتل کیا اس وقت ان دونوں کی عمر کیا تھی؟

ج : اس وقت قابیل کی عمر پچیس سال اور ہابیل کی عمر شریف بیس سال تھی۔

س ☆ : جس وقت حضرت شیث علیہ السلام کی پیدائش ہوئی حضرت آدمؑ کی عمر شریف کتنی تھی اور قتل ہابیل کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے؟

ج : حضرت شیث علیہ السلام کی پیدائش کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور وفات ہابیل کو پانچ سال گزر چکے تھے۔ (حوالہ بالا)

س ☆ : حضرت آدمؑ کی اولاد میں سے کون سے لڑکے تنہا پیدا ہوئے؟

؎ا علامہ ابن عدی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ۱۲ البدایہ ا ص ۹۷

ج : جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو اس کے عوض میں اللہ نے حضرت شیث علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کے ساتھ لڑکی پیدا نہیں ہوئی بلکہ وہ تنہا پیدا ہوئے مگر دوسرا قول حضرت ابن عباسؓ کا ہے کہ حضرت شیثؑ توآم (جوڑواں) پیدا ہوئے۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۴۷)

س ☆ : حضرت آدمؑ کے بیٹوں میں سے سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے کی؟

ج : جب قابیل اپنے بھائی ھابیل کو قتل کرکے حضرت آدمؑ سے ڈر کر یمن کی طرف بھاگ گیا۔ شیطان قابیل کے پاس آیا اور کہا ہابیل کی قربانی کی قبولیت کی وجہ یہ ہے کہ وہ آگ کی پرستش کرتا تھا تو بھی ایسا ہی کر تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔ چنانچہ قابیل نے اسی کام کے لیے ایک گھر بنایا اور آگ کی پوجا شروع کر دی تو قابیل سب سے اول وہ شخص ہے جس نے آگ کی پوجا کی ۔ (الکامل فی التاریخ لابن الاثیر ا ص ۵۶)

حضرت ابراہیمؑ سے متعلق امور

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ حضرت آدم علیہ السلام کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے؟

ج : آپ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد دو ہزار سال کے اختتام پر پیدا ہوئے۔ (الاتقان فی علوم القرآن اردو ۲ ص ۳۴۲)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کے والدین کا نام کیا تھا؟

ج ☆ : حضرت ابراہیم علیہ السلام آزر کے بیٹے تھے اور آزر کا نام تارح تھا۔ (تا اور راء مفتوحہ آخر میں حائے مہملہ) اور تارخ (خائے معجمہ کے ساتھ) بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ اہل کتاب کا قول ہے اور ایسا بھی ممکن ہے کہ تارح لقب ہو اور آزر نام ہو۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے دو نام تھے۔ (البدایہ ج ا ص ۱۴۲) اور والد کا نام امیلہ تھا دوسرا قول یہ ہے کہ بونا بنت کربنا بن کرثی تھا۔

س ☆ : حضرت ابراہیم علیہ السلام کہاں پیدا ہوئے۔ بوقت پیدائش والد کی عمر کیا تھی اور آپ کا لقب کیا تھا؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام صحیح قول کے مطابق بابل میں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے وقت آپ کے والد کی عمر پچھتر سال تھی اور حضرت ابراہیمؑ کا لقب ابو الضیفان تھا (چونکہ آپ بہت مہمان نواز تھے) بحوالہ بالا

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ نے جس وقت اللہ کی مخلوقات میں غور کیا اس وقت عمر کیا تھی؟

ج : حضرت ابراہیم کی عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۹۵)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ جس وقت آگ میں ڈالے گئے تو آپ نے آگ میں داخل ہوتے وقت کیا دعا پڑھی تھی؟

ج : حضرت ابراہیمؑ کو جس وقت آگ میں ڈالا گیا تو آپ نے یہ دعا پڑھی۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل اللھم انت فی السماء واحد وانا فی الارض واحد عبدک (کنز العمال ص ۴۸۴)

س ☆ : جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ختنہ کی تو کتنی عمر تھی اور آپ اس کے بعد کتنے سال زندہ رہے؟

ج : آپ اس وقت ایک سو بیس سال کے تھے اور اس کے بعد اسی سال زندہ رہے۔ (کنزل العمال ج ۱۱ ص ۴۸۵)

س ☆ : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی عورتوں سے شادی کی اور ان میں کس سے کیا اولاد ہوئی؟

ج : حضرت ابراہیمؑ نے پہلے حضرت سارہ سے شادی کی۔ ابھی تک ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی کہ حضرت ہاجرہ نکاح میں آئیں۔ ان سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اس کے بعد حضرت سارہ سے بھی حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوبؑ ۱؎ پیدا ہوئے۔ ان دونوں بیویوں کی وفات کے بعد حضرت

۱؎ ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت یعقوبؑ حضرت اسحٰقؑ کے بیٹے ہیں۔ اور یہ صحیح ہے۔
قصص القرآن ج ۱ ص ۲۷۷

ابراہیمؑ نے کنعانیوں کی لڑکی قطورا بنت یقطن سے شادی کی۔ ان سے چھ اولاد ہوئیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔ ا۔ نفشان ۲۔ مران ۳۔ مدن ۵۔ شق ۶۔ سرح اور امام طبری نے یہ نام اس طرح ذکر کئے ہیں۔ ا۔ یقسان ۲۔ زمران ۳۔ مدیان ۴۔ سبق ۵۔ سوح ۶۔ بسر ۷۔ قطورا کی وفات کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجون بنت زہیر سے شادی کی۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۱۲۳)

س ★ : جس وقت حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ و حضرت ہاجرہؑ کی عمر کیا کیا تھی؟

ج : حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور حضرت ہاجرہ کی عمر ستر سال تھی۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۱۰۲) دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۸۶ سال کے تھے۔

س ★ : حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے اور کتنی عمر میں انتقال ہوا؟

ج : حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ (البدایہ ص ۱۵۳) دوسرا قول چودہ سال کا بھی ہے (الاتقان ۲ ص ۳۴۳)

حضرت اسحٰقؑ ایک سو اسی سال زندہ رہ کر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

س ★ : جس وقت حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسحٰقؑ و یعقوبؑ کی پیدائش کی بشارت ملی تو حضرت ابراہیم و سارہ کی کیا کیا عمریں تھیں؟

ج : اس وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور حضرت سارہ نوے سال کی تھیں۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۱۱۹)

س ★ : حضرت ابراہیمؑ کی زبان کونسی تھی؟

ج : حضرت ابراہیمؑ کی اصل زبان تو سریانی تھی مگر جس وقت حضرت ابراہیمؑ اپنے شہر سے بارادۂ ہجرت نکل کر چلے۔ ادھر نمرود کو جب اطلاع ملی تو اس نے

ج : اس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ جس وقت حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالنے کا ارادہ کیا۔ پہلے انہوں نے آپ کی پٹائی کی پھر جب کنویں میں لٹکانے لگے تو کپڑے اتار دیئے۔ حضرت یوسفؑ نے بھائیوں سے کہا یا اخوتاہ ردو علی قمیصی انواری بہ فی حیاتی ویکون کفنا بعد مماتی (ترجمہ) اے میرے بھائیو! میرا قمیض مجھ کو دے دو تاکہ میں اپنی زندگی میں اس سے ستر چھپائے رکھوں اور بعد مرنے کے اس کو اپنا کفن بنا لوں مگر انہوں نے قمیض نہیں دی اور آپ کو سینے سے رسی سے باندھ دیا اور ہاتھ باندھ کر کنویں میں لٹکا دیا جب آپ کنویں کی آدھی گہرائی کو پہنچ گئے تو رسی کاٹ دی تاکہ آپ گر کر مر جائیں۔ آپ پانی پر گرے اس کنویں کے کنارہ میں ایک چٹان تھی۔ آپ اس پر کھڑے ہو گئے۔ اس سے قبل اس کنویں کا پانی کھارا تھا مگر جب آپ گرے تو شیریں ہو گیا۔ ادھر خدائے پاک نے حضرت جبریلؑ کو حکم دیا کہ میرے مقدس بندے یوسفؑ کو اپنے مبارک پروں پر لے لو اور ان کے لیے جنت سے کھانا پینا لے جاؤ اور ان کی بازو پر تعویذی شکل میں قمیض ابراہیمی بندھا ہوا ہے۔ وہ کھول کر ان کو پہنا دو یہ جنت کا وہ قمیض ہے جس کو حضرت جبرئیلؑ و میکائیلؑ جنت سے لے کر آئے تھے اور نار نمرود میں حضرت ابراہیمؑ کو پہنایا تھا اور یہ پشت در پشت حضرت یعقوب علیہ السلام تک پہنچا جس کا آپ نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کی بازو پر باندھ دیا تھا یا گلے میں ڈال دیا تھا۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۹۰ و تفسیر مواہب الرحمٰن ۴ ص ۱۳۶)

س ☆ :جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

ج : کنویں میں ڈالے جانے کے وقت آپ کی عمر بعض نے ۱۲ سال بیان کی (الاتقان ۲ ص ۳۴۳) اور الکامل فی التاریخ ۱ ص ۱۵۵ پر ۱۷ سال کا ذکر ہے۔ اور بعض نے ۱۸ سال بیان کی ہے' حاشیہ جلالین ص ۱۹۰ اور صاحب تفسیر مواہب

الرحمٰن نے ۴ ص ۱۳۹ پر پہلے قول کو صحیح کہا ہے۔

س ☆ : حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کتنے دن رہے نکالنے والے کا نام کیا تھا وہ کہاں کا تھا؟

ج : حضرت یوسفؑ کو مسافروں نے تیسرے دن نکالا۔ (الکامل فی التاریخ ۱ ص ۱۳۰)

اہل سیر نے لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ کو کنویں سے نکالنے والا مالک بن دعر الخزاعی تھا اور یہ عرب کا بدوی تھا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۲۴۷ و ص ۲۴۸ والبدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۲۰۲)

س ☆ : آپ کو بھائیوں نے مسافروں سے کتنی قیمت پر بیچا؟

ج : حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ آپ کو بائیس درہموں میں فروخت کیا۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ بیس درہموں میں بیچا اور انہوں نے دو دو درہم آپس میں تقسیم کر لئے' حضرت عکرمہ اور محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ آپ کو چالیس درہموں میں بیچا۔ (البدایہ ص ۲۰۲ تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۲۴۸ و حاشیہ جلالین ص ۱۹۰)

س ☆ : حضرت یوسفؑ کو عزیز مصر نے کس چیز کے بدلے خریدا اور عزیز مصر کا نام کیا تھا؟

ج : مصر کے بازار میں جب حضرت یوسفؑ کی بولی لگائی گئی اور بولی ایک بھاری قیمت پر پہنچ گئی تو عزیز مصر کے نام بولی چھوڑ دی گئی۔ عزیز مصر نے حضرت یوسفؑ کے برابر ریشم اور مشک (قیمتی خوشبو) اور چاندی تولی اور عزیز مصر کا نام قطفیر یا اطفیر تھا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۱۴۸ ک ۴ البدایہ ص ۲۰۲ ج ۱)

س ☆ : حضرت یوسفؑ قیدخانہ میں کتنے دن رہے؟

ج : اس سلسلہ میں بضع سنین کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس کی تفسیر حضرت قتادہ و مجاہد فرماتے ہیں کہ لفظ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے اور حضرت وہب فرماتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ بیماری میں سات برس رہے۔ اسی

طرح حضرت یوسفؑ بھی قیدخانہ میں سات برس رہے اور بخت نصر کا عذاب بھی سات برس رہا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ۳۰۸ ج ۱۲)

س ☆ : جب حضرت یوسفؑ قیدخانہ سے عزیز مصر کے سامنے لائے گئے تو آپ نے کس زبان میں گفتگو کی اور عزیز مصر کتنی زبانیں جانتا تھا؟

ج : جب حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے دربار میں حاضر ہوئے تو آنحضرتؑ نے بادشاہ کو عربی زبان میں مژدہ سلام پیش کیا بادشاہ نے تعجب سے پوچھا کہ یہ کونسی زبان ہے آپ نے فرمایا۔ یہ میرے چچا حضرت اسمٰعیل کی زبان ہے۔ اس کے بعد حضرت یوسفؑ نے عبرانی زبان میں شاہ وقت سے گفتگو کی مگر بادشاہ اس زبان کو بھی نہیں جانتا تھا۔ پھر تعجب سے معلوم کیا کہ یہ کونسی زبان ہے۔ آپ نے جواباً" فرمایا یہ میری مادری زبان ہے' عجیب بات یہ ہے کہ بادشاہ ستر زبانوں کا ماہر و جاننے والا تھا جس زبان میں وہ حضرت یوسفؑ سے سوال کرتا آپ اسی زبان میں اس کی بات کا جواب دے دیا کرتے تھے۔ بادشاہ کو حضرت یوسفؑ کے ان بے باکانہ و مدبرانہ جوابات نے تعجب میں ڈال کر انگشت بدنداں بنا ڈالا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوا کہ اتنی چھوٹی عمر کا بچہ اور اتنی زبانوں کا ماہر؟ (حاشیہ جلالین ص ۱۹۴)

س ☆ : حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسفؑ کی قمیض کی خوشبو کتنی دور سے آ گئی تھی؟

ج : حضرت یعقوبؑ کو اس قمیض کی خوشبو اسی میل کے فاصلہ سے آ گئی تھی۔ (البدایہ والنہایہ ص ۲۱۹ ج ۱' الکامل فی التاریخ ص ۱۵۴ ج ۱) جو اس وقت آٹھ روز کی مسافت کا راستہ تھا۔ (البدایہ ص ۲۲۹) دوسرا قول یہ ہے کہ تیس میل کی دوری سے اس قمیض کی خوشبو آ گئی تھی۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۱۱۹)

س ☆ : حضرت یوسفؑ جس وقت وزیر بنائے گئے اس وقت آپ کی عمر شریف کیا تھی اور حکومت کا زمانہ کتنے سال کا ہے؟

ج : آپ کو تیس سال کی عمر میں وزیر بنایا گیا۔ (البدایہ ص ۲۱۰' الکامل ص ۱۵۵

ج ۱) اور نوے سال حکومت کی۔ (حاشیہ جلالین شریف ص ۱۹۱ پ ۱۳)

س ☆ : حضرت یوسفؑ کی ملاقات اپنے والدین سے کتنے سال بعد ہوئی۔ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کیا تھی؟

ج : اس بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ (۱) اسی سال کے بعد ملاقات ہوئی۔ (۲) تراسی سال بعد یہ دونوں قول حضرت حسن بصریؒ کے ہیں۔ (۳) قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کی ملاقات والدین سے ۳۵ سال بعد ہوئی۔ (۴) اہل کتاب کا کہنا ہے کہ جدائی کا زمانہ چالیس سال کا ہے۔ (البدایہ ص ۲۱۷ ج ۱) اور اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو بیس سال کی تھی۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۱۲۴ ج ۱ الکامل فی التاریخ ا ص ۱۵۵ ج ۱)

س ☆ : جب حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ سے ملاقات کے لیے مصر کی طرف چلے تو حضرت یوسفؑ نے اپنے والد محترم کا استقبال کتنے حشم و خدم کے ساتھ کیا؟

ج : حضرت یوسفؑ نے چار ہزار خادموں کے ساتھ اپنے والدین کا استقبال کیا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ص ۱۲۴ ج ۴)

س ☆ : حضرت یعقوبؑ مصر میں کتنے سال رہے اور آپ کی کل عمر کیا ہوئی؟

ج : حضرت یعقوبؑ مصر میں حضرت یوسفؑ کے پاس چوبیس سال رہے۔ دوسرا قول سترہ سال کا ہے (الکامل فی التاریخ ص ۱۵۵، البدایہ ص ۲۲۰ ج ۱) حضرت یعقوبؑ کی عمر ایک سو ساٹھ سال ہوئی۔ (مواہب الرحمٰن ص ۱۳۹) دوسرا قول یہ ہے کہ آپ ایک سو سینتالیس سال زندہ رہے۔ (الاتقان ص ۳۴۳)

س ☆ : حضرت یوسف علیہ السلام کی زلیخا سے کتنی اولاد ہوئیں؟

ج : آپ کے زلیخا سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ افرائیم اور منشاء (البدایہ والنہایہ ص ۲۱۰ ج ۱)

س ☆ : حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات پر اہل مصر کتنے دنوں تک روئے

اور آپ کو کتنے دنوں کے بعد دفن کیا گیا؟

ج : آپ کی وفات پر اہل مصر ستر دن تک روتے رہے اور جب یعقوب علیہ السلام کا انتقال ہو گیا۔ حضرت یوسفؑ نے (بوجہ شدت غم) اطباء و حکماء کو بلایا تو انہوں نے حضرت یعقوبؑ کے جنازہ کو دواؤں کے ذریعہ چالیس دن تک روکے رکھا۔ چالیس روز کے بعد آپ کو مقام حبرون جو ایک گڑھا تھا جس کو حضرت ابراہیمؑ نے خرید کر کھدوایا تھا اور اس کو کھدوانے میں سات دن لگے تھے اس گڑھے میں آپ کو دفن کیا گیا۔ یہی آپ کے آباؤ اجداد یعنی حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق علیہم السلام کا مدفن تھا۔ (البدایہ ص ۲۰۱ ج ۱)

حضرت صالح و حضرت شعیب علیہما السلام سے متعلق امور

س ☆ : حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قوم نے کس دن قتل کیا اور ان پر کون کون سا عذاب آیا؟

ج : قوم ثمود (صالح علیہ السلام کی قوم) نے اس اونٹنی کو منگل کے دن قتل کیا۔ بدھ کے دن سے ان پر عذاب شروع ہوا اس طرح کہ پہلے دن ان کے چہرے زرد ہو گئے۔ دوسرے دن سرخ ہو گئے اور تیسرے دن سیاہ ہو گئے چوتھے دن ایک چیخ آئی جس سے وہ ہلاک ہو گئے۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۱۴) الکامل فی تاریخ

س ☆ : حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو قتل کرنے والے کا نام کیا تھا؟

ج : اس کا نام قدار بن سالف تھا۔ (روح المعانی ص ۸۹ ج ۲۷)

س ☆ : حضرت صالحؑ نے اپنی قوم میں کتنے دن تبلیغ فرمائی اور کل عمر شریف کتنی ہوئی اور وفات کہاں پائی؟

ج : حضرت وہب کہتے ہیں کہ حضرت صالحؑ اپنی قوم میں چالیس سال رہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آپ اپنی قوم میں بیس سال تک مقیم رہ کر اٹھاون سال کی عمر میں مکہ میں وفات پائی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ آپ دو سو اسی سال زندہ

رہے (الاتقان ص ۳۴۴' حاشیہ جلالین ص ۳۱۴' الکامل فی التاریخ ص ۹۲ ج ۱)

س ☆ : حضرت صالحؑ کی قوم کا کون سا شخص عذاب سے محفوظ رہا اور وہ کہاں کا تھا؟

ج : حضرت صالحؑ کی قوم کا ایک شخص ابو رغال نامی حرم مکہ میں تھا یہ شخص عذاب سے محفوظ رہا۔ (الکامل فی التاریخ ص ۹۳ ج ۱)

س ☆ : حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر کیا عذاب آیا کیوں آیا کتنے دنوں تک رہا؟ ◦

ج : جب یہ لوگ اللہ کی نافرمانی پر حد سے زیادہ آ گئے تو اللہ نے ان پر گرمی کا عذاب بھیجا گویا کہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ان پر کھول دیا گیا۔ جب یہ لوگ گرمی سے پریشان ہو گئے تو مکانوں سے باہر بھاگنے لگے۔ اللہ نے بدلی کی ٹکڑی بھیجی جس کے نیچے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ یہ لوگ یکے بعد دیگرے سب اس بدلی کے نیچے آ گئے تو اللہ نے اس بدلی کے اندر سے آگ کے انگارے ان کے اوپر برسائے جنہوں نے ان کو بھون کر رکھ دیا اور ان کو تلی ہوئی بھنی ہوئی ٹڈیوں کی طرح بنا دیا ان پر ناپ اور تول میں کمی کرنے کی وجہ سے عذاب آیا اور سات دن تک یہ عذاب رہا۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۱۵)

حضرت ایوب علیہ السلام سے متعلق امور

س ☆ : حضرت ایوب علیہ السلام جس وقت بیمار ہوئے ان کی عمر کیا تھی اور بیماری میں کتنے سال تک مبتلا رہے؟

ج : علامہ سدی کا بیان ہے کہ جس وقت آپ مرض میں مبتلا ہوئے اس وقت آپ کی عمر ستر برس تھی اور حضرت ایوبؑ بیماری میں ۱۸ سال رہے۔ (البدایہ ص ۲۲۲)

دوسرا قول یہ ہے کہ سات سال رہے تیسرا قول تیرہ سال کا ہے چوتھا قول تین

سال کا ہے۔ (الاتقان ص ۳۴۶ ج ۱)

س ☆ : حضرت ایوب علیہ السلام کو کس وجہ سے آزمائش و امتحان میں ڈالا گیا؟

ج : مفسرین و مورخین نے ابتلاء حضرت ایوب علیہ السلام کی مختلف وجوہ بیان کی ہیں ان میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ابلیس نے ملا نکہ سے سنا آپ کی عبادت کے متعلق چونکہ آپ کثیر الصلوۃ وکثیر الصوم اور کثرت سے ذکر اللہ کرتے تھے اس لیے ابلیس کو حسد کے دست لگنے لگے۔ اس نے اللہ سے سوال کیا کہ اے اللہ مجھ کو اپنے محبوب بندے ایوبؑ کے جملہ مال و اسباب پر تسلط و قبضہ تصرف دے دیجئے تاکہ میں تیرے بندہ کو اس کے دین کے متعلق آزما لوں۔ خداوند تعالیٰ نے ابلیس کی اس درخواست کو منظور کر لیا۔ ابلیس نے اپنے سرکش لیڈروں کو بلا کر آپ کے تمام مال اسباب کو ہلاک کر ڈالا۔ حضرت ایوب علیہ السلام اللہ کی یاد میں عبادت خانہ میں مصروف تھے۔ اللہ کے بندے کو جب معلوم ہوا تو آپ نے ذکر اللہ میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ صبر و استقلال کے پہاڑ بن کر اللہ کی عبادت و بندگی میں مصروف رہے۔ ابلیس مایوس ہو گیا پھر اللہ سے سوال کیا اے اللہ مجھ کو ایوبؑ کی اولاد پر بھی تسلط دے دیجئے چنانچہ ابلیس کو قبضہ مل گیا۔ ابلیس نے آپ کی تمام اولاد کو ہلاک کر ڈالا اور بڑا خیر خواہ و غمخوار بن کر حضرت ایوبؑ کے پاس پہنچا اور آپ کے سامنے بڑے درد بھرے انداز میں سنجیدگی کے ساتھ مال و اولاد کی ہلاکت کا قصہ بیان کیا۔ بہرحال حضرت ایوبؑ پر بمقتضہ بشری رقت طاری ہو گئی اور آپ رونے لگے سر پر مٹی ڈال لی۔ بس اس پر ابلیس لعین بہت خوش ہوا۔ فوراً ہی حضرت ایوب علیہ السلام کو تنبہ ہوا ندامت و شرمساری ہوئی اور جناب باری تعالیٰ میں استغفار کی آپ کی یہ توبہ ابلیس کے اللہ کے پاس جانے سے پہلے ہی قبول ہو گئی۔ حضرت ایوب علیہ السلام مال اور اولاد کو دیکھنے کے لیے جانے کے بجائے خدا کی عبادت میں پھر مصروف ہو گئے۔ اب ابلیس نے خداوند تعالیٰ سے درخواست کی مجھ کو ان کی جان پر بھی

تسلط دے دیجئے۔ اللہ نے زبان و قلب اور عقل کے سوا تمام بدن پر تسلط دے دیا ان تینوں جوہروں کا شیطان کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا' ابلیس اللہ کے اس مجاہد و صابر بندے کے پاس آتا ہے یہ صبر و استقلال کا پیکر بحالت سجدہ' مناجات رب کائنات میں مشغول ہے۔ شیطان نے آپ کے ناک میں ایسی پھونک ماری کہ آپ کے جسم مبارک میں شعلہ بھڑک اٹھا جس سے آپ کا بدن پھدپھدا ہو گیا۔ بڑے بڑے زخم ہو گئے۔ کیڑے پڑ گئے۔ مگر اللہ کے اس بندے کا یہ حال کہ اگر کوئی کیڑا بدن کے زخم سے باہر آجاتا یا زخم سے نیچے گر جاتا تو آپ اس کو اٹھا کر زخم میں رکھ لیتے اور کہتے کہ اللہ نے تیری روزی میرے جسم میں رکھی ہے۔ آپ کے بدن میں بڑے بڑے شگاف پڑ گئے جسم سے گوشت کی بڑی بڑی بوٹیاں کی بوٹیاں کٹ کٹ کر نیچے گرنے لگیں اور آپ کے بدن میں اتنی بدبو ہو گئی کہ آپ کے کوئی قریب نہیں لگتا تھا مگر آپ کی وفادار بیوی برابر آپ کی خدمت کرتی تھیں شہر والوں نے آپ کو ایک کوڑی پر ڈال دیا۔

آپ کوڑی پر شہر سے باہر، سال تک پڑے رہے مگر کبھی اللہ سے اپنی شفایابی کا سوال تک نہ کیا جبکہ اس زمانہ میں حضرت ایوبؑ سے زیادہ مکرم عنداللہ کوئی نہ تھا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ایک مرتبہ ملک شام میں قحط پڑا۔ فرعون نے حضرت ایوبؑ کے پاس اپنا قاصد بھیج کر کہلوایا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لایئے۔ ہم آپ کو بہت کچھ دیں گے۔ ہمارے یہاں آپ کی بہت قدر ہے الغرض آپ اپنے اہل و عیال کے ساتھ تشریف لائے۔ فرعون نے سب کی پنشن جاری کر دی۔ اس کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے فرعون کے پاس آکر کہا کہ اے فرعون کیا تو ڈرتا ہے اس بات سے کہ اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے تو اس کی ناراضگی کی وجہ سے جملہ اہل سماء و ارض ناراض ہو جائیں گے اور سمندر و پہاڑ بھی غضب میں آجائیں گے۔ حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت شعیب کی یہ سب باتیں سن رہے تھے مگر خاموش تھے جب حضرت شعیبؑ و حضرت ایوبؑ فرعون کی مجلس سے اٹھ کر چلے آئے۔ اللہ نے حضرت ایوبؑ پر اپنا پیغام بھیجا کہ اے ایوب کیا تو پنشن بند ہونے کے خوف سے حق بات کہنے سے رکا رہا۔ (اچھا) پھر آزمائش کے لیے تیار ہو جا حضرت ایوبؑ نے فرمایا اے اللہ میں تو یتیموں کی پرورش کرتا ہوں۔ غریبوں کو ٹھکانا دیتا ہوں، بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہوں۔ بیواؤں کی کفالت کرتا ہوں اس کے بعد ایک بدلی آئی جس سے تقریباً دس ہزار آوازوں کی کڑک سنائی دے رہی تھی۔ حضرت ایوبؑ نے سر پر مٹی ڈال لی اور یا رب یا رب کرنے لگے۔ اللہ نے جواب دیا کہ امتحان کے لیے تیار ہو جا۔ حضرت ایوبؑ نے کہا میرے دین کا کیا ہو گا۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ میں اس کو آنچ نہیں آنے دوں گا۔ (الکامل فی التاریخ ص ۱۳۰ ج ۱)

س ☆ : جب اللہ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفاء دے دی تو اس کے بعد آپ کتنے سال زندہ رہے۔ کتنی اولادیں ہوئیں اور آپ کی کل عمر کتنی ہوئی؟

ج : حضرت ایوبؑ بیماری سے شفایابی کے بعد ستر سال زندہ رہے اور بیماری سے ٹھیک ہونے کے بعد اللہ نے آپ کو چھبیس بیٹے عنایت فرمائے۔ ابن جریر اور ان کے علاوہ مورخین علماء کا کہنا ہے کہ جس وقت حضرت ایوبؑ کا انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر ۹۳ سال تھی اور بعض نے ۷۵ سال بھی بیان کی ہے۔ (الکامل فی التاریخ ص ۱۳۱، البدایہ والنہایہ ص ۲۲۴ و ۲۲۵ بالا تقان ص ۳۳۶ ج ۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کا نام موسیٰؑ کس نے رکھا؟

ج : فرعون کی اہلیہ محترمہ حضرت آسیہ نے رکھا جس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ جب فرعون مع حشم و خدم دریا کے کنارے گھوم رہا تھا۔ یہ سب لوگ پانی سے دل بہلا رہے تھے اچانک حضرت موسیٰؑ کا تابوت (چھوٹا سا صندوق) پانی کی سطح پر لکڑیوں کے درمیان بہتا ہوا نظر آیا انہوں نے اس صندوق کو نکال کر کھولا تو اس میں چاند سے چہرے والا ایک بچہ لپٹا ہوا تھا حضرت آسیہ کو کہا گیا کہ اس کا نام رکھ دو تو حضرت آسیہ نے آپ کا نام اسی مناسبت سے کہ آپ پانی اور لکڑیوں کے درمیان بہتے ہوئے آئے تھے موسیٰ رکھا اس لیے "مو" بمعنی پانی اور "سیٰ" قبطی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں۔ (تفسیر خازن ص ۲۴۵)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے جب آپ کے تابوت کو دریائے نیل میں ڈال دیا پھر کتنے دنوں بعد آپ کی صورت دیکھی؟

ج : آپ کی والدہ نے آپ کی صورت تین دن بعد دیکھی اس لیے کہ یہ تابوت جب بہتا ہوا فرعون کے محل کے قریب آیا۔ فرعونیوں نے اس کو نکال لیا اور کھول کر دیکھا تو اس میں آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب دودھ پلانے کی نوبت آئی آپ نے کسی دوسری عورت کا دودھ قبول نہیں کیا جب آپ کی والدہ آئیں تو آپ نے ان کا دودھ پیا۔ یہ فراق کا زمانہ تین یوم کا تھا۔ (الکامل فی التاریخ ا ص ۱۷۳)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کی عمر مدین جاتے وقت کیا تھی۔ مدین کتنے دنوں میں پہنچے راستہ میں کیا کھانا کھایا اور مدین کتنے سال رہے؟

ج : حضرت موسیٰؑ کی عمر اس وقت تیس سال تھی سات دن میں مدین پہنچے اور راستہ میں بجز ہری گھاس کے کوئی چیز کھانے کو میسر نہ آئی اور دس سال مدین میں رہ کر مصر تشریف لائے۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۲۸)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ جب کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے آپ کے بدن پر کیا لباس تھا اور جوتے کس جانور کی کھال کے تھے؟

ج : آپ کے بدن پر ایک اون کا جبہ تھا (الکامل ۱ ص ۱۷۹) چادر ٹوپی اور پائجامہ یہ سب کپڑے بھی اون کے تھے۔ (کنز العمال ۱۱ ص ۵۰۹) اور آپ کے نعلین مردہ گدھے کی (غیر مدبوغ) کھال کے تھے۔ (کنزل العمال ۱۱ ص ۵۰۹)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا کون شخص اور کس قوم کا تھا؟

ج : خزبیل تھا جو فرعونیوں میں سے ہی تھا۔ (الکامل فی التاریخ ۱ ص ۱۷۵)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کی جو لاٹھی تھی اس کی خصوصیات کیا کیا تھیں؟

ج : خصوصیات عصاء موسیٰ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) جب حضرت موسیٰؑ سفر میں ہوتے تو یہ لاٹھی ان سے بات کرتے ہوئے چلتی تھی۔ (۲) جب آپ کو بھوک ستاتی اور کوئی چیز کھانے کو نہ ہوتی تو عصاء کو زمین پر مارتے تھے اس سے ایک دن کا کھانا نکل جاتا تھا۔ (۳) جب پیاس لگتی تو عصاء کو زمین میں گاڑ دیتے۔ اس سے پانی ابلنا شروع ہو جاتا جب اٹھا لیتے تو ختم ہو جاتا۔ (۴) جب پھل کھانے کی خواہش ہوتی تو اس لاٹھی کو گاڑ دیتے یہ درخت بن جاتا۔ پتے لگ جاتے اور پھل بھی آ جاتے (۵) جب کنویں سے پانی کھینچنے کی نوبت آتی تو یہ عصا ڈول کا کام دیتا اور اتنا لمبا ہو جاتا جتنی اس کنویں میں گہرائی ہوتی اور اس میں دو شاخیں تھیں وہ ڈول کی طرح بن جاتیں۔ (۶) رات کے وقت اس میں روشنی پیدا ہو جاتی۔ (۷) جب کوئی دشمن سامنے پڑتا اس سے خودبخود لڑ کر اس پر یہ عصا غالب آ جاتا۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۶۱)

س ☆ : سامری نے بچھڑا کتنے دنوں میں بنا کر تیار کیا تھا؟

ج : تین دن میں بنا کر تیار کیا تھا۔ (الکامل فی التاریخ ۱ ص ۱۸۹)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ نے جس پتھر پر عصا مارا تھا اس پتھر کی لمبائی و چوڑائی کیا

تھی؟

ج: اس پتھر کی لمبائی و چوڑائی ایک ایک ہاتھ تھی۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۰)

س ☆: وادی تیہ کس جگہ واقع تھی اور اس کا طول کتنا تھا؟

ج: وادی تیہ ملک شام اور مصر کے درمیان میں پڑتی تھی جس کی لمبائی نو میل تھی۔ (حاشیہ جلالین شریف ص ۱۰)

س ☆: اس وادی تیہ میں بنی اسرائیل کیا کھانا کھاتے تھے؟

ج: اس وادی میں اللہ نے بنی اسرائیل پر من اور سلویٰ نازل فرمایا تھا من یہ ترنجبین ہے جو برف کی طرح سفید اور شہد کی طرح میٹھا ہوتا تھا اور سلویٰ یہ یمن کی طرف ایک پرندہ ہوتا ہے۔ چڑیا سے بڑا اور کبوتر سے چھوٹا ہمارے یہاں ہندوستان میں اس کو لاوا یا بٹیر کہتے ہیں۔ یہ بھنا ہوا آتا تھا اور بعض نے کہا کہ خود بھونتے تھے۔ (حاشیہ جلالین ا ص ۱۰)

س ☆: من و سلویٰ کس دن نہیں نازل ہوتا تھا؟

ج: شنبہ یعنی بار کا دن بنی اسرائیل کا خاص عبادت کا دن تھا اس دن یہ نہیں اترتا تھا بنی اسرائیل جمعہ کے دن دو دن کا توشہ جمع کرکے رکھ لیا کرتے تھے اس سے زیادہ دن کا جمع کرکے رکھنے کی اجازت نہ تھی۔ (حوالہ بالا)

س ☆: بنی اسرائیل نے جس گائے کو ذبح کیا تھا اس کا نام کیا تھا اور مقتول یعنی جس کی وجہ سے گائے ذبح کرائی گئی تھی اس کا نام کیا تھا؟اس کو کس نے قتل کیا تھا۔

ج: اس گائے کا نام مذھبہ تھا اور مقتول کا نام عامیل تھا۔جس کو اس کے چچا کے لڑکوں نے دوسرا قول یہ ہے کہ بھائی کے لڑکوں نے میراث حاصل کرنے کی غرض سے قتل کر دیا تھا۔ (خازن ج ا ص ۶۰ ؍ حاشیہ جلالین ص ۱۱)

س ☆: حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰؑ سے کتنے سال بڑے تھے؟

ج: تین سال بڑے تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۴)

س ☆: حضرت موسیٰؑ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک کتنے سال کا

فصل ہے؟

ج : حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ایک ہزار نو سو پچھتر سال کا عرصہ گزرا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ ایک ہزار سات سو سال کا زمانہ گزرا ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۵۱ و ص ۹۷)

س ☆ : حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان عرصہ میں کتنے انبیاء تشریف لائے اور کس نبی کی شریعت پر عامل تھے؟

ج : حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جو عرصہ گزرا اس میں ستر ہزار انبیاء مبعوث ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ چار ہزار انبیاء مبعوث ہوئے جو سب کے سب شریعت موسویہ (تورات) پر عامل تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۳)

حضرت داؤد و حضرت سلیمان علیہما السلام

س ☆ : حضرت داؤد علیہ السلام کا حلیہ کیسا تھا؟

ج : آپ کا چہرہ سرخ سر کے بال سیدھے اور نرم تھے۔ رنگ گورا تھا' داڑھی لمبی تھی اور داڑھی میں کسی قدر خم و پیچ (گھونگھریالہ پن) پایا جاتا تھا۔ آپ خوش خلق و خوش لحن (اچھی آواز والے) تھے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۳۴۶)

س ☆ : حضرت داؤد علیہ السلام کتنی آوازوں میں زبور کی تلاوت کیا کرتے تھے؟

ج : حضرت داؤد علیہ السلام زبور کی تلاوت ستر آوازوں میں کیا کرتے تھے (البدایہ ۲ ص ۱۲)

س ☆ : حضرت داؤدؑ کی کتنی بیویاں تھیں؟

ج : ایک ہزار بیویاں تھیں۔ (البدایہ والنہایہ ۲ ص ۱۵)

س ☆ : حضرت داؤد علیہ السلام کا انتقال کس دن ہوا اور آپ کے مرتے وقت کتنی اولادیں تھیں؟

ج : حضرت قتادہ نے حضرت حسنؒ سے نقل کیا ہے کہ آپ کا انتقال اچانک بدھ کے دن ہوا' حضرت امام سدیؒ و ابو مالک اور وہ سعید بن جبیر سے روایت کرکے کہتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ کا انتقال ہفتہ کے روز ہوا اور آپ کی وفات کے وقت آپ کی اولاد میں انیس لڑکے تھے۔ لہ (الکامل ا ص ۲۲۸' البدایہ ۲ ص ۱۷)

س ☆ : حضرت داؤد علیہ السلام کے جنازہ کے ساتھ کتنے علماء تھے؟

ج : آپ کے جنازہ کے ساتھ چالیس ہزار علماء رلھبین تھے۔ (البدایہ ۲ ص ۱۷)

س ☆ : حضرت داؤد علیہ السلام کی کل عمر کتنی ہوئی اور حکومت کتنے سال تک کی؟

ج : آپ کی کل عمر سو سال ہوئی اور آپ نے چالیس سال حکومت کی۔ ٭البدایہ ۲ ص ۱۷ الکامل ا ص ۲۲۸)

حضرت عیسیٰ کے خداوند تعالیٰ سے چند سوالات

س ☆ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ سے درخت طوبیٰ کے متعلق کیا کیا سوالات کئے؟

ج : حضرت عیسیٰؑ نے خدائے تعالیٰ سے معلوم کیا کہ درخت طوبیٰ کیا ہے۔ اللہ نے جواب میں فرمایا اس درخت کو میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا۔ یہ جنتیوں کے لیے ہے۔ اس کی جڑ میری خوشنودی ہے اور اس کا پانی تسنیم کا ہے۔ اس کی ٹھنڈک کافور کی اس کا ذائقہ زنجبیل (سونٹھ) کے مثل ہے۔ اس کی

لہ ایک تیسرا قول یہ ہے کہ حضرت قتادہ حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤدؑ کا انتقال منگل کے دن ہوا۔ (البدایہ والنہایہ ۲ ص ۱۷)

خوشبو مشک کی خوشبو کے مثل ہے جس نے اس میں سے ایک گھونٹ پی لیا اس کو کبھی بھی پیاس نہ لگے گی۔ (البدایہ والنہایہ ۲ ص ۷۸ و ۲ ص ۷۹)

حضرت عیسیٰؑ نے جب اس درخت کی تعریف و توصیف سنی تو دل میں اس کا پانی پینے کی تمنا ہوئی اور خداوند تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا۔ مجھ کو اس درخت کا پانی پلا دیجئے۔ اللہ نے فرمایا میں نے اس کا پانی تمام انبیاء اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام کر دیا ہے جب تک کہ میرا نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی امت نہ پی لیں اور اے عیسیٰ میں نے تجھ کو اپنی طرف اٹھایا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے اللہ سے سوال کیا اے اللہ تو نے مجھ کو اپنی طرف کیوں اٹھایا ہے۔ جواب ملا میں نے تجھ کو اس لیے اٹھایا تاکہ تجھ کو آخری زمانہ میں اتاروں اور تو اس امت کے عجائبات کو دیکھے اور تو دجال کے قتل پر معین ہے۔ اس پر حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا اے اللہ مجھ کو اس امت کے متعلق خبر دیجئے۔ اللہ نے فرمایا یہ محمد عربی نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو گی۔ اس امت کے علماء و حکماء انبیاء جیسے ہوں گے۔ وہ مجھ سے تھوڑی چیز پر راضی ہو جائیں گے اور میں ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاؤں گا اور میں ان کو لا الہ الا اللہ سے جنت میں داخل کر دوں گا اور اللہ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ جنت میں سب سے زیادہ یہی امت ہو گی۔ (البدایہ والنہایہ ۱ ص ۷۹)

س ☆: حضرت عیسیٰؑ کے حواریین کی تعداد اور ان کے کام کیا تھے؟

ج: آپ کے حواریین کی تعداد ۱۲ تھی ان میں بعض کپڑا رنگنے والے تھے بعض شکاری بعض دھوبی اور بعض ملاح تھے۔ (الکامل فی التاریخ ۱ ص ۳۱۷ و ۱ ص ۳۱۵)

س ☆: حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو نصاریٰ کیوں کہتے ہیں؟

ج: دراصل بات یہ ہے کہ جب آپ کی والدہ محترمہ آپ کو اپنے ملک (قوم) میں لے کر آئیں جس گاؤں میں سکونت اختیار کی اس کا نام ناصرہ تھا آپ نے وہاں رہتے ہوئے تیس سال کی عمر میں باقاعدہ تبلیغ شروع کی چونکہ آپ ناصرہ گاؤں کے رہنے والے تھے اس لئے گاؤں کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ

کی جماعت کا نام نصاریٰ پڑ گیا تھا۔ (الکامل ص ۲۱۴)

س ☆ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین کے نام کیا تھے اور ان کو حواریین کیوں کہا جاتا ہے؟

ج : حواریین تعداد میں تو ۱۲ یا ۲۹ تھے مگر سب کے نام معلوم نہ ہو سکے البتہ ان میں سے بعض کے نام یہ تھے، فطرس، یعقوبس، تمس، اندر انیس، ایلس، ورنا وطاء، سرجس، لفظ حواریین حور سے ماخوذ ہے جس کے معنی خالص سفیدی کے آتے ہیں۔ بقول سعید بن جبیر یہ لوگ سفید کپڑے پہنتے تھے اور بقول مقاتل یہ لوگ دھوبی تھے۔ کپڑوں کو سفید کرتے تھے اور بقول قتادہ ان لوگوں کے قلوب صاف اور پاکیزہ تھے۔ اس لیے ان کو حواریین کہا جاتا ہے۔ (انورا الدریات لدفع لتعارض بین الایت مع ضمیہ ص ۱۵۹) مولفہ استاذ محترم حضرت مولانا محمد انور صاحب گنگوہی مدظلہ بحوالہ اتقان وروت المعانی

س ☆ : حضرت سلیمانؑ جب بادشاہ بنے ان کی عمر کیا تھی؟

ج : تیرہ سال کی عمر میں آپ بادشاہ بن گئے تھے۔ (الکامل فی التاریخ، ص ۲۲۹)

س ☆ : تخت پر بیٹھنے کے کتنے سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کرائی؟

ج : بادشاہ بننے کے چار سال بعد بیت المقدس کی تعمیر کا آغاز کرایا۔ (الاتقان ۲ ص ۳۴۹)

س ☆ : جس وقت حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کا تخت منگایا آپ کہاں تھے اور بلقیس کا تخت کتنی دوری پر تھا؟

ج : آپ ملک شام میں بیت المقدس میں تھے اور تخت بلقیس ملک سبا میں تھا اور بیت المقدس سے ملک سبا تک دو ماہ کی مسافت کا فاصلہ تھا۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۲۰) بحوالہ صاوی

س ☆ : حضرت سلیمانؑ کی کتنی بیویاں تھیں؟

ج : آپ کے ایک ہزار بیویاں تھیں۔ جن میں سے تین سو کنواریاں اور سات سو باندیاں تھیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تین سو باندیاں اور سات سو بیویاں

تھیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ چار سو عورتیں اور چھ سو باندیاں تھیں۔ (الکامل ۱ ص ۲۳۰ البدایہ ۲ ص ۲۹)

س ☆ : آپ کی والدہ محترمہ کا نام کیا تھا؟

ج : حضرت سلیمانؑ کی والدہ کا اسم گرامی اوریا تھا۔ (البدایہ والنھایہ ۲ ص ۱۵)

س ☆ : حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں کیا لکھا ہوا تھا؟

ج : ابن عساکر نے حضرت عبادہ بن الصامت کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبادہ کہتے ہیں۔ حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی میں لکھا ہوا تھا۔ انا اللہ لا الہ الا انا محمد عبدی و رسولی (کنزل العمال ص ۲۹۸)

س ☆ : حضرت سلیمان علیہ السلام کی کل عمر کیا ہوئی اور بادشاہ کتنے سال رہے؟

ج : حضرت سلیمانؑ کی کل عمر ۵۲ سال ہوئی۔ چالیس سال حکومت کی دوسرا قول یہ ہے کہ حکومت بیس سال کی۔ (البدایہ ۲ ص ۳۲)

مختلف انبیاء علیہم السلام سے متعلق امور

س ☆ : وہ کونسے انبیاء ہیں جن کے نام قبل از پیدائش رکھے گئے؟

ج : پانچ انبیاء کے نام پیدائش سے پہلے رکھے گئے۔ (۱) نبی آخر الزماں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام جن کا ذکر فرمان خداوندی یزکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ میں ہے۔ (۳) حضرت مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کا ذکر فرمان باری تعالیٰ بکلمتہ منہ اسمہ المسیح میں ہے۔ (۴ و ۵) حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام جن کا ذکر فرمان خداوندی فبشرنا ھا با سحق ومن وراء اسحق یعقوب میں ہے۔ (الاتقان ۲ ص ۳۴۹)

س ☆ : بنی اسرائیل کے سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کون تھے؟

ج : بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت یوسف علیہ السلام اور آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۵۱)

س ☆ : اچانک موت کن کن انبیاء کی واقع ہوئی؟

ج : امام سدیؒ ابومالک سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ اسلام یوم السبت (ہفتہ کے دن) اچانک انتقال فرما گئے۔ دوسرا قول منگل کا بھی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کا انتقال بھی اچانک ہوا اور حضرت سلیمانؑ کی وفات بھی اچانک ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ ۲ ص ۱۷)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کس درخت کی تھی اس کو کتنے سال بعد کاٹا گیا اور طوفان نوح کس جگہ نہیں آیا؟

ج : محمد بن اسحٰق ثوری سے منقول ہے کہ یہ کشتی درخت ساج (سال کے درخت یا درخت صنوبر (چیڑ کے درخت) کی تھی اور یہی تورات میں بھی لکھا ہوا ہے اور یہ درخت سو سال بعد کاٹا گیا تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ درخت چالیس سال بعد کا پرانا تھا (اور طوفان نوح دو جگہ نہیں آیا ا۔ سند ۲۔ ہند (البدایہ والنہایہ ا ص ۱۱۰)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟

ج : ابن جریر اور ازرقی عبدالرحمٰن بن سابط یا اس کے علاوہ تابعین سے مرسلاً" نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قبر صحیح قول کے مطابق مسجد حرام میں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ شہر بقاع میں ہے جس کو کوک نوح سے یاد کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم (البدایہ والنہایہ ا ص ۱۲۰)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں پرندوں اور چوپاؤں میں سے سب سے پہلے اور سب سے بعد میں کون کون سے جانور داخل ہوئے؟

ج : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سب سے پہلے پرندوں میں سے درہ داخل ہوا اور چوپایوں میں سے سب سے بعد میں گدھا داخل ہوا۔ (البدایہ ج ا ص ۱۱۱)

س ☆ : سب سے پہلے بتوں کی عبادت کس قوم نے کی اس قوم کی طرف کس کو نبی بنا کر بھیجا گیا تھا اور ان کے بت کتنے اور کون کون سے تھے؟

ج : سب سے پہلے بتوں اور پتھروں کی عبادت قوم عاد نے کی ان کے تین بت تھے۔ ا۔ صدا ۲۔ صمودا ۳۔ ھرا۔ یہ قوم ان تینوں کو پوجتی تھی اللہ نے ان کی طرف حضرت ھود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا تھا مگر انہوں نے اللہ کے نبی کی کوئی بات نہ سنی آخرکار عذاب خداوندی نے ان کو ہلاک کر دیا۔ (البدایہ ج ۱ ص ۱۲۱)

س ☆ : حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم میں تبلیغ کتنے دنوں تک کی؟

ج : آپ نے اپنی قوم میں تینتیس سال تبلیغ فرمائی۔

س ☆ : حضرت زکریا علیہ السلام کو جس وقت فرزند کی بشارت ملی اس وقت آپ کی عمر شریف کیا تھی؟

ج : ایک قول یہ ہے کہ بانوے سال تھی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ننانوے سال تھی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ ایک سو بیس سال تھی۔ (الاتقان ۲ ص ۳۴۸)

س ☆ : اہل مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کے تابوت کو دریائے نیل میں کس چیز میں بند کرکے دفن کیا تھا؟ اور کہاں دفن کیا تھا؟

ج : جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام انتقال فرما گئے تو اہل مصر نے آپ کے مدفن میں جھگڑا کیا۔ آخرکار اس امر پر صلح ٹھہری کہ سنگ مرمر کے صندوق میں بند کرکے دریائے نیل کی بلندی میں دفن کریں۔ اس طرح کہ تمام پانی آپ کے صندوق کے اوپر کو ہو کر مصر تک پہنچے۔ پس تمام لوگ اس تبرک کو برابر استعمال کرتے رہیں۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ۱۲ ص ۱۳۶)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے صندوق کو دریائے نیل سے کتنے سال بعد نکلوایا؟

ج : چار سو سال بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے صندوق کو وہاں سے نکال کر ان کے آباؤ اجداد کے قریب دفن کیا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن ج

۱۲ ص ۱۳۶)

فرشتوں سے متعلق امور

س ☆ : قیامت میں سب سے پہلے حساب کس سے ہو گا؟

ج : حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہو گا۔ (الاتقان ا ص ۶۰)

س ☆ : حضرت جبرئیل علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے۔ جبرئیل کس زبان کا لفظ ہے اور آپ کی کنیت کیا ہے؟

ج : اصل نام عبداللہ ہے' امام سہیلیؒ نے فرمایا ہے کہ جبریل سریانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عبدالرحمن یا عبدالعزیز کے ہیں جیسا کہ ایک روایت حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی مرفوعا" اور موقوفا" دونوں طرح مروی ہے۔ زیادہ صحیح روایت موقوف ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریلؑ کا نام عبدالجلیل اور کنیت ابوالفتح ہے۔ (عمدۃ القاری ا ص ۷۲)

س ☆ : حضرت اسرافیل کا اصل نام اور کنیت کیا ہے؟

ج : حضرت اسرافیل علیہ السلام کا نام عبدالخالق اور کنیت ابوالمنافح ہے۔ عمدۃ القاری ا ص ۲)

س ☆ : حضرت اسرافیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کس زمانہ میں کتنے عرصے تک آتے رہے؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی۔ اس کے بعد تقریباً تین سال تک وحی نہیں آئی۔ اس زمانہ میں اللہ نے حضرت اسرافیلؑ کو متعین و مقرر فرمایا تھا۔ اس زمانہ میں حضرت اسرافیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ اور کچھ سکھلاتے تھے مگر ان کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ (الاتقان فی علوم القرآن ا ص ۶۰)

س ☆ : حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اس زمانہ میں موکل مقرر کرنے میں

حکمت کیا تھی؟

ج : حضرت ابن عساکر نے اس میں یہ حکمت بیان کی ہے کہ حضرت اسرافیل قیامت کے دن صور میں پھونک مارنے پر اور قیامت کے قائم کرنے پر موکل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت چونکہ اطلاع ہے۔ قرب قیامت اور سلسلہ وحی ختم ہونے کی۔ اس سبب سے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو مقرر فرمایا (الاتقان ص ۶۸)

س ☆ : قیامت کے دن جو فرشتہ زمین کو لپیٹے گا اس کا نام کیا ہے؟

ج : اس فرشتہ کا نام ریافیل ہے۔ (الاتقان ا ص ۶۰)

س ☆ : حضرت میکائیل کا نام اور کنیت کیا ہے؟

ج : حضرت میکائیل کا اسم مبارک عبدالرزاق ہے اور کنیت ابوالغنائم ہے۔ (عمدۃ القاری ا ص ۷۲)

س ☆ : حضرت عزرائیل (ملک الموت) کا اصل نام اور کنیت کیا ہے؟

ج : آپ کا اصل نام عبدالجبار اور کنیت ابویحیٰ ہے۔ (عینی شرح بخاری ا ص ۷۲)

س ☆ : فرشتوں کی مسجد کا نام کیا ہے؟ اور وہ کونسے آسمان پر ہے؟

ج : فرشتوں کی مسجد بیت المعمور ہے جو ساتویں آسمان پر واقع ہے (کنزل العمال ۱۱ ص ۴۹۸)

س ☆ : اس مسجد یعنی بیت المعمور میں سب سے پہلے کونسا فرشتہ داخل ہوا اور اس میں ہر دن کتنے فرشتے داخل ہوتے ہیں؟

ج : اس مسجد میں سب سے پہلے داخل ہونے والا فرشتہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور اس مسجد میں ہر دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر قیامت تک دوبارہ ان کا نمبر نہیں آئے گا' بیت المعمور کی عظمت آسمان میں بیت اللہ کی طرح ہے اور یہ بالکل بیت اللہ کے مقابل ہے اگر کوئی چیز بیت المعمور سے گرائی جائے تو ٹھیک بیت اللہ پر آ کر گرے گی۔ (البدایہ والنہایہ ا

ص ۴۴)

س ☆: کیا فرشتے بھی نماز پڑھتے ہیں اور ان کی نماز کیسی ہے؟

ج: ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ ساتویں آسمان پر ہیں۔ سب فرشتے اس کے لیے نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کی نماز کیا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً کچھ نہ فرمایا اس کے بعد حضرت جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا اے اللہ کے نبی عمرؓ نے آپ سے آسمان والوں کی نماز کے متعلق سوال کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا عمرؓ کو میری طرف سے سلام کہو اور ان کو بتلا دیجئے کہ بے شک آسمان دنیا والے (فرشتے) سجدہ کی حالت میں قیامت تک کہتے رہیں گے سبحان ذی الملک والملکوت اور دوسرے آسمان والے (فرشتے) حالت رکوع میں ہیں۔ وہ قیامت تک کہتے رہیں گے سبحان ذی العزۃ والجبروت تیسرے آسمان والے فرشتے قیامت تک حالت قیام میں رہیں گے اور کہتے رہیں گے سبحان الحی الذی لا یموت اور ایک روایت میں ہے کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے جو فرشتے حالت قیام میں ہیں۔ قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے اور جو رکوع میں یا سجدہ کی حالت میں ہیں وہ قیامت تک اسی حال میں عبادت کرتے رہیں گے اور جب قیامت کے دن سر اٹھائیں گے تو کہیں گے ما عبدناک حق عبادتک اے اللہ جس طرح تیری عبادت کا حق تھا ہم نے وہ ادا نہیں کیا ہے۔ (کنزل العمال ۱۰ ص ۳۶۵ و ۱۰ ص ۳۶۹)

حضرات صحابہؓ سے متعلق امور

س ☆: حضرت صدیق اکبرؓ کی ولادت کس سنہ میں ہوئی؟

ج: آپ کی ولادت عام الفیل کے تین سال بعد ۵۷۳ء میں ہوئی۔ (الکامل فی

التاریخ ۲ ص ۴۱۹)

س ☆ : آپ کو زہر کس نے دیا تھا آپ مرض الوفات میں کتنے دن بیمار رہے؟

ج : حضرت صدیق اکبر کو ایک یہودی نے چاولوں میں زہر دیا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ حریرہ میں زہر ملا کر آپ کو کھلا دیا تھا۔ بعض نے کہا کہ زہر دینے والی ایک عورت تھی جس کا نام الحسود بتلایا گیا ہے۔ اس واقعہ کے ایک سال بعد آپ کا انتقال ہوا بعض نے کہا کہ ایک دن آپ نے ٹھنڈے پانی میں غسل کیا جس سے آپ کو بخار آ گیا اور یہ بخار پندرہ دن رہا۔ (الکامل فی التاریخ ۲ ص ۴۱۹)

س ☆ : آپ نے بیماری کے زمانہ میں امامت کے لیے کس کو حکم دیا اور انتقال کس سن میں کس ماہ کی کس تاریخ میں ہوا۔ آپ کی زبان سے سب سے آخری کلام کونسا نکلا؟

ج : جب آپ کو بخار پندرہ دن آیا تو اس کی وجہ سے کمزوری اتنی آ گئی کہ آپ نے حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا آخرکار یہ بیماری اتنی بڑھی کہ آپ جمادی الاخرۃ کی ۲۸ تاریخ منگل کی رات ۱۳ھ میں اس دارفانی سے توفنی مسلما" والحقنی بالصالحین کہتے ہوئے رخصت ہو گئے۔ (الکامل فی التاریخ ۲ ص ۴۱۸، و ۲ ص ۴۱۹)

س ☆ : آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کہاں پڑھائی کس تخت پر آپ کو اٹھایا گیا قبر میں کون کون داخل ہوئے تھے؟

ج : حضرت صدیق اکبرؓ کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی میں پڑھائی۔ آپ کو (قبر تک) اس تخت پر اٹھایا گیا۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا گیا تھا اور قبر میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت طلحہؓ داخل ہوئے۔ (الکامل فی التاریخ ص ۴۱۹)

س ☆ : حضرت عمرؓ کی پیدائش کب ہوئی کس سن اور کس عمر میں اسلام قبول کیا؟

ج : جس سال ابرہہ بادشاہ نے بیت اللہ پر حملہ کیا اور اللہ نے ابابیل پرندوں کے ذریعہ اپنے گھر کی حفاظت فرمائی۔ اس واقعہ کے تیرہ سال بعد ۵۸۳ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ نے ۶ء نبوی بعمر ۲۷ سال اسلام قبول کیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۹)

س ☆ : جس وقت حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو مسلمانوں کی تعداد کتنی پہنچ گئی تھی؟

ج : جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو چالیس مرد اور ۲۳ عورتیں اسلام لا چکی تھیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ۳۹ مردوں اور ۲۳ عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ ۴۵ مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۹)

س ☆ : حضرت عثمان غنیؓ کس مہینہ کس سن میں عہدۂ خلافت پر متمکن ہوئے؟

ج : حضرت عثمان غنیؓ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ منتخب ہوئے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری ۳ ص ۵)

س ☆ : حضرت عثمان غنیؓ کو کس نے شہید کیا اور کس دن شہید کیا تھا۔ نماز جنازہ کس نے پڑھائی دفن کس جگہ کیا کل عمر کیا ہوئی؟

ج : آپؓ کو اسود التجیبی نے ۳۵ھ بروز جمعہ کو شہید کیا حضرت حکیم بن حزام نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ہفتہ کی رات میں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ کی کل عمر بیاسی سال ہوئی۔ (عمدۃ القاری ۳ ص ۵)

س ☆ : حضرت علیؓ کا لقب کرار کس نے رکھا اور کیوں رکھا؟

ج : حضرت علیؓ کا کرار لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا کیونکہ کرار کے معنی بار بار حملہ کرنے والے کے آتے ہیں اور حضرت علیؓ بھی دشمن پر بار بار حملہ کرنے والے تھے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا لقب

قرار رکھا تھا۔ (غیاث اللغات ص)

س ☆ : حضرت علیؓ کو کرم اللہ وجہہ کہنے کی کیا وجہ ہے؟

ج : آپ کو کرم اللہ وجہہ کہنے کی دو وجہ بیان کی گئی ہیں۔ (۱) حضرت علی کو کرم اللہ وجہہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کبھی اصنام (بتوں) کو سجدہ نہیں کیا۔ اللہ نے آپ کی پیشانی کو اصنام کے سامنے جھکنے سے محفوظ رکھا۔ (اس لیے آپ کا چہرہ مبارک مکرم ہے) (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ بنو امیہ میں کچھ لوگ حضرت علیؓ کو (بغض و عداوت کی وجہ سے) سود اللہ وجہہ (اللہ آپ کے چہرہ کو (معاذ اللہ) سیاہ کرے) کے الفاظ سے پکارتے تھے۔ ان کے جواب میں اہل سنت والجماعت نے کرم اللہ وجہہ (اللہ آپ کے چہرہ کو مکرم و مشرف بنائے) کہنا تجویز کیا تھا (تقریر ترمذی مع شمائل ص ۱۲۵ ج ۱ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ)

س ☆ : حضرت علیؓ نے غزوۂ خیبر میں جو در خیبر اکھاڑ کر پھینکا تھا اس کا وزن کیا تھا؟

ج : آٹھ سو من تھا (السعود فی الاسلام ص ۱۳۸ بحوالہ معارج)

س ☆ : حضرات صحابہ نے پہلی بار ہجرت حبشہ کی طرف کس سن میں کی وہ کتنے افراد تھے اور حبشہ میں کتنے دنوں تک رہے؟

ج : صحابہ نے ۵ نبوی میں بارہ مرد اور چار عورتوں کے ساتھ ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی جب تین ماہ حبشہ میں گزر گئے تو ان کو یہ خبر ملی کہ مکہ کے سب لوگ مسلمان ہو گئے ہیں۔ اس لیے یہ حضرات مکہ کو روانہ ہو گئے مگر یہ خبر غلط نکلی۔ (سید الکائنات)

س ☆ : حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں کتنے افراد تھے؟

ج : دوسری مرتبہ مہاجرین کا یہ قافلہ تراسی مردوں اور انیس عورتوں پر مشتمل تھا۔ (حوالہ بالا)

س ☆ : وہ کون سے صحابی ہیں جو سب سے پہلے جنت کا پھل کھائیں گے؟

ج :   آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کا پھل سب سے پہلے ابوالدحداحؓ کھائیں گے۔ (کنزل العمال ۱۱ ص ۷۶۵ بحوالہ دیلمی)

س ☆ : وہ کون سے صحابی ہیں جو صحابہ میں سب سے پہلے حوض کوثر کا پانی پئیں گے؟

ج :   آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری حوض سے صہیب رومیؓ پئیں گے۔ (کنزل العمال ۱۱ ص ۷۵۶ بحوالہ دیلمی)

س ☆ : قیامت کے دن فرشتے صحابہ میں سے سب سے پہلے کس سے مصافحہ کریں گے؟

ج :   آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے فرشتے ابوالدرداءؓ سے مصافحہ کریں گے۔ (کنزل العمال ۱۱ ص ۷۵۶)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کس صحابی کو فداک ابی و امی کہا تھا؟

ج :   آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے علاوہ کسی کو فداک ابی و امی نہیں فرمایا۔ (ابن ماجہ ص ۱۴)

س ☆ : حضرت سلمان فارسیؓ کس وقت اسلام لائے اور پہلے کس مذہب کے پیروکار تھے اور اسلام سے پہلے ان کا نام کیا تھا؟

ج :   جس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت حضرت سلمان فارسیؓ نے اسلام قبول کیا۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۵۹۷) اور یہ اسلام سے پہلے آتش پرست تھے اور ان کا پہلا نام ماہہ بن بوذخشاں تھا۔ (حاشیہ اصح سیر ص ۱۳۴)

س ☆ : حضرت سلمان فارسی کی عمر کل کتنی ہوئی؟

ج :   حضرت سلمان فارسیؓ کی عمر بعض نے ڈھائی سو سال اور بعض نے تین سو پچاس سال بیان کی ہے مگر ان دونوں قولوں میں پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔
(اسماء رجال مشکوۃ ص ۵۹۷) اور حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے یہ بھی

لکھا ہے کہ ان صحابی نے حضرت عیسیٰؑ کا زمانہ بھی پایا ہے۔ (حاشیہ اسماء رجال ص ۵۹۷)

س ☆ : حضرت سلمان فارسی کا انتقال کس سن اور کس شہر میں ہوا؟

ج : آپ کا انتقال ۳۵ھ میں شہر مدائن کے اندر ہوا۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۵۹۷) اور خلافت عثمانیہ کے آخر میں ہوا (اسد الغابۃ فی تمیز الصحابہ ۳ ص ۲۹)

س ☆ : اسلام میں ہجرت کے بعد مہاجرین میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا بچہ کونسا ہے؟

ج : ہجرت کے بعد مہاجرین میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا بچہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ہیں۔ (البدایہ والنہایہ ۳ ص ۲۳۵)

س ☆ : انصار میں بعد الہجرت پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ کون ہے؟

ج : ہجرت کے بعد انصار میں سب سے پہلے حضرت نعمان بن بشیر پیدا ہوئے۔ (البدایہ ۳ ص ۲۳۰)

س ☆ : حضرت عبداللہ بن زبیر کے منہ میں سب سے پہلے کونسی چیز گئی؟

ج : ان کے منہ میں سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن گیا۔ (البدایہ ۳ ص ۲۳۰)

س ☆ : حضرت عبداللہ بن زبیر جب پیدا ہوئے تو صحابہ نے زور سے تکبیر کیوں کہی؟

ج : زور سے تکبیر کہنے کی وجہ یہ پیش آئی کہ یہود نے حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ پر جادو کرا دیا تھا اور وہ یہ گمان کرتے تھے کہ اس کے بعد حضرت اسماء کے کوئی بچہ نہ ہو گا مگر اللہ نے یہود کے اس زعم باطل کو توڑا اس لیے صحابہ نے زور سے تکبیر پڑھی (جس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ کی بڑی شان اور بڑی قدرت ہے کہ جادو کرنے کے باوجود بھی وہ بچہ پیدا کر سکتے ہیں) (البدایہ ص ۹۱)

س ☆ : حضرت زید بن ثابتؓ کو یہود کی کتابیں پڑھنے کو کس نے کہا تھا اور حضرت زید نے کتنے روز میں کتابیں پڑھ لی تھیں؟

ج : ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم یہودیوں کی کتابیں پڑھو۔
چنانچہ آپ نے یہ کتابیں (کتب یہود) پندرہ روز میں پڑھ لی تھیں۔ (البدایہ ص ۹۱)

س ☆ : حضرت عامر بن فہیرہ کون تھے ان کو کس غزوہ میں کس نے شہید کیا اور کس نے دفن کیا؟

ج : یہ صحابی حضرت صدیق اکبرؓ کے وہ غلام تھے جو بکریاں چراتے تھے۔ یہی وہ عامر ہیں جو غار ثور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بکریوں کا دودھ پلاتے تھے۔ یہ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں بھی شریک ہوئے' غزوۂ بیر معونہ میں ان کو عامر بن الطفیل نے شہید کیا اور ان کو ملائکہ نے دفن کیا۔ (حاشیہ دلائل النبوۃ ۳ ص ۴۷۵)

س ☆ : وہ دس صحابہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی جن کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے وہ کون کون صحابی ہیں؟

ج : وہ دس صحابہ یہ ہیں ۱۔ حضرت ابوبکرؓ ۲۔ حضرت عمرؓ ۳۔ حضرت عثمانؓ ۴۔ حضرت علیؓ ۵۔ حضرت طلحہؓ ۶۔ حضرت زبیرؓ ۷۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ۸۔ سعد بن ابی وقاصؓ ۹۔ سعید بن زید بن عمرؓ ۱۰۔ ابوعبیدہ بن الجراحؓ (مسند ابویعلی الموصلی ج ۱ ص ۳۸۳)

س ☆ : قیامت کے دن علماء کا امام کس صحابیؓ کو بنایا جائے گا؟

ج : جب علماء اپنے رب کے سامنے حاضر ہوں گے تو حضرت معاذ بن جبلؓ سب سے آگے ہوں گے۔ (کنزالعمال ص ۷۴۴)

س ☆ : حضرت معاذ بن جبلؓ کی کل عمر کتنی ہوئی اور ان کا انتقال کس سن میں کس مرض میں ہوا؟

ج : آپ کی کل عمر ۳۸ سال ہوئی۔ آپ کا انتقال ۱۸ھ میں طاعون کے مرض میں ہوا؟

س ☆ : حضرت بلالؓ میدان محشر میں کس سواری پر سوار ہو کر آئیں گے؟

ج : جنت کی اونٹنی پر اذان دیتے ہوئے آئیں گے جو بھی اذان سنے گا وہ حضرت بلالؓ کی تصدیق کرے گا۔ یہاں تک کہ محشر بھر جائے گا اور جنت کے لباس کے دو حلے (دو جوڑے) لائیں جائیں گے۔ وہ حضرت بلالؓ کو پہنائے جائیں گے۔ سب سے پہلے موذنین میں حضرت بلالؓ کو لباس پہنایا جائے گا۔ (کنزل العمال ۱۱ ص ۴۹۹)

س ☆ : حضرت فاطمہؓ قیامت کے دن (میدان محشر میں) کس سواری پر سوار ہو کر آئیں گی؟

ج : حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر آئیں گی۔ (کنز العمال ۱۱ ص ۴۹۹)

س ☆ : حضرت سفینہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ان کا اصل نام کیا تھا؟

ج : حضرت سفینہ کا اصل نام مہران تھا۔ (کنز العمال ۱۱ص ۶۹۲)

حضرات ائمہ اربعہؒ سے متعلق امور

س ☆ : حضرت امام ابوحنیفہؒ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے اور مدفن کہاں ہے اور آپ کے زمانہ میں کتنے صحابہ زندہ تھے کہاں کہاں؟

ج : آپ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور وفات ۱۵۰ھ بغداد میں ہوئی۔ آپ کی قبر مقبرۂ خیزران میں ہے آپ کے زمانہ میں چار صحابہ زندہ تھے۔ حضرت انس بن مالک بصرہ میں' عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ میں' سہل بن سعد الساعدی مدینہ میں' ابوطفیل* عامر بن واثلہ مکہ میں مگر آپ کی ان میں سے کسی سے ملاقات نہ ہو سکی۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۴)

* یہ ابوالطفیل عامرؓ آخری صحابی ہیں جن کا انتقال ۱۰۲ھ مکہ میں ہوا۔
حاشیہ محمد تقی عثمانی صاحب

س ☆ : حضرت امام مالک کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : آپ کی پیدائش ۹۵ھ میں ہوئی۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۴) بعض نے ۹۰ھ اور بعض نے ۹۳ھ اور بعض نے ۹۴ھ بھی بیان کیا ہے۔ (احوال المصنفین ص ۷۷) آپ کا انتقال مدینہ میں ۱۷۹ھ میں ہوا۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۴)

س ☆ : حضرت امام شافعیؒ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : آپ شہر فلسطین ۱۵۰ھ میں بعض نے کہا عسقلان میں اور بعض نے کہا یمن میں اس سن میں اور بقول بعض اسی مہینہ میں پیدا ہوئے۔ جس میں امام اعظم ابوحنیفہ کا انتقال ہوا۔ اہل تواریخ کے درمیان سن والی روایت مشہور ہے اور آپ کا انتقال شب جمعہ کے آخری حصہ میں ماہ رجب کے آخری دن ۲۰۴ھ شہر مصر میں ہوا۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۶)

س ☆ : حضرۃ امام احمد بن حنبلؒ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : آپ کی ولادت بغداد میں ۱۶۴ھ میں ہوئی اور وفات ۲۴۱ھ میں ہوئی۔ (حوالہ بالا)

حضرات ائمہ صحاح ستہ سے متعلق امور

س ☆ : امام بخاری کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : امام بخاری (محمد بن اسمٰعیل) ۱۳ شوال ۱۹۴ھ جمعہ کی نماز کے بعد بخارا میں پیدا ہوئے اور وفات ۲۵۶ھ ماہ شوال بعد نماز عشاء بعمر باسٹھ سال ہوئی۔ (احوال المصنفین ص ۱۰۷)

س ☆ : امام مسلم کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : امام مسلم کا سن پیدائش محمد بن صلاح نے ۲۰۴ بیان کیا ہے اور ابو عبداللہ نیشاپوری نے ۲۰۶ھ نقل کیا ہے اور یہ دوسرا قول راجح ہے۔ آپ خراسان کے مشہور شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کی وفات ۲۵ رجب بروز یکشنبہ ۲۶۱ھ میں ہوئی آپ کو نیشاپور کے باہر نصیرآباد میں دفن کیا گیا۔ (احوال المصنفین)

س ☆ : امام ابوداؤد کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : آپ شہر سیستان میں ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ۷۳ سال زندہ رہ کر ۱۶ شوال بروز جمعہ ۲۷۵ھ میں اس دارفانی کو چھوڑ چلے۔ (احوال المصنفین ص ۳۹)

س ☆ : امام ترمذی امام ابن ماجہ و امام نسائی کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : امام ترمذی کا سنہ پیدائش ۲۰۹ھ اور آپ کا انتقال مقام ترمذ میں ۱۳ رجب شبدو شنبہ ۲۷۹ھ میں ہوا۔ دوسرا قول ۲۷۵ھ کا بھی ہے۔ (ذکر السمعانی) مگر قول اول راجح ہے۔ (احوال المصنفین ص ۱۲۷) اور امام ابن ماجہ ۲۰۹ھ و ۸۲۴ء خلیفہ معتمد باللہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال ۲۱ رمضان بروز دوشنبہ ۲۷۲ھ میں ہوا اور امام نسائی کا سن پیدائش ۲۱۵ھ ہے۔ دوسرا قول ۲۳۰ھ کا ہے (احوال المصنفین ص ۱۴۷) آپ کی وفات ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں ہوئی مکہ میں آپ کو صفا و مروہ کے مابین دفن کیا گیا۔ ایک روایت آپ کی وفات کے متعلق یہ بھی ہے کہ مکہ معظمہ جاتے ہوئے راستہ میں بمقام شہر رملہ (جو فلسطین میں واقع ہے) انتقال ہوا پھر آپ کی نعش کو مکہ لایا گیا۔ (احوال المصنفین ص ۱۵۶)

س ☆ : امام طحاویؒ کا سن پیدائش و وفات کیا ہے؟

ج : آپ کے سن پیدائش میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ مورخ ابن خلکان نے آپ کی پیدائش ۲۳۸ھ میں بیان کی ہے۔ حافظ ابن عساکر بروایت ابن یونس بیان کرتے ہیں کہ امام طحاوی کی پیدائش ۲۳۹ھ میں ہوئی۔ علامہ ذہبی نے دوسرے قول کو صحیح قرار دیا ہے مگر علامہ عینی فرماتے ہیں کہ امام طحاوی کی پیدائش ۲۲۹ھ میں ہوئی۔ یہی درست معلوم ہوتا ہے ابوسعید بن یونس کا بیان ہے کہ امام طحاوی نے فرمایا کہ میری پیدائش ۲۲۹ھ ربیع الاول کی دس تاریخ شب یکشنبہ میں ہوئی اور وفات ماہ ذی قعدہ کی چاند رات شب جمعرات ۳۲۱ھ میں ہوئی۔ آپ کی قبر شریف قرافہ میں ہے۔ (احوال المصنفین ص ۱۶۴)

گذشتہ دور کے بادشاہوں کے القاب

س ☆ : پہلے زمانہ میں کس ملک کے بادشاہ کا کیا لقب ہوتا تھا؟

ج : پوری دنیا کا تو علم نہیں البتہ چند کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ ہوتا تھا۔ ترک (ترکستان) کے بادشاہ کا لقب خاقان ہوتا تھا۔ ملک حبشہ کے بادشاہ کو نجاشی کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ قبطیوں کے بادشاہ کا لقب فرعون ہوتا تھا۔ مصر کے بادشاہ کا لقب عزیز اور فرعون بھی ہوتا تھا' حمیر کے بادشاہ کا لقب تبع ہوتا تھا' ہندوستان کے بادشاہ کا لقب دھمی ہوتا تھا' چین کے بادشاہ کا لقب مغفور ہوتا تھا۔ زنجیوں (حبشیوں) کے بادشاہ کا لقب نماز ہوتا تھا۔ یونان کے بادشاہ کا لقب بطیلمو ہوتا تھا۔ یہودیوں کے بادشاہ کا لقب قیطون یا مالح ہوتا تھا بربر جو مغربی افریقہ کی ایک قوم ہے ان کے بادشاہ کا لقب جالوت ہوتا تھا۔ صابئہ (نصاریٰ کا ایک فرقہ ہے) کے بادشاہ کا لقب نمرود ہوتا تھا۔ یمن کے بادشاہ کا لقب "تبع" ہوتا تھا' فرعانہ کے بادشاہ کا لقب اخشید ہوتا تھا' عرب کے بادشاہ کا لقب عجم سے پہلے نعمان ہوتا تھا' افریقہ کے بادشاہ کا لقب جبرجیر ہوتا تھا۔ خلاط کے بادشاہ کا لقب شہرمان اور سندفور ہوتا تھا' صقالیہ کے بادشاہ کا لقب ماجدا ہوتا تھا' الارمن کے بادشاہ کا لقب نقفور ہوتا تھا۔ الخزرز کے بادشاہ کا لقب تلیل ہوتا تھا۔ النوبہ کے بادشاہ کا لقب کابل ہوتا تھا۔ الاجات کے بادشاہ کا لقب خداوند کار ہوتا تھا۔ اشروشنہ کے بادشاہ کا لقب افشین ہوتا تھا' خوارزم کے بادشاہ کا لقب خوارزم شاہ ہوتا تھا' جرجان کے بادشاہ کا لقب صول ہوتا تھا' آذربیجان کے بادشاہ کا لقب اصبہبذ ہوتا تھا' طبرستان کے بادشاہ کا لقب سالار ہوتا تھا (عمدۃ القاری شرح بخاری ا ص ۷۹) اور عمدۃ القاری ا ص ۸۰ پر یہ ہے کہ عراق کے بادشاہ کا لقب کسریٰ اور شام کے بادشاہ کا لقب قیصر ہوتا تھا۔

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جن لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے وہ کون کون تھے؟

ج : ایسے لوگ ہم کو صرف اٹھارہ ملے ہیں جن کو بالترتیب لکھا جاتا ہے۔

۱۔ اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا یہ صنعاء یمن میں گزرا ہے اس کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا۔ (۲) مسیلمہ کذاب یمامہ میں گزرا ہے جس کو حضرت وحشی بن حرب نے قتل کیا ہے۔ ۳۔ طلیحہ اسدی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ایک کاہن تھا بنی اسرائیل کے بعض قبائل اس پر اسلام لائے مگر بعد میں یہ حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر مسلمان ہوا۔ ۴۔ سجاح بنت الحارث جو قبیلہ بنی تغلب سے تھی) نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس نے اپنی قوم پر پانچ وقت کی نمازوں کو باقی رکھا تھا (تاریخ اسلام ص ۲۷۳) اس نے مسیلمہ کذاب سے شادی کر لی تھی۔ سجاح نکاح کے بعد مسیلمہ کے پاس تین دن رہی جب اپنی قوم میں آئی تو قوم نے مہر نکاح کے متعلق معلوم کیا اور کہا کہ بغیر مہر کے تو نکاح نہیں ہوتا۔ اس پر سجاع مسیلمہ کے پاس گئی تو مسیلمہ نے کہا کہ میں نے تیرے مہر میں تیری جماعت کے لیے دو نمازیں یعنی عشاء و فجر معاف کر دی ہیں۔ تاریخ اسلام ص ۲۷۴ مگر یہ عورت بعد میں حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں مشرّف باسلام ہو گئی تھی۔ ۵۔ مختار ثقفی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور یہ عبداللہ بن زبیر کی زمانہ میں گزرا ہے۔ ۶۔ متنبی شاعر نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا مگر بعد میں تائب ہوا۔ ۷۔ بہبود نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا یہ خلیفہ معتمد باللہ کے زمانہ میں گزرا ہے۔ ۸۔ اکرویہ القرملی یہ مکتفی باللہ کے زمانہ میں گزرا ہے اس نے حجراسود بھی چرا لیا تھا (۹) نواح نہاوند میں بھی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ملک یمن میں ایک شخص گزرا جس نے اپنا نام لا رکھا تھا اور وہ کہتا تھا کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق بشارت دی ہے کہ لا نبی بعدی یعنی لا میرے بعد نبی ہو گا۔ ۱۔ ایک اور عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو کہتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی ہی تو فرمایا ہے لا نبیتہ بعدی تو نہیں فرمایا یعنی یہ حدیث مردوں کے حق میں ہے عورتوں کے حق میں نہیں ہے۔ آپ کے بعد عورت نبیہ ہو سکتی ہے۔ ۱۲۔ ایک یہودی نے بیت المقدس میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا مگر جب اس کو گرفتار کرکے پٹائی کی گئی تائب ہو کر مسلمان ہو گیا۔ ۱۳۔ اسحاق اخرس بصرہ میں گزرا ہے اس پر بصرہ اور عمان کے لوگ اسلام لائے تھے۔ ۱۴۔ فارس بن یحییٰ ساباطی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو مصر کے شہر سیس میں گزرا ہے۔ ۱۵۔ ایک بکری چرانے والے نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا اصل میں یہ جادوگر تھا جو حضرت موسیٰؑ کی طرح ایک عصا رکھتا تھا اور جادو کے ذریعہ لاٹھی کا اژدہا بنا دیتا تھا۔ ۱۶۔ عبداللہ بن میمون نے خلیفہ مامون کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا مامون نے اس کو قید میں بند کرا دیا یہ قید ہی کے اندر مر گیا تھا۔ ۱۷۔ غازانی ساحر نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ ۱۸۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۳۰۰ھ کے اوائل میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا جس کے متبعین آج بھی لوگوں کو مال و دولت کا لالچ دے کر گمراہ کر رہے ہیں۔ (ترمذی شریف مترجم ص ۸۳۰ از مولانا بدیع الزمان (علاوہ نمبر ۱۸)

متفرقات

س ☆ : ریڈیو کا ایجاد کرنے والا کون ہے؟

ج : ریڈیو کا ایجاد کرنے والا مارکونی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ۱ ص ۸۸)

س ☆ : کمیونزم (کمیونسٹ) پارٹی کا عقیدہ کیا ہے اور ان کا موجد کون ہے؟

ج : یہ پارٹی خدا کی منکر ہے اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ انسانوں کو مذہب سے لڑایا جائے اس مذہب کے موجد (ایجاد کرنے والے) مارکس اور لینن ہیں جو دونوں یہودی ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ۱ ص ۱۴۴)

س ☆ : کیا شیطان کسی نبی کی شکل میں آ سکتا ہے؟

ج : کوئی شیطان کسی نبی کی شکل میں نہیں آ سکتا۔ (فتاویٰ محمودیہ ا ص ۱۰۶)

س ☆ : رات کو آسمان پر جو سفیدی راستہ کی شکل میں سیدھی نظر آتی ہے یہ کیا ہے؟ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ پل صراط ہے؟

ج : اس کو پل صراط کہنا غلط ہے بلکہ اس جگہ سے قیامت کے دن آسمان پھٹے گا۔ (فتاویٰ محمودیہ ا ص ۱۳)

س ☆ : مجتہدین تو بہت ہوئے ہیں پھر ائمہ اربعہ ہی کی کیوں تقلید کی جاتی ہے۔ صحابہ کی کیوں نہیں کی جاتی بلکہ ان کے فضائل کثیر ہیں؟

ج : صحابہ کرام یقیناً ائمہ اربعہ سے بدرجہا افضل برتر ہیں مگر چونکہ صحابہ کے دور میں علوم کی تدوین نہیں ہوئی تھی۔ ائمہ اربعہ نے علوم کو مدون کر دیا۔ اس تفصیل کے ساتھ صحابہ میں سے کسی صحابہ کا مذہب مدون نہیں ہوا اور نہ تابعین و تبع تابعین میں ہوا۔ احادیث کا جتنا ذخیرہ ہے وہ سب ان چاروں کے پاس موجود تھا یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک کو معلوم ہو دوسرے کو نہ ہو مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ چاروں بھی نہ جانتے ہوں۔ (فتاویٰ محمودیہ ا ص ۳۸۴)

س ☆ : شداد کی کل عمر کیا ہوئی؟

ج : شداد کی کل عمر نو سو سال ہوئی۔ (صاوی ۴ ص ۳۱۷)

س ☆ : شداد نے جس جنت کی تعمیر کرائی تھی اس کی تعمیر کتنے دنوں میں ہوئی تھی؟

ج : وہ باغ و جنت جو شداد نے بنوائی تھی اس کی تعمیر تین سال میں مکمل ہوئی تھی۔ (صاوی ا ص ۳۱۷)

س ☆ : طالوت بادشاہ کس نبی کے زمانہ میں ہوا اس نے کیا غلطی کی اور اس کی توبہ کیسے قبول ہوئی؟

ج : طالوت حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں مسلمانوں کا بادشاہ تھا اس کو حضرت داؤدؑ سے حسد ہو گیا تھا اور ان کو قتل کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔ علماء نے اس کام سے منع کیا مگر جو عالم اس کو منع کرتا۔ یہ اس کو بھی قتل کر دیتا بہت سے علماء

کو اس نے قتل کر دیا پھر اس کو تنبہ ہوا تو یہ جنگلوں میں جا کر بے تحاشہ روتا ایک عابدہ عورت اس کو حضرت یوشعؑ کی قبر پر لے گی اللہ کے حکم سے وہ زندہ ہوئے اور طالوت سے فرمایا کہ تو اپنے بیٹوں کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد میں شہید ہو جائے تو تیری توبہ قبول ہوگی اس نے ایسا ہی کیا (البدایہ ۲ ص ۹)

س ☆ : نمرود بادشاہ نے کتنے سال حکومت کی اور مچھر اس کی ناک کے نتھنے میں کتنے سال تک گھسا رہا؟

ج : نمرود نے چار سو سال تک حکومت کی اور چار سو سال تک مچھر اس کے ناک کے نتھنے میں گھسا رہا (البدایہ ۱ ص ۱۴۸ و ۱ ص ۱۴۹)

س ☆ : نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مناظرہ و مجادلہ کس دن کیا؟

ج : امام سدی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نمرود کا مجادلہ و مناظرہ و مباحثہ اس دن ہوا جس دن حضرت خلیلؑ آگ سے نکلے (البدایہ ۱ ص ۱۴۹)

س ☆ : قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رشتہ میں کیا لگتا تھا تورات میں اس کا نام کیا تھا؟

ج : یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا کا لڑکا تھا اس کا نام تورات میں بوجہ حسین ہونے کے النور تھا۔ (البدایہ والنہایہ ۱ ص ۳۰۹)

س ☆ : قارون کے خزانہ کی کنجیاں کتنے خچروں پر لادی جاتی تھیں؟

ج : قارون کو اللہ نے اتنا خزانہ دیا تھا کہ خزانوں کی کنجیاں ستر خچروں پر لادی جاتی تھیں (البدایہ ص ۳۰۹ ج ۱)

س ☆ : مسجد نبویؐ کی محراب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھی یہ محراب بعد میں کس زمانہ میں کس نے تیار کرائی تھیں؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفائے راشدینؓ کے زمانہ میں مسجد نبوی کی محراب نہیں تھی یہ محراب سب سے پہلے ولید کے زمانہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بنوائی تھی (تاریخ حرمین شریفین ص ۸۳ بحوالہ خلاصہ

الوفاء ص ۲۷۳)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خطبہ دینے کے واسطے منبر کس نے بنوایااور کس درخت کی لکڑی کا تھا؟

ج : اس میں کئی اقوال ہیں (۱) حضرت تمیم داریؓ نے بنوایا (رواہ ابوداؤد) (۲) قیسہ مخزومی نے جو ایک عورت کا غلام تھا (۳) حضرت عباسؓ کے غلام نے جسکا نام صباح یا کلاب تھا (۴) سعید بن عاص کے غلام نے جسکا نام باقول تھا (۵) ایک انصاریہ عورت کے غلام نے جس کا نام مینا تھا (۶) حضرت سہل کابیان ہے کہ میں مدینہ کے ایک بڑھئی کو جنگل لیکر گیا اس جھاؤ کے درخت کی لکڑی کاٹ کر اس کا منبر تیار کیا اس بڑھئی کا نام بعض نے میمون بتایا ہے (تاریخ حرمین ص ۹۷)

س ☆ : ساتوں آسمان کس کس چیز کے بنے ہوئے ہیں؟

ج : پہلا آسمان ٹھہرے ہوئے پانی کا ہے دوسرا آسمان سفید موتی کا تیسرا آسمان لوہے کاچوتھا آسمان تانبے کا پانچواں آسمان چاندی کا ہے چھٹا آسمان سونے کا اور ساتوں آسمان سفید زمرد (پنے) کا بنا ہوا ہے (روح المعانی ص ۳۰ ج ٦)

س ☆ : مردہ تو بیجان ہوتا ہے پھر اس سے قبر میں سوال جواب کس طرح ہو سکتے ہیں؟

ج : انسان کے جسم روح نکل جاتی ہے سوال و جواب کے وقت وہ روح مردہ شخص کے جسم میں ڈال دی جاتی ہے جس سے وہ جان والا ہو کر جواب دیتا ہے (شرف المکالمہ ص ۱۱ لمولانہ مسیح اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہ)

س ☆ : ہم دیکھتے ہیں کہ مردہ چند دنوں کے اندر قبر میں ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے نشان تک باقی نہیں رہتا پھر اس کو وہاں راحت و تکلیف عذاب و ثواب کیا معلوم ہوگا؟

ج : دنیا و آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جہاں پر دنیا کی سب چیزوں کے

جسم وجود ہیں اس عالم کو عالم مثال بھی کہتے ہیں اور عالم برزخ بھی جسوقت فرشتہ روح نکال کر لے جاتا ہے تو اس جسم میں وہ روح ڈالدی جاتی ہے پھر اگر مردہ کو دفن کیا گیا ہے تو وہی روح قبر کے اندر اس جسم میں ڈال کر سوال و جواب کیا جاتا ہے اور اس جسم کے قبر میں موجود ہونے تک تکلیف و راحت پہنچتی ہے۔ اور اگر مردہ قبر میں دفن نہ کیا جائے بلکہ جلا دیا جائے یا کوئی درندہ بھیڑیا وغیرہ کھا جائے تو سوال جواب روح کو اس عالم مثال والے جسم میں ڈال کر کیا جاتا ہے اور اسی جسم کو آرام و تکلیف پہنچتی رہتی ہے اسی طرح مردہ جب قبر میں ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے تو پھر اسی عالم مثال کے جسم میں روح کو تکلیف و آرام ملتا ہے قیامت تک اسی دنیاوی جسم کو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے موجود کردیں گے اور قیامت کے بعد سے ہمیشہ ہمیشہ تک اسی جسم دنیاوی کو دوزخ کی تکلیف اور جنت کا سکون نصیب ہوتا رہے گا (شرف المکالمہ ص ۱۲)

س ☆ : مردہ کو دفن کیوں کیا جاتا ہے ہندوؤں کی طرح جلایا کیوں نہیں جاتا؟

ج : انسان کی اصل مٹی ہے کیونکہ مٹی سے انسان پیدا ہوا ہے تو مٹی انسان کی ہوئی اور انسان کے لیے دو چیزیں ہیں ایک جسم اور ایک روح۔ روح سے انسان بڑھتا اور پرورش پاتا ہے تو روح انسان کی مربی اور پرورش کرنے والی ہوئی۔ جس طرح کہ باپ بچے کی پرورش اور تربیت کرتا ہے تو روح باپ ہوئی اور مٹی ماں اور قاعدہ ہے کہ جب باپ سفر کرتا ہے تو بچہ کو ماں کے سپرد کرکے جاتا ہے نہ کہ باورچن کے یعنی آگ انسان کے لیے باورچن ہے کیونکہ آگ پکانے کا کام کرتی ہے (جس طرح باورچن کھانا پکانے کا کام کرتی ہے) لہٰذا جب روح نے سفر کیا تو جسم کو اس کی ماں یعنی مٹی کے سپرد کیا گیا نہ کہ باورچن یعنی آگ کے اس لیے مردہ کو دفن کیا جاتا ہے۔ ہندوؤں کی طرح جلایا نہیں جاتا (شرف المکالمہ ص ۱۱) پھر جلانا سخت بے رحمی کی بات بھی تو ہے کہ اپنے ہاتھوں اپنے بھائی کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے یہ تو ایک قسم کی درندگیت ہے اور جلانا بے حیائی بھی ہے کہ جس چیز کو وہ زندگی میں چھپاتا تھا اب جس وقت اس کو جلایا جائے گا تو پہلے کفن جلے گا جس سے وہ مردہ ننگا رہ جائے گا

جس کو سب لوگ دیکھیں گے اور اگر عورت ہو گی تو اس کی کس قدر بے عزتی ہو گی حیادار قوم تو کبھی ایسے عمل کو پسند نہ کرے گی کہ اپنے باپ بھائی بہن کی حیا کی چیزوں کو اس کے مرنے کے بعد دیکھے اور جلانا عقلاً" بھی درست نہیں کیونکہ جلانے سے بدبو ہوا میں پھیل کر مختلف بیماریاں پھیلاتی ہے اور دفن کرنے سے تو اندر ہی اندر پھول پھٹ کر مردہ مٹی میں مل جاتا ہے اور مٹی اندر ہی سب جذب کر لیتی ہے۔ (شرف المکالمہ ص ۱۳)

س ☆ : آپ نے کہا ہے جلانے سے تکلیف ہو گی سو جب اس میں روح نہیں تو تکلیف کس طرح ہو گی؟

ج : جب ایک عرصہ تک کسی سے تعلق رہتا ہے تو اس کو تکلیف و آرام میں دیکھ کر رنج و خوشی ہوتی ہے چنانچہ اگر ایک دوست کو آرام میں دیکھو تو خوشی ہوتی ہے تکلیف میں دیکھو تو رنج ہوتا ہے مثلاً اگر کسی کا کپڑا لے کر جلایا جائے تو اس کپڑے والے کو اس کپڑے کو جلتا ہوا دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے حالانکہ وہ کپڑا اس کے جسم سے علیحدہ ہے جسم پر نہیں لگ رہا اسی طرح چونکہ روح ایک عرصہ تک جسم میں رہی ہے تو جسم کو روح سے تعلق ہے اور عالم ارواح میں موجود ہے تو جس وقت جسم کو جلایا جائے گا۔ روح کو تکلیف ہو گی۔ (بحوالہ بالا)

س ☆ : اللہ کا جو فرمان ہے وحملت الارض والجبال کہ زمینوں اور پہاڑوں کو اٹھایا جائے گا ان کو کون اٹھائے گا اور کب؟

ج : اس میں تین قول ہیں۔ (۱) فرشتے اٹھائیں گے۔ (۲) ہوائیں اٹھائیں گی۔ (۳) قدرت خداوندی اٹھائے گی اور یہ معاملہ قبروں سے نکل جانے کے بعد ہو گا (درسی تفسیر ماخوذ از جمل)

س ☆ : میدان حشر کہاں قائم کیا جائے گا؟

ج : ملک شام میں میدان حشر قائم ہو گا۔ (مشکوۃ شریف ۲ ص ۴۷۲)

س ☆ : قیامت کے دن جنتی لوگ جنت میں کس راستہ سے جائیں گے؟

ج : خداوند تعالیٰ جہنم پر پل بچھائیں گے۔ اس پر سے گزر کر جنت میں جائیں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

س ☆ : اللہ تعالیٰ جہنم پر کتنے پل بچھائیں گے؟

ج : خدائے تعالیٰ جہنم پر سات پل بچھائیں گے جن کو پل صراط کہیں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

س ☆ : قیامت کے دن لوگوں کی زبان کونسی ہو گی؟

ج : جنت میں داخل ہونے سے پہلے سب کی زبان سریانی ہو گی اور جب جنت میں چلے جائیں گے تو تمام اہل جنت کی زبان عربی ہو گی۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۳۴۷ پ ۳)

س ☆ : جب لوگ جنت میں جائیں گے تو ان کی عمر کیا ہو گی؟

ج : جنت میں جانے کے بعد سب کی عمر تینتیس سال کی ہو گی دوسرا قول یہ ہے کہ عورتیں ۱۷ سال یا ۱۸ سال کی اور مرد ۳۳ سال کے ہوں گے۔

س ☆ : جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور جنت میں جانے تک بہت سال گزر جائیں گے۔ پھر اہل جنت میں مردوں کی ۳۳ سال اور عورتوں میں ۱۷ یا ۱۸ سال کی عمر کیوں ہو گی؟

ج : مطلب یہ ہے کہ جس طرح ۳۳ سال کے نوجوانوں میں کمال قوت و نشاط ہوتا ہے۔ اسی طرح اہل جنت کے بدن قوت و کمال کے اعتبار سے ایسے معلوم ہوں گے جس طرح ۳۳ سا کا نوجوان ہوتا ہے اور ۱۷ یا ۱۸ سال کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح عورۃ کے اعضاء سترہ یا اٹھارہ سال کی عمر میں ہوتے ہیں ایسے ہی جنتی عورتوں کے اعضا ہوں گے اس واسطے کہ عورت کا حسن و جمال اتنی ہی عمر میں مکمل ہوتا ہے۔ (تفسیر عزیز پ ۳۰)

س ☆ : ذراری مشرکین یعنی مشرکین و کفار کی چھوٹی نابالغ اولادیں آخرت میں کس جگہ رہیں گی؟

ج : مشرکین کی نابالغ اولاد صحیح قول کے مطابق جنت میں جائے گی اور یہ اہل

جنت کے خادم ہوں گے۔ (تفسیر مظہری ۱۲ ص ۲۶۲ پ ۲۷)

س ☆ : جنت میں رات بھی ہو گی یا نہیں؟

ج : حضرت حکیم ترمذی نے اپنی کتاب نوادر الاصول میں حضرت ابان کے طریق سے ابوقلابہ اور حضرت حسن سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے آ کر یہی سوال کیا کہ جنت میں کیا رات بھی ہو گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی سے معلوم کیا کہ تیر دل میں یہ سوال کس وجہ سے آیا انہوں نے عرض کیا اللہ کے فرمان ولھم رزقھم بما بکرۃ و عشیا " سے پتہ چلتا ہے اس لیے کہ اس آیت میں اللہ نے فرمایا کہ اہل جنت کو جنت میں صبح و شام رزق ملے گا اس لیے میں کہتا ہوں کہ رات تو صبح و شام سے ہی ہو گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جنت میں رات نہیں ہو گی بلکہ وہاں تو روشنی ہی روشنی ہو گی اور جنتیوں کے پاس ان اوقات میں جن میں وہ دنیا میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے عجیب و غریب چیزیں پیش ہوتی ہوں گی اور ملا ئکہ ان اوقات میں جنتیوں پر سلام بھیجتے رہیں گے (روح المعانی)

س ☆ : پھر جنت والے آرام و غیر آرام کے اوقات کو کیسے پہچانیں گے؟

ج : ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت رات کو آرام کے وقت کی مقدار کو پردوں کے لٹک جانے اور دروازوں کے بند ہو جانے سے پہچان لیں گے یعنی جب آرام کرنے کا وقت آئے گا تو پردے خودبخود لٹک جایا کریں گے اور دروازے خودبخود بند ہو جایا کریں گے۔ ایسے ہی جب سیر و تفریح کا وقت آئے گا تو پردے خود اٹھ جایا کریں گے اور دروازے خودبخود کھل جایا کریں گے۔ (روح المعانی ۲۶ ص ۱۱۲ و حاشیہ جلالین ص ۲۵۸)

س ☆ : جنت میں کون کون سی عبادت باقی رہیں گی یعنی جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ہوتی چلی آئیں ہیں؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رہتی دنیا تک جتنی بھی عبادتیں ہیں ان میں سے جنت میں ایمان اور نکاح کے علاوہ کوئی عبادت باقی نہیں رہے گی۔ (غایۃ الاوطاء ۲ ص ۲)

س ☆ : جنت کے درجات کتنے ہیں اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک کتنا فاصلہ ہے؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنے قرآن کریم کی حروف ہیں اتنے ہی جنت کے درجات ہیں اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ (جمل ا ص ۵)

س ☆ : جنت میں مومنوں کے سینوں میں قرآن میں سے کتنا حصہ باقی رہے گا؟

ج : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں اہل جنت کے سینوں سے دو سورتوں یعنی سورہ طٰہٰ اور سورہ یٰسٓ کے علاوہ تمام قرآن اٹھالیا جائے گا ان دونوں سورتوں کی وہ تلاوت کرتے رہیں گے۔ (روح المعانی ۱۶ ص ۱۳۷)

س ☆ : جنت میں سب سے آخر میں جانے والے کا کیا واقعہ ہے؟

ج : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں یقیناً اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے نکل کر جنت میں سب سے آخر میں جائے گا اس کا حال یہ ہو گا کہ اس کو جب جہنم سے نکال دیا جائے گا وہ سرین کے بل چل کر اپنے پروردگار سے عرض کرے گا اے اللہ سب لوگوں نے اپنا اپنا ٹھکانا جنت میں پا لیا ہے یعنی ہر شخص اپنے بنگلہ میں پہنچ گیا ہے۔ اللہ اس کو فرمائیں گے تو جنت میں داخل ہو جا یہ شخص جنت کی طرف کو جائے گا تاکہ جنت میں داخل ہو جائے (پس یہ جنت کو بھری ہوئی پائے گا) ہر جنتی اپنے ٹھکانے پر جا پہنچا ہو گا یہ شخص جنت کے دروازہ سے لوٹ جائے گا اور کہے گا اے میرے اللہ (وہاں تو لوگوں نے سارے بنگلے

پر کر دیئے) ہر شخص اپنی منزل میں جا پہنچا اب خدائے تعالیٰ اس کو فرمائیں گے کیا تو اس کو دنیا والا زمانہ تصور کر رہا ہے جس میں تو زندگی گزار کر آیا ہے وہ کہے گا (جی ہاں) اس کو اللہ بنائیں گے تو تمنا کر پس وہ تمنا کرے گا خداوند تعالیٰ اس کو فرمائیں گے تیرے لیے وہ ہے جو تو نے تمنا کی ہے اور تیرے لیے دنیا کے دس حصہ سے زیادہ ہے اب وہ بندہ اللہ سے کہے گا اے میرے رب تو میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے حالانکہ تو تو بادشاہ ہے راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات فرمائی تو آپ کو ہنسی آ گئی۔ یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک (نواجذ) ظاہر ہو گئے۔ (ترمذی شریف ۲ ص ۸۷ ابواب صفۃ الجنۃ)

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم و اخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

احقر العباد

محمد غفران رشیدی کیرانوی

مدرس جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور